ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش جناب حاجی غنی احمد صاحب۔ تاجر کتب چوک لکھنؤ

مولود برزنجی

مترجم

پبلشر:۔ حامد علی، منیجر مطبع سعیدی، بلوچپورہ۔ لکھنؤ

در مطبع نامی واقع لکھنؤ مطبوع گردید

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ

اے خدا رحمتِ کاملہ اور سلام نازل کر ہمارے سردار اور ہمارے مولا محمدؐ پر جو صاحب

الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَعَلٰی اٰلِہٖ بِعَدَدِ النِّسَآءِ وَالرِّجَالِ وَ

مقام نیک کے ہیں اور اُن کی اولاد پر بشمار عورتوں اور مردوں اور

الْمَوْلُوْدِ + اَلْحَمْدُ لِمَنْ اَکْرَمَ عَلَیْنَا بِمَوْلِدِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ

لڑکوں کے تعریفیں کل اسی کو ہیں جس نے ہم پر کرم کیا پیدا کرنے سے ایسے نبی کریمؐ کے

الَّذِیْ نُسِخَتْ بِہِ الْاَدْیَانُ الْمَاضِیَۃُ + وَفُتِحَتْ بِہِ

کہ مٹ گئے اُس کے باعث سے تمام دین گذرے ہوئے ف۱ اور کھولے گئے اسی کی وجہ سے

اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ وَالْجِنَانِ الَّتِیْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْہِ الْاَنْفُسُ

ف۲ دروازے رحمت کے اور ایسی بہشتوں کے کہ اُن میں وہ چیزیں ہیں کہ چاہتے ہیں اُن کو جی

ف۱ یعنی دین اسلام کے جاری ہونے سے تمام انبیاء علیہم السلام کے دین پرانے منسوخ ہو گئے ۱۲ مترجم

ف۲ یعنی جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے ۱۲ منہ عفا اللہ عنہ

Marfat.com

وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَمَا تَهْوَاهُ + فَطُوْبٰى لَنَا حَيْثُ

اور مزے اُٹھاتی ہیں آنکھیں اور خواہش کرتے ہیں اُن کی پس کیا خوش نصیبی ہے ہماری اس سے

جَعَلَنَا بِكَمَالِ رَحْمَتِهٖ وَمَحْضِ جُوْدِهٖ وَرَافَتِهٖ

کہ کیا ہم لوگوں کو اپنی پوری رحمت اور نری بخشش اور خاص شفقت سے

مِنَ الْاُمَّةِ الْمُصْطَفَوِيَّهْ + وَاَشْرَبَ فِيْ قُلُوْبِنَا

اُمت میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی، اور پلائی شراب ہمارے دلوں کو

رَحِيْقَ مَحَبَّتِهٖ وَمَحَبَّةِ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَوَالَاهُ +

اُن کی محبت کی اور اس شخص کی محبت کی کہ جس نے مدد کی اُنکی اور دوستی رکھی اُن سے ف۱

لَاَزَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُهْدِيْ مِنَّا اِلٰى حَضْرَةِ مَنْ

ہمیشہ لیجائیں فرشتے تحفے دُرود وسلام کے ہماری طرف سے درگاہ عالیجاہ اُس ذات کی طرف

تَضَعْضَعَتْ لَهٗ اَرْكَانُ اَيْوَانِ الْاَنُوْشَرْوَانِيَّهْ +

کہ گر پڑے جس کی ہیبت سے ستون محل نوشیرواں کے

وَسَجَدَتِ الْاَحْجَارُ وَالْاَشْجَارُ وَخَرَّتْ لَهٗ شُمُّ

اور سجدہ کیا پتھروں نے اور درختوں نے اور گر پڑے اُن نبیؐ کی تعظیم کیواسطے

الْاَنُوْفِ وَالْجِبَاهُ + اَنْفَسَ صَلٰوةٍ وَّاَزْكٰى

ناک اور ماتھے ف۲ بہت عمدہ تحفہ دُرود کا اور نہایت پاکیزہ ہدیہ

ف۱ یعنی جناب رسول مقبول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اپنے فضل وکرم سے ہم کو عنایت فرمائی اور ان کے اصحابؓ اور احبابؓ کی محبت بھی ہم کو دی۔ ۱۲ منہ

ف۲ یعنی درختوں اور پتھروں اور جانوروں تک نے حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تعظیمی سجدہ کیا۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

تَسْلِيمٍ وَّتَحِيَّهُ + وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ

سلام و تحیت کا اُن پر اور اُن ہی کی آل اور اُن کے یاروں پر وہ لوگ

قَدْ خَصَّهُمُ اللّٰهُ بِحِمَايَةِ حَبِيْبِهٖ وَدِيْنِهٖ وَاِشَاعَةِ

کہ جن کو خاص کر لیا حق سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کا حمایتی اور اپنے دین کا مددگار اور پھیلانیوالا

مَعْرِفَتِهٖ وَاُلْفَتِهٖ مِنْ بَيْنِ الْاُمَّةِ حَتّٰى شَمَمْنَا

اپنے پہچاننے اور اپنی اُلفت کا اُمت میں سے یہاں تک کہ سونگھی ہم نے

بِنُفُوْسِهِمُ الزَّكِيَّةِ + اَطْيَبَ رِيَاحِ الْاِيْمَانِ وَرِضَاهُ

بسبب ان پاکیزہ ذاتوں کے بہت اچھی خوشبو ایمان کی اور رضامندی خدا کی ف

اما بعد افقر انام غنی برائے نام معروف بہ محمد عبد الغنی نور اللہ شاہ لقب قادری مشرب حنفی مذہب صدیقی نسب اُمیدوارِ مغفرت بارگاہِ صمدیت ابن برگزیدۂ احد شیخ عبد الصمد ولد شیخ احمد حسین عرف شیخ ببو ولد شیخ رمضان علی لکھنوی ونبیرۂ میر جگن جوہری دہلوی وکمترین شاگردان وبدترین طلبائے ہیچمداں دست گرفتہ وتربیت یافتۂ جناب تقدس مآب معصوم صفت فرشتہ صورت واعظِ شریعت وطریقت ہادیِ معرفت وحقیقت مخزنِ فصاحت وبلاغت گنجینۂ شرافت وکرامت۔ سلطان ملک معانی خاقان کشور اسرار خداوندی

ف یعنی تعریفیں ہیں صحابہ کرامؓ مہاجرینؓ اور انصارؓ اور تابعینؒ اور تبع تابعینؒ اور علمائے دین اور اولیاء باصفا اور صالحین اور مومنین کی ۱۲ منہ

Marfat.com

ماہر رموز قرآن، رہنمائے سبیل ایمان سید العارفین والصالحین
طرۂ دستار محدثین ومحققین تاج الاولیاء شمع شبستان اصفیاء
اکمل الکملاء امام العلماء حضرت پیر دستگیر باطن آگاہ ملقب بہ جناب
مظہر اللہ شاہ معروف بہ مولانا محمد شاہ سلامت اللہ قدس اللہ سرہٗ
کا ہے (بِلُطْفِہِ الْعَمِیْمِ اَسْکَنَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ)۔ اِس فقیر
بے توقیر سے چند احباب محبت نصاب نے ارشاد کیا کہ یہ رسالۂ نثر
بہ زبانِ عربی مسمّٰی بہ عقد جوہر فی مولد خیر البشرؐ تصنیف منیف خادم
حدیث رسول الثقلینؐ حضرت علامہ جعفر بن حسین برزنجی کا
جس کی خوبی وحُسن ایک عالم کو معلوم ہے تمام عرب وعجم میں دُھوم ہے
اس قدر یہ کتاب پسند خاطر والا جناب رسول مقبولؐ آئی کہ مکۂ معظمہ اور
مدینۂ منورہ میں بھی رواج پائی، اکثر اکابر عُلمائے حرمین شریفین اس کو پڑھتے
پڑھاتے ہیں نہایت ذوق وشوق میں بڑے بڑے لُطف اُٹھاتے ہیں بلکہ
اکثر بلاد ہندوستان میں بھی اس کا چرچا ہے خصوصًا اُس کو مزہ ملتا ہے
جو عربی سمجھتا ہے، کیونکہ روایات اس کتاب کی بے غایت صحیح ومعتبر ہیں
جس سے جمہور عُلمائے محققین ومحدثین اہلِ سیر باخبر ہیں اگر تو اس کا ترجمہ

Marfat.com

اُردو زبان میں لکھے تو ہزاروں بندگانِ خدا کو نفع پہونچے جو لوگ عربی زبان سمجھنے میں قاصر ہیں عوام النّاس بلکہ اکثر خواص اُن کے بھی کام آئے ہر ایک کی زبان پر خیر کے ساتھ تیرا بھی نام آئے، یہ بات حسنات سے خالی نہیں نیک کام ہے کیا آپ پر حالی نہیں۔ علاوہ اس کے اِس کتاب کی کسی روایت میں عُلمائے محققین کا اختلاف نہیں، کیونکہ ثقہ راوی کا قول ہے کچھ لاف وگزاف نہیں۔ الغرض اسی طرح بہت کچھ قیل وقال کرکے احباب نے کمرِ ہمّت بندھوائی آخر میرے مُنہ سے ہاں کہلوائی، ہر چند کہ لیاقت اِس قلیل البضاعت کو اس کارِ دشوار کی نہ تھی سعادتِ دارین جان کے دل میں ٹھان لی، باستعانت کشفی جناب تقدس مآب مولانا مرشدنا موصوف کے لکھنا شروع کیا، اور نام تاریخی اس عجالۂ شرف مقالہ کا میلاد خاتم النبیین ۱۲۷۹ھ رکھ دیا۔ ظاہر سعی وشورے بحر لآلی حضرت متعالی روشن ضمیر کرمفرمائے فقیر والامناقب جناب حکیم قاری حافظ مولوی سیّد محمّد امیر صاحب سے یہ رسالہ آراستہ ہوا احباب نے ماشاء اللہ کہا، یہ جناب ممدوح حضرت مولانا مرشدنا شاہ سلامت اللہ صاحب موصوف کے شاگرد رشید ہیں مقبول بارگاہِ ربِّ مجید ہیں سلّمہ اللہ تعالیٰ، بعدہٗ محقق حقائق معقول ومنقول مدقق دقائق فروع واصول معدنِ فصاحت

وبلاغت، مخزنِ ذکاوت وفراست، اکملِ دوراں، فصیحِ زماں، منبعِ علم وکرم، معدنِ فیضِ اتم، رُوحُ الانام، جنّت مقام، ہادیِ دین، پیشوائے کاملین جناب ہدایت مآب منشی مولوی محمد ھادی علی لکھنوی بجنوری موہانی خلق واتحاد تھے اس فقیر کے نظم میں اُستاد تھے، اُنھوں نے خلعتِ اصلاح عنایت فرمایا، بلکہ شاد ہوکر گلے لگایا۔ بعدہٗ جناب فیض مآب پیشوائے سالکان، رہنمائے طالبان، مقبولِ بارگاہِ صمد، حضرت مفتی مولوی عنایت احمدؒ ساکن دیوا کی نظرِ مبارک سے یہ کتاب گذری، اُنھوں نے بھی ازراہِ عنایت اِس فقیر کو ترجمے کی داد دی۔ بعدہٗ حامیِ دین سرد فترِ کاملین از خوبانِ خوب جناب فضیلت مآب مولوی محمدؐ یعقوب دہلوی کے بھی ملاحظہ میں یہ اوراق آئے، اِن کُل حضرات ممدوح نے صحت ترجمہ وحواشی کتاب پر دستخط فرمائے، کلمۂ تحسین برائے فقیر زبان پر لائے، اور یہ دُعا دی کہ خداوند کریم اس کو مقبول اور مطبوعِ خلائق کرے، اِس ریاض کا ثمرہ جنّت میں دے۔ الغرض اسی زمانے میں احباب نے چند نسخے نقل کر لیے تھے، ایک نے دوسرے کو آپس میں دیدیئے تھے، جابجا شہروں میں یہ کتاب پہونچگئی، پورب پچھم میں اکثر جگہ نقلوں کی نقل لوگوں نے کرلی، انقلاب زمانہ سے اصل کتاب دستخطی

Marfat.com

یار لوگوں کے ہاتھ آئی، بعد چند دنوں کے شہر پٹنہ میں ایک دوست سے اُس کی نقل بمشکل کر پائی، اب گویا یہ وہی اصل کتاب موجود ہے جو ایک عالم میں مشہور ہے، خداوند کریم اس کے پڑھنے اور سُننے والے کو فلاحِ دارین عطا فرمائے، مقاصد و مطالب جمیع دلی دینی و دنیوی بر لائے، اور اہلِ نظر سے اُمیدوار ہوں کہ جو صاحب اس رقیمے کو ملاحظہ فرمائیں جو کچھ غلطی سہواً یا عمداً خوشہ چین سے ہو گئی ہو اُسے دامنِ اصلاح سے چھپائیں فضیحت و رُسوائی سے باز رکھیں، جوہرِ حُسن خلق کو دمساز رکھیں، بقول اُستاد ثانی۔ نظم

یہی اہلِ بصیرت سے ہے اُمید — سخن سنجوں سے یہ ہے طمع جاوید
کہ گر اس میں خطا پائیں بنائیں — کرم سے میرے عیبوں کو چھپائیں
نظر فرمائیں اپنی خوبیوں پر — مری زشتی سے در گذریں سراسر
کہ مجھ کو کچھ ذری دعویٰ نہیں ہے — خطا سے ایمنی اصلا نہیں ہے
بہت بے قدر ہوں خاکِ زمیں ہوں — ہنر مندوں کے جرگے میں نہیں ہوں
قبول عرض جو کوئی کرے گا — خدا اُس کو جزائے خیر دے گا

اَب آگے ہے یہاں سے ذکرِ میلاد
طلب اللہ سے کرتا ہوں امداد

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے

وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اور دُرود بھیجتے ہیں ہم اوپر رسُول کریم کے

اَبْتَدِءُ الْاِمْلَاءَ بِاسْمِ الذَّاتِ الْعَلِيَّةِ ۔

شروع کرتا ہوں لکھنا ف۱ اُس کے نام سے جو بڑی ذات والا ہے ف۲

مُسْتَدِرًّا فَيْضَ الْبَرَكَاتِ عَلٰى مَا اَنَالَهٗ وَ

اس حال میں کہ اُترنا چاہتا ہے فیض برکتوں کا اُن نعمتوں پر جو اُس نے عطا کیں اور

اَوْلَاهُ + وَاُثْنِيْ بِحَمْدٍ مُّوَارِدُهٗ سَائِغَةٌ هَنِيَّةٌ +

عنایت فرمائیں ف۳ اور تعریف کرتا ہوں حمد کے ساتھ اُسکے اُترنے کی جگہ جو پوری اچھی طرح بھاتی ہیں ف۴

مُمْتَطِيًا مِّنَ الشُّكْرِ الْجَمِيْلِ مَطَايَاهُ + وَ

اُس حال میں کہ سوار ہوتا ہوں میں بہتر شکر کی سواریوں پر ف۵ اور

اُصَلِّيْ وَاُسَلِّمُ عَلَى النُّوْرِ الْمَوْصُوْفِ

دُرود اور سلام بھیجتا ہوں اُس نور پر جس کی تعریف کی گئی

بِالتَّقَدُّمِ وَالْاَوَّلِيَّةِ + اَلْمُنْتَقِلِ فِي الْغُرَرِ

ساتھ پیشوائی کے اور پہلے ہونے کے ف۶ یہی نور بدلتا رہنے والا ہے درجہ بدرجہ

ف۱ یعنی اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے نام سے یہ کتاب شروع کرتا ہوں ۱۲ منہ ف۲ یعنی حق سبحانہٗ تعالیٰ جل شانہٗ کی صفت لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ قرآن مجید میں موجود ہے ۱۲ منہ ف۳ یعنی اعتقاد صحیح اور اتباع شریعت اور دین اسلام اور ایمان حدیث و قرآن یا مال حلال یا اولاد صالح اور خصوصًا رضامندی والدین ۱۲ منہ ف۴ یعنی اللہ کو بھی تعریف کے ساتھ یاد کرتا ہوں جو تعریفیں ہر ایک کے دل کو پسند آئیں اور خوش معلوم ہوں ۱۲ منہ ف۵ خلاصہ یہ ہے کہ اُس کی تعریفیں شکر کے ساتھ کرتا ہوں یعنی اللہ جل شانہٗ کا شکر بھی کرتا ہوں اُسکی تعریفیں کرتا ہوں اور مکرر حمد کی یہ وجہ ہے کہ پہلی سے مُراد حمد ہے اور دوسری سے شکر، اور یہ بھی ہے کہ اوّل حمد سے مراد خاص اسم ذات کے ساتھ ہے اور دوسری سے مراد اسماء صفات کے ساتھ ۔۱۲ منہ

ف۶ یعنی میں دُرود و سلام بھیجتا ہوں جناب رسُول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ آپ کُل کے پیشوا ہیں اور سب سے پہلے پیدا ہوئے اوّل ما خلق اللہ نوری اسی طرف اشارہ ہے ۔۱۲ منہ

Marfat.com

اَلْكَرِيْمَةِ وَالْجِبَاهِ + وَاسْتَمْنِحُ اللّٰهَ تَعَالٰى

بزرگوں کی پیشانیوں میں ف۱ اور بخشش مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ سے

رِضْوَانًا يَخُصُّ الْعِتْرَةَ الطَّاهِرَةَ النَّبَوِيَّةَ +

اُس کی ایسی رضامندی کی جو خاص ہے اہل بیت پاک کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے۔ ف۲

وَيَعُمُّ الصَّحَابَةَ وَالْاَتْبَاعَ وَمَنْ وَّالَاهُ +

اور شامل ہے ان کے مصاحبوں اور پیروی کرنے والوں کو اور اُس کو جسے ان کے ساتھ محبت ہو۔ ف۳

وَاَسْتَجِدُّ بِهٖ هِدَايَةً لِّسُلُوْكِ السُّبُلِ

اور چاہتا ہوں توفیق ہدایت کی واسطے چلنے راہوں

اَلْوَاضِحَةِ الْجَلِيَّةِ + وَحِفْظًا مِّنَ الْغَوَايَةِ

کھلی ہوئی ظاہر کے ف۴ اور طلب کرتا ہوں حفاظت بہکنے سے

فِيْ خُطَطِ الْخَطَاءِ وَخُطَاهُ + وَاَنْشُرُ مِنْ

خطا کی اور گمراہی کی جگہوں میں ف۵ اور پھیلاتا ہوں

قِصَّةِ الْمَوْلِدِ الشَّرِيْفِ النَّبَوِيِّ بُرُوْدًا

ذکر پیدائش نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان سے چادریں

حِسَانًا عَبْقَرِيَّةً نَاظِمًا مِّنَ النَّسَبِ

اچھی عمدہ عبقر کی بوٹے دار ف۶ اس طرح پر کہ پرونے والا ہوں ذکر نسب

ف۱ یعنی وہ نور انبیاء علیہم السلام کی بزرگ پیشانیوں میں امانت کے طور پر رہا کیا اور ہر ایک پیشانی سے دوسری پیشانی میں عبداللہ والد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اُترتا چلا آیا یہاں تک کہ حضرت پیدا ہوئے ۱۲ منہ ف۲ یعنی کی تخصیص خاص اہلبیت نبوت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہے اور کسی کے لئے نہیں اور لفظ یعم کا نسبت ہے طرف صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسلئے فرق کیا ہے یخص میں اور دونوں کلمے نہایت بلیغ ہیں کثرت فضیلت پر چنانچہ اہلبیتؑ کیلئے اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ الآیہ اشارہ ہے۔ اور صحابۂ کرامؓ کے واسطے وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ الآیہ اشارہ ہے ۱۲ منہ

ف۳ یعنی جو دوست اور احباب ہیں آلؓ اور اصحابؓ کے اوّل میں ہوں خواہ آخر میں اور مجتہدین یعنی تابعین اور تبع تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور جو کوئی اُنکی پیروی کرے یعنی مقلد ہو ۱۲ منہ

ف۴ یعنی شریعت کی راہ چلنے کی حق سبحانہٗ تعالیٰ سے توفیق مانگتا ہوں جس پر اُسکے نیک بندے چلتے ہیں اور یہ اشارہ ہے طرف آیۂ کریمہ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلَامِ یعنی سلامتی کی راہیں شریعت کی جو ائمہ اربعہؓ کی تقلید سے حاصل ہوتی ہیں حضرت امام ابوحنیفہؒ اور حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام مالکؒ اور حضرت امام احمدؒ بن حنبلؒ یا معرفت حقیقت طریقت کی جیسے قادریہ نقشبندیہ چشتیہ مجددیہ ۱۲ منہ

ف۵ یعنی نفس کی پیروی اور شیطان کے بہکانے سے پناہ مانگتا ہوں ۱۲ منہ ف۶ یعنی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا حال بیان کرتا ہوں کہ یہ ذکر بہت عمدہ ہے اور اچھا ہے اور عبقری بہت عمدہ اور اچھے کپڑے کو کہتے ہیں جو عجیب و غریب و نایاب ہوتا ہے اور آیۂ کریمہ سورۂ رحمٰن میں عَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ سے اقتباس ہے اور عرب کے جنگل میں ایک موضع ہے وہاں جن بہت رہتے ہیں اُسے عبقر کہتے ہیں اور وہاں کی اکثر اشیا نہایت عمدہ ہوتی ہیں اسی وجہ سے عرب کا محاورہ ہے کہ جو چیز اچھی ہو

Marfat.com

الشَّرِيفِ عِقْدًا تَحَلَّى الْمَسَامِعُ جِلَاهُ ؕ

شریف سے لڑی موتیوں کی جس کی زینت سے کان آرایش پائیں ف۱

وَاسْتَعِينُ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهِ الْقَوِيَّةِ ؕ

اور مدد چاہتا ہوں ساتھ زور اللہ تعالیٰ کے اور اس کی قوت زبردست کے

فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ شِعْرٌ

کیونکہ البتہ نہیں ہوسکتا بچاؤ گناہ سے اور نہ طاقت ہے عبادت کرنے کی مگر اللہ کی مدد سے ف۲

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيمَ + بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِّنْ صَلٰوةٍ وَّتَسْلِيمٍ

الٰہی قبر احمدؐ کو سراسر کر اپنے عطر رحمت سے معطر

ذِكْرُ أَسْمَاءِ أَجْدَادِهِ الْكِرَامِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان نسب شریف کا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

فَأَقُولُ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

پس کہتا ہوں میں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بیٹے ہیں عبداللہ کے، وہ بیٹے ہیں عبدالمطلب کے

وَاسْمُهُ شَيْبَةُ الْحَمْدِ بْنُ هَاشِمٍ وَّاسْمُهُ عَمْرٌو

اور نام اُن کا شیبۃ الحمد ہے ف۳ وہ بیٹے ہیں ہاشم کے اور نام اُن کا عمرو ہے

ابْنُ عَبْدِ مَنَافٍ وَّاسْمُهُ الْمُغِيرَةُ بْنُ قُصَيٍّ

اور وہ بیٹے ہیں عبد مناف کے اور نام اُن کا مغیرہ ہے وہ بیٹے ہیں قصی کے

فا یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجداد شریف کے نام بیان کرتا ہوں کیونکہ سلسلہ نسب شریف کا بجائے خود موتیوں کی لڑی سے افضل اور خوشنما ہے جیسے ظاہر میں موتی پہننے سے کان خوشنما معلوم ہوتے ہیں صاحب قدر کو نسب شریف کے نام کان میں پڑنے سے خوش معلوم ہوتے ہیں ۱۲ منہ

ف۲ جتنے نیک کام ہیں سب اللہ جل شانہٗ کی مدد اور اس کی عنایت سے ہوا کرتے ہیں اور برائیاں نفس کی شامت اور شیطانی وسوسے سے ہوا کرتی ہیں ۱۲ منہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ

ف۳ شیب بڑھاپے کو کہتے ہیں مطلب یہ کہ حضرت عبدالمطلب بڑھاپے میں حمد الٰہی زیادہ کرتے تھے بسبب خوشی ولادت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ بڑھاپے میں اللہ تعالیٰ نے اُن کو ایسا پوتا دیا جو سردار ہے کُل عالم کا اور اُس بیٹے کی اولاد ہوئی جس جوان بیٹے کا بڑھاپے میں داغ اُٹھایا اور صبر اور شکر کرتے رہے اور حمد الٰہی بجا لائے اس وجہ سے شیبۃ الحمد خطاب ہوا یعنی بڑھاپے میں حمد الٰہی کرنیوالے ۱۲ منہ

Marfat.com

وَاسْمُهُ مُجَمِّعٌ سُمِّيَ بِقُصَيٍّ لِتَقَاصِيهِ فِي

اور نام اُن کا مجمع ہے اور نام اُن کا قصی اس واسطے رکھا گیا کہ وہ دُور دُور

بِلَادِ قُضَاعَةَ الْقَصِيَّةِ ۚ إِلَىٰ أَنْ أَعَادَهُ

ملکوں میں بنی قضاعہ کے سفر کر آئے تھے ف۱ یہاں تک کہ پھیر لایا اُن کو

اللهُ تَعَالَىٰ إِلَى الْحَرَمِ الْمُحْتَرَمِ فَحَمَاهُ

اللہ تعالیٰ طرف حرم مکہ شریف کے، پھر نگہبانی کرتے رہے وہ اُس جگہ کی ف۲

ابْنُ كِلَابٍ وَاسْمُهُ حَكِيمُ بْنُ مُرَّةَ

وہ بیٹے ہیں کلاب کے اور نام اُن کا حکیم ہے ف۳ وہ بیٹے ہیں مُرّہ کے

ابْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرٍ

وہ بیٹے ہیں کعب کے، وہ بیٹے ہیں لوی کے، وہ بیٹے ہیں غالب کے، وہ بیٹے ہیں فہر کے

وَاسْمُهُ قُرَيْشٌ وَإِلَيْهِ تُنْسَبُ الْبُطُونُ

اور نام اُن کا قریش ہے اور اُن کی طرف نسبت قبائل قریش

الْقُرَشِيَّةُ ۚ وَمَا فَوْقَهُ كِنَانِيَّةٌ كَمَا جَنَحَ

کی کرتے ہیں ف۴ اور جو اُن کے اوپر پشتیں گذریں اُن کا لقب کنانیہ ہے جیسا کہ رجوع کیا

إِلَيْهِ الْكَثِيرُ وَارْتَضَاهُ ابْنِ مَالِكِ بْنِ

اُس کی طرف بہت سے علمائے محققین نے اور مان لیا ف۵ فہر بیٹے مالک کے اور وہ بیٹے ہیں

ف۱ جو شخص دُور دُور ملکوں میں پھر آیا ہو محاورۂ عرب میں اُس کو قصی کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ ف۲ یعنی حرم کعبہ کے قصی نگہبان رہے وہاں کی چوکیداری کرتے رہے حرم شریف کے خادم کہلائے اس سبب سے اُن کو بہت کچھ فیوض اور برکات حاصل ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے اُنکو بہت عالی مرتبہ کیا تھا منہ ف۳ حق سبحانہ تعالیٰ جل شانہ نے کلاب بن مُرّہ کو ہر طرح کی حکمتیں دین اور دُنیا کی سکھلائی تھیں، تدبیر معاش نیک توکل علی اللہ در حقیقت عبادت من اللہ کما حقہٗ خوب جانتے تھے اِس وجہ سے اُن کا لقب حکیم ہوا اور بعضے محققین کہتے ہیں کہ نام اُن کا مہذب اور عروہ اور حکیم یہ تینوں نام تھے اور لقب کلاب بوجہ محبت کے اُنکے بڑے بوڑھے اُن کو اس لقب سے پکارتے تھے اِس وجہ سے یہی نام اُن کا کلاب مشہور ہو گیا، واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ ف۴ یعنی جھگڑا قریشیوں کا عرب میں مشہور ہے وہ سب کے سب اُن ہی کی اولاد میں ہیں جن کا نام فہر ہے۔ ۱۲ منہ ف۵ یعنی وہ لوگ کنانہ بن خزیمہ کی اولاد میں ہیں مگر صاحب صراح اور صاحب قاموس کہتے ہیں کہ قریش لقب نضر بن کنانہ کا ہے اور نضر کی جو اولاد میں ہیں وہ سب قریشی ہیں فقط اُن ہی دونوں صاحبوں کا اس بات میں اختلاف ہے اور باقی سب متفق ہیں، واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ

Marfat.com

النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ

نضر کے، اور وہ بیٹے ہیں کنانہ کے، وہ بیٹے خزیمہ کے، وہ بیٹے مدرکہ کے

ابْنِ إِلْيَاسَ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ أَهْدَى الْبُدْنَ

وہ بیٹے الیاس کے، وہی الیاس جنھوں نے سب سے پہلے قربانی بھیجی

إِلَى الرِّحَابِ الْحَرَمِيَّةِ ۚ وَسُمِعَ فِي صُلْبِهِ

میدان میں حرم شریف کے، اور سنی گئی اُن کی پشت سے

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرُ اللهِ تَعَالَى

آواز نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ ذکر کیا اللہ تعالے کا

وَلَبَّاهُ ۚ ابْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ

اور لبیک فرمایا ف۱ الیاس بیٹے مضر کے، وہ بیٹے نزار کے، وہ بیٹے معد کے، وہ بیٹے عدنان کے

وَهٰذَا سِلْكٌ نَظَمَتْ فَرَائِدَهُ بَنَانُ السُّنَّةِ

اور یہ لڑی ہے موتیوں کی جس کو گوندھا حدیث شریف کی

السَّنِيَّةُ ۚ وَرَفَعُهُ إِلَى الْخَلِيلِ إِبْرَاهِيمَ

انگلیوں نے ف۲ اور پہونچا نسب شریف کا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام تک

أَمْسَكَ عَنْهُ الشَّارِعُ وَأَبَاهُ ۚ وَعَدْنَانُ

روکا ہے اُس کے بیان سے شارع علیہ السلام نے اور چپ کیا ف۳ اور عدنان

ف۱ لبیک کلمہ بڑی عاجزی کا ہے جیسے کوئی غلام اپنے آقا سے کہے کہ میں تیری غلامی میں خدمت کو حاضر ہوں پس یہ کلمہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس وقت فرمایا جب آپ حضرت الیاس کی پشت میں تھے، اپنی عبودیت یعنی غلامی کا اقرار کیا ۱۲ منہ

ف۲ یعنی عدنان تک ذکر نسب شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علمائے محدثین و محققین کے نزدیک بالاتفاق ثابت ہے۔ ۱۲ منہ۔ ف۳ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نسب شریف کو عدنان کے آگے اپنی زبان مبارک سے نہیں ارشاد فرمایا۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

بِلَا رَيْبٍ عِنْدَ ذَوِي الْعُلُومِ النَّسَبِيَّةِ

بیشک نسب شریف کا حال جاننے والوں کے نزدیک آپ کے نسب میں ہیں

اِلَى الذَّبِيحِ اِسْمٰعِيلَ نِسْبَتُهُ وَمُنْتَهَاهُ

طرف اسمٰعیل ذبیح اللہ کے نسبت اُن کی پہونچتی ہے اور انتہا کو فا

فَاعْظِمْ بِهٖ مِنْ عِقْدٍ تَأَلَّقَتْ كَوَاكِبُهُ الدُّرِّيَّةِ

پس کیا خوب نسب شریف کی لڑی ہے کہ چمک رہے ہیں اُن کے روشن ستارے بڑے موتیوں کی طرح

وَكَيْفَ لَا وَالسَّيِّدُ الْاَكْرَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور کیونکر حسن ایسا نہ ہو کہ سردار بہت بزرگ نبی صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ وَاسِطَتُهُ الْمُنْتَقَاهُ ؛ اَشْعَارٌ

وسلم ہیں اسی لڑی میں بچ کے بڑے موتی چُنے ہوئے ؛ ابیات ف۲

نَسَبٌ تَجَسَّبَ الْعَلَا بِجُلَاهُ ؛ قَلَّدَهَا نُجُومُهَا الْجَوْزَاءُ

چمک پر نسب کے ہے ایسا گمان ؛ کہ جوزا نے پہنا ستاروں کا ہار

حَبَّذَا عِقْدُ سُؤْدُدٍ وَّفَخَارٍ ؛ اَنْتَ فِيهِ الْيَتِيمَةُ الْعَصْمَاءُ

بزرگی میں کیا خوب ہے یہ لڑی ؛ کہ جس میں گُندھا وہ دُرِ آب دار

وَاَكْرِمْ بِهٖ مِنْ نَسَبٍ طَهَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ

اور کیا بزرگ نسب مشہور ہے کہ پاک کیا اُس کو حق سبحانہ وتعالیٰ نے

فا یعنی حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ابراہیمؑ اور حضرت نوحؑ بیشک جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجداد میں داخل ہیں لیکن ان انبیاءؑ کے اوّل اور بعد نسب شریف کے لوگوں میں حضرت آدم علیہ السلام تک علمائے محققین اتفاق نہیں کرتے ۱۲ منہ

ف۲ یعنی نسب شریف کا ہار نہایت خوشنما اور خوبصورت گُندھا ہوا ہے مانند عقد ثریا کے اور اس ہار کی چمک ایسی ہے جیسے زہرہ و مشتری بڑے بڑے تارے چمکتے ہیں اور اسی موتیوں کی لڑی میں ایک دُرِ یتیم ہے جس کو دُرِ یکتا موتی بے بہا کہتے ہیں اور اسی موتی کا عکس پڑنے سے ساری لڑی روشن ہے اور سارے ہار کو سرداری اور بزرگی اسی موتی کی وجہ سے ہے اور اسی دُرِ یتیم کے لئے سارا ہار گوندھا گیا ہے وہ موتی نایاب جناب رسالت مآب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

سَفَاحِ الْجَاهِلِيَّهْ ۞ اَوْرَدَ الزَّيْنُ الْعِرَاقِيُّ

جاہلیت کے زمانے سے ف۱ بیان کیا اس کو زین الدین عراقی نے

وَارِدَهٗ فِيْ مَوْرِدِ الْهَنِيِّ وَرَوَاهُ اَشْعَارُ

اپنی تصنیف کتاب مورد الہنی میں اور روایت کیا اس کو ف۲ ابیات

حَفِظَ الْاِلٰهُ كَرَامَةً لِّمُحَمَّدٍ

خوشا تکریم تھا پاسِ ادب ایسا محمدؐ کا

اَبَاءَهُ الْاَمْجَادِ صَوْبًا لِّاسْمِهٖ

رکھا محفوظ حق نے نام نامی اُن کے ہر جد کا

تَرَكُوا السِّفَاحَ فَلَمْ يُصِبْهُمْ عَارُهٗ

ز آدمؑ تا بہ ایں دم آپؐ کے اجداد اصلے پر

مِنْ اٰدَمَ وَاِلٰى اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ

زنا کا عیب تو کیسا نہ آیا نام تک بد کا

سَرَاةٌ سَرَى نُوْرُ النُّبُوَّةِ فِيْ اَسَارِيْرِ غُرَّهِمْ

ان ہی کو سرداری ہے کہ جلوہ گر ہوا نورِ نبوت صلے اللہ علیہ وسلم کا ان کی روشن

الْبَهِيَّهْ ۞ وَبَدَا بُدُوْرُهٗ فِيْ جَبِيْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

پیشانیوں میں اور ظاہر ہوا وہی نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مانند چودھویں رات کے چاند کے پیشانی سے عبدالمطلب

ف۱ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشتینوں میں سے کسی کو دھبہ بھی زنا کا نہیں لگا آدمؑ سے لیکر آپ کے والدین تک سب کے سب عنایت الٰہی سے اس بلاے پاک ہیں جس زمانے میں جس طور پر نکاح صحیح عورت و مرد کا حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے حضرت عبداللہ والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ہوتا آیا۔ اپنے اپنے زمانے کی رسموں کے موافق اُن ہی شرطوں پر ہوا کیا اُس کے خلاف آپ کے نسب شریف میں ہرگز نہیں ہوا، چنانچہ زین الدین عراقی محدث نے اپنی تصنیفات میں اس کی شرح مفصل لکھی ہے۔ ۱۲ منہ

ف۲ اس فقیر نے زین الدین عراقی کے نام میں ان کی تصنیفات سے اختلاف پایا کہیں زین الدین عراقی لکھا دیکھا کہیں زین العراقی یہ نہیں معلوم کہ سہو کاتب سے لفظ دین کا رہ گیا یا اصل میں یوں ہی لکھا ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ

Marfat.com

ف۱ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک ان کی پیشانیوں میں امانت رہا کیا پھر پیدا ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے باپ عبداللہ بن عبدالمطلب کی پشت سے ۱۲ منہ ف۲ جناب تقدس مآب حضرت مولٰنا مرشدنا علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیفات میں روضۃ الاحباب اور مدارج النبوۃ سے افادہ فرمایا ہے کہ

وَابْنِهٖ عَبْدِ اللّٰهِ۔ شعر

اور اُن کے بیٹے عبداللہ کی ف۱ بیت

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ ؛ بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِّنْ صَلٰوةٍ وَّتَسْلِيْمٍ

الٰہی قبر احمدؐ کو سراسر ؛ کر اپنے عطر رحمت سے معطر

ذِكْرُ اِرْهَاصَاتٍ قَبْلَ لِوَلَادَةِ الشَّرِيْفَةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

بیان اُن معجزوں کا جو پہلے ولادت شریف کے واقع ہوئے

وَلَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِبْرَازَ حَقِيْقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ

اور جب چاہا اللہ تعالیٰ نے کھولنا حقیقت ذات محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

وَاِظْهَارَهٗ جِسْمًا وَّرُوْحًا بِصُوْرَتِهٖ وَمَعْنَاهُ ؛

اور مشہور کرنا اُس کو جسم اور رُوح سے ساتھ عالم ظاہر و باطن کے

نَقَلَهٗ اِلٰى مَقَرِّهٖ مِنْ صَدَفَةِ اٰمِنَةَ الزُّهْرِيَّةِ

اُتارا اُسی نور کو اُس کے ٹھہرنے کی جگہ صدف رحم آمنہ بنت وہب زہریہ میں ف۲

وَخَصَّهَا الْقَرِيْبُ الْمُجِيْبُ بِاَنْ تَكُوْنَ اُمًّا

اور خاصکر رکھا تھا حق سبحانہٗ تعالیٰ نے آمنہ خاتونؓ کو اس بات کے واسطے کہ یہی محمد مصطفےٰ صلی اللہ

لِمُصْطَفَاهُ ؛ وَنُوْدِيَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

علیہ وآلہ وسلم کی ماں ہوں گی، اور خوشخبری سنائی گئی آسمانوں اور زمین میں

خیرات اور برکات جو اُس رات میں اہل عالم پر فائز اور نازل ہوئے تا روز قیامت فائز اور نازل نہ ہونگے اور اسی باعث سے شب میلاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی افضل شب قدر سے ہوئی اور علماء اکابر حرمین شریفین کی عادت ہے کہ بارھویں شب ربیع الاوّل کو ذکر مولد شریف ضرور پڑھتے ہیں اہل مکہ مقام ولادت شریف کی زیارت کرتے ہیں اور اُس جگہ کھڑے ہو کر قصیدہ نعتیہ بہت طول طویل پڑھتے ہیں اور تجلیات انوار الٰہی سے اپنے ذوق و شوق میں فیضیاب ہوتے ہیں، اسی وجہ ہندوستان کے بعض شہروں میں بھی اس فقیر نے کیا ہے خصوصاً لکھنؤ میں علماء محدثین و محققین و فقہائے کاملین و مشرعین اسی شب کو محافل میلاد خیر العباد کثرت سے کرتے ہیں اور اسکی صبح بارھویں تاریخ کو مثل عید کے خوشی کرتے ہیں نہا دھو کر پوشاک بدلتے ہیں خوشبو ملتے ہیں میلاد شریف کی محفل میں شریک ہو کر بکثرت درود پڑھتے ہیں، اور مژدہ مبارکباد کا ایک دوسرے کو آپس میں دیتے ہیں اور اُن ہی میں بعض لوگ کم علم نافہم بزرگوں پر اعتراض کرتے ہیں اور انھیں خاطی سمجھتے ہیں حالانکہ نہیں جانتے ؎ خطائے بزرگاں گرفتن خطاست ؛ اور علاوہ اسکے ان بزرگوں کی ہر باتیں اصلیت سے خالی نہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

ف یعنی حق سبحانہٗ تعالیٰ جل شانہٗ وعم نوالہٗ نے تمام مخلوق زمین و آسمان میں یہ خبر فرحت اثر مشہور کردی کہ آمنہ خاتونؓ نورِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاملہ ہوئیں، مولانا نے افادہ میں فرمایا ہے کہ اس رات کو ملک و ملکوت میں منادی ہوئی کہ تمام عالم بانوار قدس منور ہوا اور فرشتے زمین و آسمان کے اطہار سرور کریں، اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ علم سبز محمدی لیکر فرشتوں کے ساتھ دنیا میں جائیں اور جھنڈے کو کعبہ کی چھت پر کھڑا کریں اور تمام دنیا میں خوش خبری دیں کہ نورِ محمدی شکم آمنہ خاتونؓ میں قرار پایا ہے، بہترین خلائق امت پر مبعوث ہوگا، کیا خوب نصیب اس امت کے ہیں کہ محمد سا پیغمبر ہو، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲ منہ ف۲ بی بی آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا کے حاملہ ہونے سے پہلے کئی برس سے ملک عرب میں قحط پڑا تھا، جس سال جناب آمنہ خاتونؓ حاملہ ہوئیں مینھ خوب برسا اور زمین سرسبز و تر و تازہ ہوگئی، گھاس اور سبزہ خوب اگا، اناج بہت سستا ہوگیا، درختوں میں اس قدر پھل اور میوے لگے کہ ڈالیاں درختوں کی میووں اور پھلوں کے بوجھ سے نیچے جھک پڑی تھیں یہاں تک کہ جہاں سے جس کا جی چاہتا میوہ توڑ لیتا، اسی طرح ہر ایک شے میں فیضان اور برکات نازل ہوئے ۱۲ منہ۔ ف۳ جس رات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ماں کے پیٹ میں تشریف لائے تمام فرشتے اور جن اور انسان اور حیوان چوپائے اور دوپائے چرند اور پرند جانور صحرائی اور دریائی بحکم خدا گویا ہوئے خوشخبری مبارکباد کی آپس میں ایک دوسرے کو دیتے تھے اور کہتے تھے کہ الحمد اللہ وہ وقت نزدیک آپہونچا کہ جناب سید المرسلین رحمۃ اللعالمین خاتم النبیین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوں ۱۲ منہ

بِحَمْلِهَا لِأَنْوَارِهِ الذَّاتِيَّهْ ۞ وَصَبَا كُلُّ صَبٍّ

جناب آمنہ خاتون کے حاملہ ہونے کی انوار ذات محمدیہ سے ف۱ اور کھل گیا ہر غنچہ

لِهُبُوبِ صَبَاهُ ۞ وَكُسِيَتِ الْأَرْضُ بَعْدَ طُولِ

اس کی ہوا چلنے سے اور پہنائی گئیں زمین کو بڑی مدت کے بعد قحط سالی کے

جَدْبِهَا مِنَ النَّبَاتِ حُلَلًا سُنْدُسِيَّهْ ۞

روئیدگی سے سبز پوشاکیں حریر ریشمی اور

وَأَيْنَعَتِ الثِّمَارُ وَأَدْنَى الشَّجَرُ لِلْجَانِي جَنَاهُ ۞

خوب پھلے درختوں میں پھل پکے پکے اور جھکا دیں درختوں نے اپنی ڈالیاں میوہ توڑنے والوں کے لئے ف۲

وَنَطَقَتْ بِحَمْلِهِ كُلُّ دَابَّةٍ لِقُرَيْشٍ بِفَصَاحَةٍ

اور بول اٹھے آمنہ خاتون کے حمل کی خبر سے تمام چوپائے قریش کے بڑی صفائی کے ساتھ

الْأَلْسُنِ الْعَرَبِيَّهْ ۞ وَخَرَّتِ الْأَسِرَّةُ وَالْأَصْنَامُ

عربی زبان میں، اور الٹ گئے تخت بادشاہوں کے اور گر پڑے بت

عَلَى الْوُجُوهِ وَالْأَفْوَاهِ ۞ وَتَبَاشَرَتْ وُحُوشُ

اوندھے منہ کے بل اور خوش خبری دی پورب اور پچھم کے وحشی

الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ وَدَوَابُّهَا الْبَحْرِيَّهْ ۞

پرند اور چرند جانوروں نے اور دریائی جانوروں نے آپس میں ف۳

ف۳ جس رات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ماں کے پیٹ میں تشریف لائے تمام فرشتے اور جن اور انسان اور حیوان چوپائے اور دوپائے چرند اور پرند جانور صحرائی اور دریائی بحکم خدا گویا ہوئے خوشخبری مبارکباد کی آپس میں ایک دوسرے کو دیتے تھے اور کہتے تھے کہ الحمد اللہ وہ وقت نزدیک آپہونچا کہ جناب سید المرسلین رحمۃ اللعالمین خاتم النبیین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوں ۱۲ منہ

Marfat.com

وَاحْتَسَتِ الْعَوَالِمُ مِنَ السُّرُوْرِ كَاْسَ حُمَيَّاهُ ۞

اور پیئے تمام عالم نے پیالے خوشی اور سرور کے چھک کر

وَبَشَّرَتِ الْجِنُّ بِاَظْلَالِ زَمَنِهٖ وَانْتَهَكَتِ

اور خوشخبری دی جنوں نے آپؐ کے نزدیک ہونے زمانہ پیدائش کی اور سست ہوگئی

اَلْكِهَانَةُ وَرَهْبَتِ الرُّهْبَانِيَّةُ ۞ وَلَهَجَ بِخَبَرِهٖ

کہانت ف۱ اور مٹ گئے جوگیوں کے جوگ فقیری ف۲ اور مشتاق ہوئے

كُلُّ حِبْرٍ خَبِيْرٍ وَّفِيْ حُلَاحُسْنِهٖ تَاهَ ۞ وَاُوْتِيَتْ

عقلمند ہوشیار آپؐ کی پیدائش کی خبر سنکر اور آپ کے حسن کی چمک دیکھ کر سب حیران ہوگئے ف۳ اور

اُمُّهٗ فِي الْمَنَامِ فَقِيْلَ لَهَا اِنَّكِ حَمَلْتِ بِسَيِّدِ

آپؐ کی ماں کو خوشخبری دی گئی خواب میں کہ کوئی کہتا ہے کہ تیرے پیٹ میں سردار

الْعٰلَمِيْنَ وَخَيْرِ الْبَرِيَّةِ ۞ فَسَمِّيْهِ اِذَا وَضَعْتِهٖ

تمام عالم کا ہے اور بہتر ہے ساری خلقت سے اور جب وہ پیدا ہو تو نام اُن کا محمدؐ رکھنا

مُحَمَّدًا فَاِنَّهٗ سَتُحْمَدُ عُقْبَاهُ بِشِعْرٍ

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس لئے کہ انجام اُن کا بہت نیک ہوگا ف۴ بیت

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ ۞ بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِّنْ صَلٰوةٍ وَّتَسْلِيْمٍ

الٰہی قبر احمد کو سراسر ۞ کر اپنے عطر رحمت سے معطر

ف۱ کہانت کا رواج قدیم سے چلا آتا ہے اور کہانت غیب کا حال بتانے کو کہتے ہیں اور یہ کئی طرح پر ہے اوّل تو یہ کہ شیطان کسی کا موکل ہو یا ہمزاد ہو اسکی نذر کر دینے سے یا کوئی عمل پڑھنے سے وہ قابو میں ہو جاوے گذری ہوئی اور آئندہ کی خبریں بتاوے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریف سے یہ بات مٹ گئی مگر بعضے گذری ہوئی خبریں بتاتے ہیں اور آئندہ کی صحیح نہیں بتاتے اس زمانہ میں نجومی رمّال برہمن وغیرہ کچھ سچ اور کچھ جھوٹ غیب کی باتیں بتاتے ہیں اور اٹکل پچو دھوکے دھڑی پر ان کا معاملہ ہے کوئی بات ان کے بتانے کے بموجب ہوگئی تو اس کا اعتبار نہیں، اور اکثر باتیں نہیں ہوتی ہیں، اسی واسطے نجومی رمّال فال کھولنے والوں پنڈت برہمن وغیرہ کی باتوں پر عمل کرنا یا اعتقاد رکھنا گناہ کبیرہ سے خالی نہیں بلکہ بعض علماء نے کفر کہا ہے اور ان ہی لوگوں سے کچھ حال بطور خوش طبعی کے پوچھنے سے ۴۰ دن کی عبادت وطاعت قبول نہیں ہوتی واللہ اعلم مگر اصل یہ ہے کہ گناہ کبیرہ ضرور ہے ۱۲ منہ

ف۲ رہبانیت کی فقیری کے معنی روکنا نفس کا ہے شریعت کے مزوں اور لذتوں سے جس کو شریعت نے حلال اور درست کیا جیسے نکاح کرنا اور غذائے لطیف کھانا عبادت کی قوت پکڑنے کو اور لباس مسنون پہننا علی قدر القیاس اور اگلے وقت کے زہاد گبر و ترسا یہود و نصاریٰ کے عابد لوگ دنیا سے الگ ہو کر فقیری اختیار کرتے تھے اور واسطے دفع شہوت کے اعضائے تناسل کاٹ ڈالا کرتے تھے جیسے میل بکرے کو خصی اور بدھیا کرتے ہیں ویسے ہی وہ لوگ بعضے انکے شاید اب بھی ایسا کرتے ہیں جورو و لڑکوں کو چھوڑ کر جنگل میں دور جا بیٹھتے اور اکیلے رہ کر عبادت کرتے تھے جب سے اسلام کا زور ہوا اس طرح کی فقیری شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں منع ہوگئی، چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے "لَا رُهْبَانِيَّةَ فِي الْاِسْلَامِ" یعنی نہیں رہبانی کی فقیری دین اسلام میں ۱۲ منہ۔ ف۳ یعنی جنے حضرتؐ کو دیکھا بہت تعجب کیا اور کہا کہ

Marfat.com

هٰذَا ذِكْرُ وَفَاتِ عَبْدِ اللّٰهِ وَالِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

یہ بیان ہے حضرت عبداللہ والد رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا

وَلَمَّا تَمَّ مِنْ حَمْلِهٖ شَهْرَانِ عَلٰى اَشْهَرِ الْاَقْوَالِ

اور جب تمام ہوئے حمل شریف کے دو مہینے مشہور روایت کے

الْمَرْوِيَّةِ ؛ تُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ الشَّرِيْفَةِ اَبُوْهُ

موافق وفات پائی مدینہ شریف میں آپ کے باپ

عَبْدُ اللّٰهِ ؛ وَكَانَ قَدِ اجْتَازَ بِاَخْوَالِهٖ بَنِيْ عَدِيٍّ

عبداللہ نے اور سبب ان کی وفات کا یہ ہوا کہ انھوں نے سفر کیا تھا اپنے ماموں کی ملاقات

مِنَ الطَّآئِفَةِ التِّجَارِيَّةِ ؛ وَمَكَثَ فِيْهِمْ شَهْرًا

کے لئے جو قبیلہ بنی عدی سے تھے اور سوداگری کیا کرتے تھے اور یہ ان کے پاس ایک مہینے تک

سَقِيْمًا يُّعَانُوْنَ سُقْمَهٗ وَشَكْوَاهُ ؛ وَلَمَّا تَمَّ

بیمار پڑے رہے وہ ان کی بیماری کا علاج کرتے رہے فل اور جب تمام ہوئے

مِنْ حَمْلِهٖ عَلَى الرَّاجِحِ تِسْعَةُ اَشْهُرٍ قَمَرِيَّةٍ ؛

حمل شریف کے پورے نو مہینے بہت لوگوں کے قول کے موافق چاند کے حساب سے

فل یعنی ایسا سخت عارضہ تھا کہ اسکی ساری قوم شکایت کرتی تھی، اس مرض میں کسی قسم کا بھی افاقہ نہیں ہوا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آخر اسی بیماری میں انتقال فرمایا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ - ۱۲ منہ

Marfat.com

وَاِنَّ لِلزَّمَانِ اَنْ یَّتَجَلّٰی عَنْهُ صَدَاهُ حَضَرَتْ

اور وقت آپ کی پیدائش کا جب نزدیک آیا کہ پاک اور صاف ہوا اُس باعث سے کہ دورت تو حاضر ہوئیں

اُمَّهٗ لَیْلَةَ مَوْلِدِهٖ اٰسِیَةُ وَمَرْیَمُ فِیْ نِسْوَةٍ

آپ کی والدہ کے پاس شبِ ولادت میں بی بی آسیہؑ اور جنابِ مریمؑ بہت سی عورتوں

مِّنَ الْخَظِیْرَةِ الْقُدْسِیَّةِ ؕ وَاَخَذَهَا الْمَخَاضُ

کے ساتھ عالمِ پاک سے ف۱ اور دردِ زہ شروع ہوا آمنہ خاتونؓ کو

فَوَلَدَتْهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نُوْرًا یَتَلَاْلَاُ سَنَاهُ

پھر پیدا ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نورٌ علیٰ نور روشنی آپ کی ایسی چمکدار تھی کہ تمام عالم روشن ہو گیا

اشعار مترجم بطریقِ سلام بحضور علیہ السلام بوقتِ قیام!

ندائے غیب یہ آئی برابر — کہ تعظیمِ محمدؐ کیجئے اُٹھ کر
اُٹھ گیا ہے جو سامنے سے حجاب — اے غنی ہے سوئے حضور خطاب

یا ف۱۱ نبی الورے سلام علیک — یا امام الہدیٰ سلام علیک
سید ف۱۲ الانبیاء سلام علیک — سید الاولیاء سلام علیک
رحمۃ ف۱۳ للعالمین السلام — یا شفیع المذنبین السلام
موجد ف۱۴ ایجادِ عالم السلام — باعث تولیدِ آدمؑ السلام

ف۱ یعنی جناب آمنہ خاتونؓ کے پاس ولادت شریف کے وقت آسیہ بنت مزاحم اور جناب مریمؑ عیسیٰ پیغمبر علیہ السلام کی ماں بہ حکمِ خدا بہت سی حوریں بہشت سے ہمراہ لیکر خدمت کو حاضر ہوئیں اور ضروری کاروبار گھر کا کرنے لگیں ۱۲ منہ

ف۲ یعنی اے نبی جن و انسان کے سلام ہو تجھ پر اے امام خدا کے راہ کے بتانے والوں کے تجھ پر سلام ۱۲ منہ

ف۳ اے سردار تمام نبیوں کے تجھ پر سلام، اے سردار تمام ولیوں کے تجھ پر سلام ۱۲ منہ

ف۴ اے رحمت واسطے تمام عالم کے تجھ پر سلام، اے شفاعت کرنے والے تمام گناہگاروں کے تجھ پر سلام ۱۲ منہ

ف۵ اے سبب بنیاد تمام عالم کے تجھ پر سلام، اے باعث پیدائش آدم علیہ السلام کے تجھ پر سلام ۱۲ منہ

Marfat.com

ف۱ السلام اے پیشوائے اتقیا — السلام اے رہنمائے اصفیا
ف۲ السلام اے زینتِ ارض وسما — السلام اے عزت ہر دو سرا
ف۳ السلام اے نیرِ برجِ شرف — السلام اے نور آگیں ہر طرف
ف۴ السلام اے آفتابِ فخر و شاں — السلام اے ماہتابِ مرسلاں
ف۵ السلام اے گوہرِ دیں را صدف — السلام اے جوہرِ اہلِ شرف
ف۶ السلام اے ہادیِ خیر السبل — السلام اے مصدرِ ہر جزو کل
ف۷ السلام اے رونقِ بازارِ حسن — السلام اے رونقِ انوارِ حسن
یا حبیبِ کبریا عالی جناب — یا رسولِ مجتبےٰ ختمی مآب
یا نبیَّ اللہ میں ہوں دل ملول — عرض میری اس گھڑی ہو سب قبول
آپؐ کا مجلس میں ہے اس دم ظہور — بے کسوں کی چاہیئے سننا ضرور
نفسِ امارہ نے کی مجھ پر جفا — آگیا ہے دل پہ میرے مورچا
سخت میں پھندے میں ہوں اسکے پھنسا — کیجئے حق میں مرے حق سے دعا
ہے وسیلہ آپؐ کا کافی مجھے — اور اُمیدِ شفاعت آپ سے
تم سوا پھر کون ہے حامی مرا — حشر کے دن ہے تمہارا آسرا
دستگیرِ بے کساں ہو یا حبیبؐ — تم شفیعِ اُمتاں ہو یا حبیبؐ
گو سیہ کاروں گنہگاروں میں ہوں — میرے عیسیٰ تیرے بیماروں میں ہوں
حشر میں خالی نہ مجھ کو چھوڑنا — منہ شفاعت سے نہ میری موڑنا

ف۱ سلام ہو تم پر اے پیشوا متقیوں کے، سلام ہو تم پر اے راہ بتانیوالے صوفیوں کے ۱۲ منہ
ف۲ سلام ہو تم پر اے رونق دینے والے زمین و آسمان کے، سلام ہو تم پر اے عزت دینے والے دونوں جہان کے۔ ۱۲ منہ
ف۳ سلام ہو تم پر اے آفتاب گھر شرافت کے، سلام ہو تم پر اے روشنی بخشنے والے ہر طرف کے ۱۲ منہ
ف۴ سلام ہو تم پر اے خورشید فخر و شان کے، سلام ہو تم پر اے چاند رسولوں کے۔ ۱۲ منہ
ف۵ سلام ہو تم پر اے موتی دین کی سیپ کے، سلام ہو تم پر اے جوہر شرافت کے۔ ۱۲ منہ
ف۶ سلام ہو تم پر اے راہ بتانے والے نیک راہوں کے، سلام ہو تم پر اے بنیاد جزو کل کے ۱۲ منہ
ف۷ سلام ہو تم پر اے رونق دینے والے بازارِ حسن کے، سلام ہو تم پر اے رونق حسن کی روشنیوں کے ۱۲ منہ

Marfat.com

جب تلک دُنیا میں میں زندہ رہوں
خاتمہ باخیر ہو اسلام پر
کلمۂ توحید ہو دل سے رواں
آپؐ ہی کا کلمہ میں پڑھتا رہوں
دم بھی نکلے آپؐ ہی کے نام پر
اور ہو صلِّ علیٰ وردِ زباں

ثُمَّ هٰذَا كَلَامُ مُؤَلِّفِ الْكِتَابِ

پھر یہ کلام ہے مؤلف کتاب کا

وَمُحَيَّاكَ الشَّمْسُ مِنْكَ مُضِيْءٌ
چمکتا تھا منہ آپ کا مثلِ مہر
لَيْلَةُ الْمَوْلِدِ الَّذِيْ كَانَ لِلدِّيْنِ
ہر ایک اہلِ دیں کو تو لد کی شب
يَوْمَ نَالَتْ بِوَضْعِهٖ وَهْبٌ
بی آمنہؓ کو جو مولد کے دن
وَاَتَتْ قَوْمَهَا بِاَفْضَلَ مِمَّا
اُے لائیں بنتِ وہب نزدِ قوم
مَوْلِدٌ كَانَ مِنْهُ فِيْ طَالِعِ الْكُفْرِ
وہ مولد کہ تھا طالع کفر کو

سَفَرَتْ عَنْهُ لَيْلَةٌ غَرَّاءُ
شب مہ کو بھی جس نے روشن کیا ف۱
سُرُوْرٌ بِيَوْمِهٖ وَازْدِهَاءُ
خوشی دل میں پیدا تھی حد سے سوا ف۲
مِّنْ فَخَارٍ مَّا لَمْ تَنَلْهُ النِّسَاءُ
کسی زن کو ایسا نہ رتبہ ملا ف۳
حَمَلَتْ قَبْلَ مَرْيَمَ الْعَذْرَاءُ
جو تھا ابنِ مریمؑ سے بہتر سوا ف۴
وَبَالٌ عَلَيْهِمْ وَوَبَاءُ
وبال اُس سے کفار پر اور وبا ف۵

ف۱ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ آفتاب کی طرح چمکتا تھا جس کے باعث چودھویں رات کا چاند بھی روشن ہوگیا ۱۲ منہ ف۲ یعنی ہر ایک دین میں جو لوگ ایمان لانے والے تھے اُن سبھوں کو حضرتؐ کے پیدا ہونے کی خوشی تھی ۱۲ منہ ف۳ یعنی حضرتؐ کے پیدا ہونے کی برکت سے جناب آمنہ خاتونؓ کو وہ مرتبہ حاصل ہوا کہ قیامت تک کسی کو حاصل نہ ہوگا، اور ایسے رتبے کے ملنے کی کسی کو کیونکر اُمید ہو سکتی ہے اس واسطے کہ آپؐ خاتم الانبیاء ہیں، آپؐ کی بزرگی اور تقدس احاطۂ تحریر سے باہر ہے جبکہ نہ ایسا نبی ہوا اور نہ ہوگا تو وہ شرف جو آپؐ کی والدہ کو حاصل ہوا اور کسی کو کس طرح حاصل ہو سکتا ہے، واللہ اعلم ۱۲ قاری طاہر علی نگینوی ف۴ یعنی جناب آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام قوم کے پاس زیارت کو لائیں جو حضرت عیسیٰؑ سے مرتبے میں افضل اور اشرف تھے ۱۲ منہ ف۵ یعنی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کے سبب کفار پر وبال اور وبا نازل ہوئی کہ ہزاروں کافر اور مشرک بلا میں پڑ گئے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ زِدْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ

وَتَوَالَتْ بُشْرَی الْھَوَاتِفِ اَنْ قَدْ	وُلِدَ الْمُصْطَفٰی وَحَقَّ الْھَنَآءُ
ندائے مبارک یہ ہاتف نے دی	کہ تحقیق پیدا ہوئے مصطفےٰ ف۱

مخمس بر غزل مولانا محمد لطف اللہ بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

صاحبِ صدق وصفا صلِّ علیٰ پیدا ہوئے	سرورِ ہر دو سرا صلِّ علیٰ پیدا ہوئے
ہادیِ نورِ ہدیٰ صلِّ علیٰ پیدا ہوئے	آج فخرِ انبیاء صلِّ علیٰ پیدا ہوئے
شافعِ روزِ جزا صلِّ علیٰ پیدا ہوئے	
ہر طرف مژدہ یہ ہے خیر الوریٰ پیدا ہوئے	تاجدارِ دو جہاں شاہِ علا پیدا ہوئے
تو مبارک ہو محمد مصطفےٰ پیدا ہوئے	باعثِ پیدائشِ خلقِ خدا پیدا ہوئے
پیشوا و مقتدا و رہنما پیدا ہوئے	
شادیِ میلاد کی ہر دم خوشی کرتے رہو	یہ وہ نعمت ہے کہ سب باہم مبارکباد دو
حق نے اب ظاہر کیا ہے اپنے نورِ پاک کو	چار سو صلِّ علیٰ کا غل نہ کیوں عالم میں ہو
شافعِ محشر شہِ ہر دو سرا پیدا ہوئے	
اب تو ہے نامِ خدا تقویٰ طہارت کا رواج	کر دیا کفر و ضلالت کا شریعت نے علاج
اوج سے الٹا دیا ابلیس کا بھی تخت و تاج	کیوں نہ بت ساری خدائی کے گریں سجدے میں آج
مظہرِ ذاتِ خدا صلِّ علیٰ پیدا ہوئے	

ف۱ ایمان لانے والوں کو غیب سے مبارکباد کی صدا آنے لگی کہ جناب رحمۃ اللعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے اور ظاہر ہوئی تمام عالم میں خوشی۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

ہے لقب روزِ ازل سے جن کا محبوبِ خدا
دستگیرِ عاصیاں ہیں شافعِ روزِ جزا
مثل ان کا کوئی بھی حق نے نہیں پیدا کیا
نور سے جن کے ظہورِ عالمِ امکاں ہوا
اَب وہ نورِ خالقِ ارض و سما پیدا ہوئے

کیسے کیسے مرتبے خالق نے حضرتؐ کو دیئے
بڑھ کے ہیں اور انبیاؑ سے وصف ذاتی آپ کے
ایک یہ اعجاز دیکھو گو ہیں لاکھوں معجزے
ساکنِ ارض و سما شر سے بچے جو قت سے
رحمۃ اللعالمین خیر الوریٰ پیدا ہوئے

چشمۂ آبِ بقا سے تم بھی اَب کر کے وضو
لو قدم جھک کر اسی میں ہے تمہاری آبرو
بے نواؤں کی طرح پھرتے ہو اَب کیوں کو بکو
اے خضر تھی تم کو جن کی پیروی کی جستجو!
لو وہ رہبر رہنما صلِّ علیٰ پیدا ہوئے

ضیق میں کیوں جان ہے کاہے کو ہی سینے میں پھید
کر چکے خوفِ گنہ، رو کر ہوئیں آنکھیں سفید
اَب مبارک ہو بر آئی دوستو دل کی اُمید
عاصیوں کو ہاتفِ غیبی یہ دیتا ہے نوید
خوش ہو خوش ہو شافعِ روزِ جزا پیدا ہوئے

جنکے باعث سے گنہ آدمؑ کے سب بخشے گئے
کر دیا تھا نار کو گلزار جن کے نور سے
اور اسمٰعیلؑ بھی قربان ہونے سے بچے
نوحؑ کی کشتی بچی جنکے سبب طوفان سے
وہ ہمارے ناخدا صلِّ علیٰ پیدا ہوئے

سورۂ واللیل وصفِ زلف میں نازل ہوا
جلوہ گر کس شان سے سر پہ ہے تاجِ ھل اتیٰ
آیۂ کوثر ہے جاری چشمہ جن کے فیض کا
وصف طلعت کا ہے جنکے وصفِ طٰہٰ والضحیٰ
دیکھو وہ شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ پیدا ہوئے

Marfat.com

ہیں وہی مخلوق میں ایجادِ عالم کے سبب
نام خالی ان کا لینا ہے بہت ترکِ ادب

مالکِ دنیا و دیں، ماہِ عجم، مہرِ عرب
حامد و محمود و احمد خاص ہیں جنکے لقب

وہ محمدؐ مصطفےٰ اصلِ علیٰ پیدا ہوئے

زر کا جو طالب ہوا اُس کو مقرر زر دیا
دین کا جو خواہاں ہوا جنت میں اُسکو گھر دیا

گوہرِ مقصود سے دامن کو سب کے بھر دیا
دولتِ ایماں سے اُمت کو تونگر کر دیا

واہ وا کیا منبعِ جود و سخا پیدا ہوئے

کھول کر آنکھیں ذرا دیکھو تو کیا ہیں مرتبے
روح قطب و غوث و مرسل دست بستہ سامنے

با ادب استادہ ہیں تعظیم حضرتؐ کیلئے
آدمی کیا ہیں فرشتے ہوتے ہیں اُسدم کھڑے

سُنتے ہیں جس دم حبیبِ کبریا پیدا ہوئے

اپنے دل میں ہو کے شرمندہ ذرا آنکھیں جھکاؤ
بیٹھے بیٹھے جھوٹ سچ اتنی نہ یوں باتیں بناؤ

اس طرح پر گر کے اُونہے آپ سے منہ کی نہ کھاؤ
منکر و انکارِ تعظیمِ نبیؐ سے باز آؤ

سر کے بھل اُٹھو، سنو جب مصطفےٰ پیدا ہوئے

قبلۂ کونین کا اس وقت ہے سب کو حضور
چاہیئے پڑھنا دُرود اے دوستو دل سے ضرور

ہر طرف سے ہو رہا ہے رحمتِ حق کا وفور
یہ اُن ہی کے نور کا مجلس میں ہے اسدم ظہور

نور سے جن کے جہاں میں انبیاءؑ پیدا ہوئے

Marfat.com

وہ شفیع المذنبیں ہیں بادشاہِ انس و جاں
باعث ایجادِ عالم حامیِ کون و مکاں

وصف ان کا اے غنی کیا ہو سکے تجھ سے بیاں
لُطف خاطر کر رہا ہے جن کی خلّاقِ جہاں

وہ حبیبِ کبریا صلِّ علیٰ پیدا ہوئے

ثُمَّ هٰذَا كَلَامُ مُصَنِّفِ الْكِتَابِ

پھر یہ کلام ہے مصنّف کتاب کا

هٰذَا وَقَدِ اسْتَحْسَنَ الْقِيَامَ عِنْدَ ذِكْرِ مَوْلِدِهِ الشَّرِيْفِ

یہ تھا بیان ولادت شریف کا ف۱ اور بیشک اچھا جانا اُٹھ کھڑے ہونے کو وقت ذکر حضرتؐ کی پیدائش کے

اَئِمَّةٌ ذُوْرِوَايَةٍ وَّدِرَايَةٍ ۞ فَطُوْبٰى لِمَنْ كَانَ تَعْظِيْمُهٗ

اماموں نے کہ روایت کرنیوالے احادیث کے اور شعور مند ہیں ف۲ سو بھلائی ہو جیو اُس کیلئے جسے پسند ہو تعظیم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَايَةَ مَرَامِهٖ وَمَرْمَاهُ،

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہایت مقصود مدنظر اُس کا اور خواہش اُس کی ف۳

وَبَرَزَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى

ولد پیدا ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو

الْاَرْضِ رَافِعًا رَّاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ الْعَلِيَّةِ ۞

زمین پر اور اُٹھائے ہوئے سر مُبارک کو طرف آسمان بلند کے

ف۱ یہانتک ذکر میلاد شریف کا تھا اب آگے ارہاصات اور معجزات بیان ہوتے ہیں ۱۲ منہ ف۲ یعنی علمائے دین شرع متین اور فقہائے راشدین محدثین اور مجتہدین و متقدمین و متاخرین نے فرمایا کہ بیشک قیام کرنا خاص ذکر ولادت شریف کے وقت واسطے تعظیم حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مستحسن و مستحب ہے اور اس بات پر تمام مکۂ معظمہ و مدینۂ منورہ کے عالموں کا اتفاق ہے مگر فرقۂ وہابیہ کے لوگوں کو البتہ اس میں کلام ہے اور سو اُن کے اکابر دین و علمائے محققین بے تکلف قیام مولد شریف ہمیشہ سے کرتے چلے آئے ہیں، کسی کو انکار نہیں، جب مسلمانوں کو یہ بات ثابت ہو چکی تو ہر ایک صاحب ایمان کو ان کی پیروی کرنا لازم ہے، اور خصوصاً مولٰنا جلال الدین سیوطیؒ اور علامہ بخاریؒ اور ابن جوزی محدث اور امام جعفر بن حسین برزنجی اور علاوہ انکے بڑے بڑے علماء ہندوستان و فقہائے محدثین، چنانچہ مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی و معلم العلمائے زیجاہ مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ابو العلماء متاخرین مولٰنا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی ادام اللہ فیوضہم یہ سب کے سب مولد کے قیام کو مستحسن سمجھتے تھے اور اپنی اپنی تصنیفات میں کماحقہٗ ان سب صاحبوں نے وجوہات لکھے ہیں اور ہمارے جناب تقدس مآب امام العلماء سلطان الاصفیاء پیر دستگیر جنت آرامگاہ حضرت مرشدنا شاہ سلامت اللہ علیہ الرحمہ نے رسالۂ اشباع الکلام فی اثبات المولد والقیام میں اسکی تشریح بخوبی تمام لکھی ہے جس کا جی چاہے نظر انصاف سے دیکھ کر خاطر جمع کرے، جب مطلب اس قدر حد ثبوت کو پہونچ گیا تو نزدیک اس فقیر مترجم کے قیام مولد شریف ضرور ٹھہرا اور اب انکار اس بات کا قصداً ضد سے بلا تاویل لامحالہ بدعت ہوگا ۱۲ منہ ف۳ یعنی جس کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت ہے، عین مقصود اُس کو آپؐ کی تعظیم ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

مُؤْمِيًا بِذٰلِكَ الرَّفْعِ اِلٰى سُوْدَدِهٖ وَعُلَاهُ ۚ وَ

اشارہ تھا اِس سر اُٹھانے سے اپنی سرداری اور طرف اپنے مرتبے کے ف۱ اور

مُشِيْرًا اِلٰى رِفْعَةِ قَدْرِهٖ عَلٰى سَآئِرِ الْبَرِيَّهْ ۚ وَ

اشارہ اس بات کی طرف تھا کہ آپ کا مرتبہ ساری مخلوقات سے اعلیٰ ہے اور اس طرف اشارہ ہے کہ

اَنَّهُ الْحَبِيْبُ الَّذِىْ حَسُنَتْ طِبَاعُهٗ وَسَجَايَاهُ +

آپ محبوب حق سبحانہ تعالیٰ کے ہیں بہت نیک ہوئی طبیعت اور خصلت اُن کی

وَدَعَتْ اُمُّهٗ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ هُوَ يَطُوْفُ بِهَا تِيْكَ

اور جسوقت آپ پیدا ہوئے تو بُلوایا آپکی والدہ نے آپکے دادا عبدالمطلب کو اور وہ اُسوقت طواف کرتے تھے

الْبَنِيَّهْ ۚ فَاَقْبَلَ مُسْرِعًا وَّنَظَرَ اِلَيْهِ وَبَلَغَ مِنَ

خانۂ کعبہ کا پس دوڑے آئے خوشی خوشی اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر

السُّرُوْرِ مُنَاهُ + وَاَدْخَلَهُ الْكَعْبَةَ الْغَرَّآءَ وَقَامَ

نہایت خوش ہوئے ، اور لے گئے آپ کو کعبۂ روشن میں اور کھڑے ہوکر

يَدْعُوْ بِخُلُوْصِ النِّيَّهْ ۚ وَيَشْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى

گڑگڑا کے آپ کے واسطے دُعا کی بدل خالص نیت سے اور شکر کیا اُس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا

مَا مَنَّ بِهٖ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ + وَوُلِدَ صَلَّى اللّٰهُ

جو حق سُبحانہ تعالیٰ نے اُن کو عنایت فرمائی ف۲ اور پیدا ہوئے حضرت صلے اللہ

ف۱ یعنی حق سبحانہ تعالیٰ نے کُل عالم سے آپکا مرتبہ افضل کیا

ف۲ یعنی جناب سرورِ کونین رسُول الثقلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی اولاد میں پیدا ہوئے

۱۲ منہ

Marfat.com

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَظِیْفًا مَّخْتُوْنًا مَّقْطُوْعَ السُّرَّۃِ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پاک صاف ختنہ کئے آنول نال کٹے

بِیَدِ الْقُدْرَۃِ الْاِلٰھِیَّۃِ طَیِّبًا وَّھَنِیْئًا

کٹائے دست قدرت الٰہی سے خوشبودار پاکیزہ پیاری پیاری سُرمہ لگی

مَکْحُوْلَۃً بِکُحْلِ الْعِنَایَۃِ عَیْنَاہُ وَقِیْلَ خَتَنَہٗ

سُرمۂ عنایت الٰہی سے دونوں آنکھیں آپ کی اور بعضوں نے کہا ہے ختنہ کیا آپ کے دادا عبدالمطلب نے

جَدُّہٗ بَعْدَ سَبْعِ لَیَالٍ سَوِیَّۃً وَاَوْلَمَ وَاَطْعَمَ

آپ کا بعد سات دن کے پیدائش سے اور ولیمہ کا کھانا تقسیم کیا اور

وَسَمَّاہُ مُحَمَّدًا وَّاَکْرَمَ مَثْوَاہُ شِعْرٌ

نام آپ کا محمد رکھا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور بڑائی کے ساتھ آپ کو بہت اچھی جگہ رکھا ف۱

عَطَّرَ اللّٰھُمَّ قَبْرَہُ الْکَرِیْمَ بِعَرْفِ شَذِیٍّ مِّنْ صَلٰوۃٍ وَّتَسْلِیْمٍ

الٰہی قبر احمد کو سراسر کر اپنے عطر رحمت سے معطر

وَظَھَرَ عِنْدَ وِلَادَتِہٖ خَوَارِقُ وَغَرَائِبُ غَیْبِیَّۃٌ

اور ظاہر ہوئیں آپ کے پیدا ہونے کے وقت عجیب وغریب باتیں دنیا میں غیب سے ف۲

اِرْھَاصًا لِّنُبُوَّتِہٖ وَاِعْلَامًا بِاَنَّہٗ مُخْتَارُ اللّٰہِ وَ

کہ نمونہ ہو آپ کی نبوت کا اور جان لیں تمام جاننے والے کہ آپ پسندیدہ ہیں اللہ کے اور

ف۱ ولیمے کی کئی قسمیں ہیں ضیافت کے کھانے کو بھی ولیمہ کہتے ہیں نکاح کے بعد ضیافت کی جائے خواہ عقیقے کی ضیافت ہو ۱۲ منہ

ف۲ ارہاص اور معجزہ خرق عادات کا نام ہے اور اس کی چھ قسمیں ہیں:- ارہاص معجزہ، کرامت، معونت، استدراج، اہانت۔ اوّل قسم اس کی ارہاص ہے جو نبی سے خرق عادت قبل نبوت کے صادر ہو اس کو ارہاص کہتے ہیں، اور جو بعد نبوت کے ہو وہ معجزہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ

سوائے نبی کے جو کسی مسلمان مومن متقی خدا پرست سے ہو اُس کو کرامت کہتے ہیں، اور جو عوام مسلمانوں میں کسی سے وقوع میں آئے اُسے معونت کہتے ہیں، اور جو فاسق سے ظاہر ہو وہ استدراج ہے اور جو کسی غیر کفو سے واقع ہو مثل جوگی و بیراگی اور نٹ وغیرہ سے اُس کا نام اہانت ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

ف۱ یعنی کل عالم کو معلوم ہو جائے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوقات کے سردار اور محبوب رب العلمین اور سید المرسلین ہیں ۱۲ منہ ف۲ یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریف کے وقت سے جن وشیاطین کا جانا آسمان پر موقوف ہو گیا خبریں چرانے کو پہلے آسمان پر جایا کرتے تھے اب جو آسمان پر جانے کا قصد شیاطین کرتے ہیں تو فرشتے شہاب ثاقب یعنی آگ کے انگارے آتشی تاروں میں سے لیکر شیاطین کے مارنے کو دوڑتے ہیں اور یہ بھاگتے ہیں آسمان پر چڑھنے نہیں پاتے، عوام الناس اس کو تارا ٹوٹنا کہتے ہیں، جناب امام العلماء حضرت مولانا مرشدنا محمد شاہ سلامت اللہ قدس سرہٗ نے رسالہ شہاب ثاقب میں تحت آیہ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ کی تفسیر میں مفصل اس کی کیفیت لکھی ہے فانظر الیٰ هذا الکتاب ۱۲ منہ ف۳ یعنی جو لوگ مکہ شریف میں بلند مکانوں کے رہنے والے تھے انھوں نے تو اس روشنی میں شش جہت کو دیکھ ہی لیا تھا مگر جو نیچے پست مکانوں پہاڑیوں کی گھاٹیوں میں اور نالوں وغیرہ میں رہتے تھے انھوں نے بھی وہاں بیٹھے بیٹھے تمام ملک شام کے محلوں کو اپنی آنکھ سے دیکھ لیا کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور مبارک نے اس وقت ایسی قوت پکڑی تھی کہ تمام در و دیوار شش جہت کی روشن ہو گئی، جس طرح شیشے کے دار پار ہر شے نظر آتی ہے اسی طرح دیواروں اور مکانوں اور ٹلکوں تک کے حجاب مثل شیشے کے صاف ہو گئے ہر ایک عمارت دور دراز منزلوں کی اس نور پاک کی روشنی میں ہر کسی کو دکھائی دینے لگی، یہ بھی معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عجیب وغریب ہوا کہ کسی رسول کو اس معجزے میں شرکت نہیں ہوئی، یہ خاص آپ ہی کیواسطے ہوا ۱۲ منہ ف۴ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق دیدار میں تارے آسمان سے زمین کی طرف لٹک پڑے تھے، چنانچہ آپ کی پھوپھی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے وقت تارے آسمان سے زمین کی طرف اتنا جھک آئے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے کے اشتیاق میں کہ مجھے معلوم ہوتا تھا کہ تارے میرے

مُجْتَبَاهُ ۔ فَزِيدَتِ السَّمَآءُ حِفْظًا وَّرُدَّ عَنْهَا

چنے ہوئے اس کے ف۱ پس زیادہ کی گئی آسمانوں کی نگہبانی اور ہنکایا گیا وہاں سے

اَلْمَرَدَةُ وَذُو النُّفُوسِ الشَّيْطَانِيَّةُ ۔ وَرُجِمَتْ

ابلیس مردود اور سرکش جنات شیطنت کرنیوالے ف۲ اور گرز مارے آگ کے

نُجُومُ النَّيِّرَانِ كُلُّ رَجِيمٍ فِي حَالِ مَرْقَاهُ ۔ وَتَذَلَّلَتْ

ستاروں نے ہر ایک مردود کو آسمان پر چڑھنے کے وقت ، اور جھک پڑے

اِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْجُمُ الزُّهْرِيَّةُ ،

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ستارے چمکتے ہوئے عہ

وَاسْتَنَارَتْ بِنُورِهَا وِهَادُ الْحَرَمِ وَرُبَاهُ ۔ وَخَرَجَ

اور روشن ہو گئی ان ہی تاروں سے حرم شریف کے نیچے کی زمین اور اونچے ٹیلے اور نکلا

مَعَهُ نُورٌ اَضَآءَ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ الْقَيْصَرِيَّةُ ۔

آپ کے پیدا ہونے کے وقت ایک نور کہ روشن ہوئے اس سے بادشاہی محل شام کے

فَرَاَهَا مَنْ بِبِطَاحِ مَكَّةَ دَارُهُ وَمَعْنَاهُ ۔ وَ

پس دیکھا اُن کو اُن لوگوں نے اپنے گھروں سے جو مکہ کے نالوں میں گھر بنا کر رہتے تھے باہر اور اندر رہنے والوں نے ف۳

اِنْصَدَعَ الْاَيْوَانُ بِالْمَدَائِنِ الْكِسْرَوِيَّةِ ۔

ڈھے پڑے محل شہر مدائن میں بادشاہ کسریٰ کے

اور مکانوں اور ٹلکوں تک کے حجاب مثل شیشے کے صاف ہو گئے ہر ایک عمارت دور دراز منزلوں کی اس نور پاک کی روشنی میں ہر کسی کو دکھائی دینے لگی، یہ بھی معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عجیب وغریب ہوا کہ کسی رسول کو اس معجزے میں شرکت نہیں ہوئی، یہ خاص آپ ہی کیواسطے ہوا ۱۲ منہ عہ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق دیدار میں تارے آسمان سے زمین کی طرف لٹک پڑے تھے، چنانچہ آپ کی پھوپھی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے وقت تارے آسمان سے زمین کی طرف اتنا جھک آئے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے کے اشتیاق میں کہ مجھے معلوم ہوتا تھا کہ تارے میرے

Marfat.com

اَلَّذِیْ رَفَعَ اَنُوْشِیْرَوَانُ سَمْکَہٗ وَسَوَّاہُ + وَسَقَطَ

اور وہ محل دیوانخانے کا کہ اُونچا اور مضبوط بنوایا تھا نوشیرواں بادشاہ فارس نے اپنی بادشاہی میں اُسکی بناکو

اَرْبَعَ عَشَرَۃَ مِنْ شُرُفَاتِہِ الْعُلْوِیَّۃِ + وَکَسُرَ

اور گر پڑے چودہ ۱۴ کنگورے بہت اونچے بلندی سے اسی مکان کی ف۱ اور ہل چل پڑ گئی

مُلْکُ سَرِیْرِ کِسْرٰی لِھَوْلِ مَآ اَصَابَہٗ وَعَرَاہُ + وَ

بادشاہ کسریٰ کے ملک و سلطنت میں نبوت کی ہیبت سے ڈر کے مارے ، اور

خَمِدَتِ النِّیْرَانُ الْمَعْبُوْدَۃُ بِالْمَسَالِکِ الْفَارِسِیَّۃِ

بجھ گئی آگ جو پوجی جاتی تھی شہروں میں ملک فارس کے ف۲

لِطُلُوْعِ بَدْرِہِ السُّنَیْرِ وَاِشْرَاقِ مُحَیَّاہُ + وَ

آپؐ کے روشن چاند نکلنے سے اور آپؐ کے چہرے کی روشنی سے ، اور

غَاضَتْ بُحَیْرَۃُ سَاوَۃَ وَکَانَتْ بَیْنَ ھَمَدَانَ

سوکھ گئی ندی ساوہ جو کہ بہتی تھی درمیان میں ہمدان

وَقُمَّ مِنْ بِلَادِ الْعَجَمِیَّۃِ ؕ وَجَفَّتْ اَنْ کَفَّ

اور قم کے عجم کے شہروں میں ، اور سوکھ گئی اس طرح کہ گویا کسی نے بند کر د

وَاَلْفُ مُوْجِھَا الثَّجَّاجِ یَنَابِیْعُ ھَاتِیْکَ الْسِیَا

اندر زمین کے گھس کر اُسی بہتی ہوئی نہر کے سوتوں کو پانی کے ف۳

ف۱ یہ اشارہ اس طرف ہے کہ نوشیرواں کے گھرانے میں کل چودہ سلاطین بادشاہت کریں گے سو ایسا ہی ہوا بعد اس کے حضرت عمر فاروق عادل رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں فتح ہو کر اسلام کے تصرف میں آیا ۱۲ منہ ف۲ یعنی آتش پرست اس آگ کو ہزار برس سے پوجتے تھے اور وہ آگ اتنی مدت سے کبھی بجھی نہ تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہوتے ہی وہ آگ آتش پرستوں کی خود بخود فوراً بجھ گئی گویا ہزاروں مشکیں پانی کی اس پر پڑ گئیں ۱۲ منہ ف۳ ملک عجم میں ہمدان اور قم دو شہر مشہور ہیں ان کے بیچ میں ساوہ نام ایک ندی ہزار برس سے بہتی تھی ملک کے کے قریب علاقۂ خراسان میں جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تو وہ ندی خود بخود سوکھ گئی کہ ایک بوند بھی پانی کی اس میں نہ رہی یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ دریا کفر اور شرک کے سوکھ جائیں گے ۱۲ منہ

Marfat.com

وَفَاضَ وَادِیْ سَمَاوَۃَ وَھِیَ مَفَازَۃٌ فِیْ فَلَاۃٍ

اور بہہ نکلی ندی سماوہ کی اور یہی سماوہ ایک پٹڑ میدان ہے بستی

وَّبَرِیَّۃَ + لَمْ یَکُنْ بِھَا قَبْلُ مَآءٌ یَّنْقَعُ لِلظَّمْاٰنِ

اور صحرا کے بیچ میں نہ تھا اس میں پہلے اتنا سا بھی پانی کہ پیاسے کا

اللُّھَاۃُ ۔ وَکَانَ مَوْلِدُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حلق تک تر ہو ف اور تھی پیدائش حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ بِالْمَوْضِعِ الْمَعْرُوْفِ بِالْعَرَاصِ

وسلم کی اس جگہ پر جو مشہور ہے زمینوں میں

اَلْمَکِّیَّۃَ + وَالْبَلَدُ الَّذِیْ لَا یُعْضَدُ شَجَرُہٗ

مکۂ معظمہ کی + اور اس شہر میں کہ حضرتؐ کی پیدائش ہوئی نہیں کاٹا جاتا درخت اس جگہ کا

وَلَا یُخْتَلٰی خَلَاہُ ۔ وَاخْتُلِفَ فِیْ عَامِ

اور نہیں اکھاڑی جاتی گھاس وہاں کی ۔ اور اختلاف ہے آپؐ کی پیدائش

وِلَادَتِہٖ وَفِیْ شَھْرِھَا وَیَوْمِھَا عَلٰی اَقْوَالٍ

ہونے کے سال میں اور مہینے میں اور دن میں اس بات پر بہت قول

اَلْعُلَمَآءِ مَرْوِیَّۃٌ ۔ وَالرَّاجِحُ اَنَّھَا قَبْلُ

عالموں سے روایت کئے گئے ہیں ۔ اور غالب بات یہ ہے کہ حضرتؐ کی پیدائش نور کے

ف ایک بڑا پٹڑ میدان تھا، مسافروں کو وہاں پانی کی بڑی تکلیف ہوتی تھی یہانتک کہ کسی پیاسے کو ایک بوند بھی پانی کی نہ ملتی تھی جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے، ایک چشمہ پانی کا بہت نفیس صاف اس میدان میں بہہ نکلا، اور بعضے آدمی کہتے ہیں کہ یہ چشمہ پہلے بھی کسی زمانے میں جاری تھا مگر اب ایک مدت سے خشک ہوگیا تھا کہ ایک بوند پانی کی باقی نہ رہی تھی ولادت شریف کے وقت سے پھر جاری ہوگیا، اس بات سے یہ تراوش ہے کہ دریائے حق دین اسلام فیضان محمدیؐ کے جاری ہونگے سو حق سبحانہٗ تعالیٰ جل شانہٗ نے ویسا ہی کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

فَجَرِیَوْمَ الْاِثْنَیْنِ ثَانِیْ عَشَرَ رَبِیْعُ الْاَوَّلِ

ترجمہ پیر کے دن بارھویں تاریخ بارہ ربیع الاول کے مہینے میں

مِنْ عَامِ الْفِیْلِ الَّذِیْ صَدَّہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

آخر سال فیل سے ہوئی وہ سال فیل کہ دُور کیا حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے بلائے اصحاب فیل کو

عَنِ الْحَرَمِ وَحَمَاہُ شِعْرُ

حرم مکہ شریف سے اور بچایا اُس کو اُن کی آفت سے ف بیت

عَطِّرِ اللّٰھُمَّ قَبْرَہُ الْکَرِیْمَ + بِعَرْفِ شَذًی مِّنْ صَلٰوۃٍ وَّتَسْلِیْمِ

الٰہی قبر احمد کو سراسر تُو کر اپنے عطر رحمت سے معطر

ھٰذَا اذْکُرُ الرَّضَاعَۃَ الشَّرِیْفَۃَ عَلَیْہِ السَّلَامُ

یہ بیان ہے حضرتؐ کے دُودھ پینے کا اُن پر دُرود اور سلام

وَاَرْضَعَتْہُ اُمُّہٗ اَیَّامًا ثُمَّ اَرْضَعَتْہُ ثُوَیْبَۃُ

اور دودھ پلایا حضرتؐ کو آپؐ کی ماں نے کئی دن اور پھر دُودھ پلایا آپ کو ثویبہ نے

الْاَسْلَمِیَّۃُ : اَلَّتِیْ اَعْتَقَھَا اَبُوْلَھَبٍ حِیْنَ اَتَتْہُ

جو قبیلۂ بنی اسلم سے تھی اسی ثویبہ کو آزاد کیا تھا ابولہب نے جس وقت آئی اُس کے پاس

عِنْدَ مِیْلَادِہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ بِبُشْرَاہُ

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے کی خوشخبری لیکر

فا یعنی تاریخ مکہ وغیرہ میں تیئس ۲۳ اقوال اختلاف کے لکھے ہیں اور تحقیق یہ ہے کہ چھ ہزار تیئالیس ۶۰۴۳ سال عہد حضرت آدم علیہ السلام سے، اور نو سو نو زمانۂ اسکندر سے اور سنہ پانچسو اٹھتر ہجری شریف لیجانے آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اور ستر برس کے بعد نوشیرواں بادشاہ عادل کے جلوس سے اور اخیر سال عام فیل کے ماہ مفصل ربیع الاول کی بارھویں تاریخ دوشنبہ کے دن صبح صادق کیوقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش ہوئی اور سب پیغمبروں کی پیدائش کا یہی وقت صبح صادق ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کی برکت سے اس ساعت کو بھی شرف حاصل ہوگیا مگر ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی بات سے شرف اور بڑائی حاصل نہیں ہوئی اور جو کچھ بزرگی حاصل ہوئی تو محض خداوند کریم کی عنایت سے ہوئی اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے بلائے اصحاب فیل کو دُور کیا، اور حرم مکہ شریف کو اُنکی آفت سے بچا لیا،

یہ قصہ اصحاب فیل کا سورۂ شریفہ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ میں مفصل مذکور ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

فَأَرْضَعَتْهُ مَعَ ابْنِهَا مَسْرُوحٍ وَّأَبِي سَلَمَةَ وَهِيَ

پس دودھ پلایا ثویبہ نے ساتھ اپنے بیٹے مسروح اور ابی سلمہ کے اور تھی ثویبہ

بِهِ حَفِيَّةٌ ؛ وَأَرْضَعَتْ قَبْلَهُ حَمْزَةَ الَّذِي

آپ پر بہت مہربان ف اور دودھ پلایا ثویبہ نے حضرت سے پہلے حمزہؓ کو جن کی

حُمِدَ فِي نُصْرَةِ الدِّيْنِ سَرَاهُ ؛ وَكَانَ عَلَيْهِ

تعریف ہے دین کے کاموں میں مدد کرنے کی اور حضرت صلے اللہ علیہ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَبْعَثُ إِلَيْهَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ

وآلہ وسلم ہمیشہ بعد ہجرت کے مدینۂ منورہ سے بھیجتے رہے ثویبہ کے لئے

بِصِلَةٍ وَّكِسْوَةٍ هِيَ بِهَا حَرِيَّةٌ ؛ إِلٰى أَنْ أَوْرَدَ

انعام اور خلعت اُس کی لیاقت کے موافق اُس دم تک کہ اتارا

هَيْكَلَهَا رَائِدُ الْمَنُوْنِ الضَّرِيْحُ وَوَارَاهُ ؛

اُس کی میّت کو طالب موت نے قبر میں اور دفن کیا اُس کو

قِيْلَ مَاتَتْ عَلٰى دِيْنِ قَوْمِهَا الْفِئَةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَ

کہنے والے کہتے ہیں کہ ثویبہ اپنی قوم کے دین جاہلیت پر مری اور

قِيْلَ أَسْلَمَتْ أَثْبَتَ الْخِلَافَ ابْنُ مَنْدَةَ

بعضے کہتے ہیں کہ ثویبہ اسلام لائی تھی ثابت کیا اس بات کے خلاف کو ابن مندہ نے

ف یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ابولہب کی ثویبہ خادمہ تھی مثل جاریہ کے نہایت عقلمند اور ہوشیار تھی جب حضرتؐ پیدا ہوئے تو ثویبہ نے ابولہب کو مبارکباد کے ساتھ خوشخبری سنائی کہ تمہارے گھر بھتیجا پیدا ہوا جو سورج ہے دن کا اور چاند ہے چودھویں رات کا اور حضرتؐ کی بہت سی خوبیاں بیان کیں ابولہب اس مژدہ کو سنکر نہایت شاد ہوا اور خوش ہوکر ثویبہ سے کہا آج تو نے مجھ کو بڑی خوشخبری سنائی ہے میں نے تجھ کو آزاد کیا اب اگر تیرا دل چاہے تو تو ہی ہمارے اس لڑکے کو دودھ پلا اچھی طرح تجھ کو تیرا محنتانہ دیا جائے گا الغرض ثویبہ نے آزاد ہوکر حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دودھ پلایا، اُس وقت میں مسروح و ابی سلمہ بن الاسدی المخزومی ثویبہ کی گود میں تھے۔ ۱۲۔ منہ۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

Marfat.com

وَحَكَاهُ ؛ ثُمَّ اَرْضَعَتْهُ الْفَتَاةُ حَلِيْمَةُ السَّعْدِيَّةُ

اور ثقہ راویوں نے روایت کی ف۱ بعد اس کے دودھ پلایا آپ کو جوان عورت حلیمہ سعدیہؓ نے ف۲

وَكَانَ قَدْ رَدَّ كُلٌّ مِّنَ الْقَوْمِ ثَدْيَهَا لِفَقْرِهَا

اور حلیمہؓ کو پھیر دیا تھا سب قوم اہل مکہ نے بسبب اُن کی محتاجی کے

وَاَبَاهُ ؛ فَاَخْصَبَ عَيْشُهَا بَعْدَ الْمَحْلِ قَبْلَ

اور انکار کیا اُن سے دودھ پلوانے کا ف۳ پس خوشحال عیش ہوگیا حلیمہؓ کو اسی دن پہلے

الْعَشِيَّةِ ؛ وَدَرَّ ثَدْيَاهَا بِدَرِّ دَرٍّ اَلْبَنَهُ الْيَمِيْنُ

شام ہونے سے ف۴ اور ٹپکنے لگا اچھی طرح دودھ دونوں چھاتیوں سے حلیمہؓ کی اور پلایا حضرتؐ کو دودھ

مِنْهُمَا وَاَلْبَنَ الْاٰخَرَ اَخَاهُ ؛ وَاَصْبَحَتْ بَعْدَ

دائیں چھاتی کا اور بائیں چھاتی آپ کے بھائی رضاعی کو، اور موٹی ہوگئیں بعد

الْهُزَالِ وَالْفَقْرِ غَنِيَّةً ؛ وَسَمِنَتِ الشَّارِفُ

دُبلاپے کے حلیمہؓ اور بعد محتاجی کے مالدار ف۵ اور موٹے ہوگئے چرند جانور

لَدَيْهَا وَالشِّيَاهُ ؛ وَانْجَابَ عَنْ جَانِبِهَا كُلُّ

اور اونٹنی وغیرہ اور بکریاں اُن کے پڑوسیوں تک کی، اور دور دفع ہوگئی حلیمہؓ کی ساری

مُلِمَّةٍ وَّرَزِيَّةٍ ؛ وَطَرَّزَ السَّعْدُ بُرْدَ عَيْشِهَا

تکلیف اور مصیبت ہر طرح کی ف۶ اور خوب رنگ آمیزی کی قبیلہ سعد نے اپنے عیش

ف۱ ابن مندہ بڑے ثقہ راوی ہیں اُنھوں نے اس بات کی تحقیق میں لکھا ہے کہ مرنا ثویبہ کا دین اسلام پر ایمان کیساتھ ثابت ہے اور دین جاہلیت یعنی کفر پر مرنا ثویبہ کا ہرگز ثابت نہیں، علاوہ اسکے اگر ثویبہ آزاد نہ ہوتی تو حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کا دودھ ہرگز نہ پیتے یہ بڑی دلیل اسکی آزادی اور ثبوت ایمان اور اسلام کی ہے کہ وہ بیشک دین حق پر مسلمان ہوکر وقت فتح خیبر کے ہجری کے ساتویں برس مریں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۱۲ منہ

ف۲ یعنی حلیمہ سعدیہؓ جوان تھیں اور ثویبہ بوڑھی تھیں ۱۲ منہ ف۳ حال خلاصہ حلیمہ سعدیہؓ کا یہ ہے کہ پہلے بہت غریب و محتاج تھیں بنی سعد نے اُن سے کہا کہ تم مکہ کی طرف ہمارے ساتھ نہ جاؤ یہ حال تمہارا کثیف دیکھ کر کوئی تم سے اپنے لڑکے کو دودھ نہ پلوائے گا اس باعث سے تمہارا جانا ہمارے ساتھ مکہ کو بیفائدہ ہے، حلیمہؓ نے قوم کو جواب دیا کہ تقدیر میں جو ہو سو ہو حق سبحانہ تعالیٰ جل شانہ پر بھروسہ کرکے میں بھی چلتی ہوں الحاصل حلیمہ سعدیہؓ قبیلہ بنی اسد کے قافلے کیساتھ مکہ میں آئیں اور سب شیردار عورتوں نے امیروں اور رئیسوں کے لڑکوں کو لے لیا اور حلیمہؓ کو محتاج دیکھ کر کسی نے اپنے لڑکے کو نہ دیا یہ نہایت مایوس ہوئیں پھر عبدالمطلب حضرتؐ کے دادا سے ملاقات ہوئی وہ حلیمہؓ کو اپنے گھر لے آئے اور حضرتؐ کو اُنکے سپرد کیا وہ حضرتؐ کو دودھ پلانے کیواسطے اپنے گھر لے گئیں، حق سبحانہ تعالیٰ جل شانہ نے حضرت صلعم کے قدم مبارک کی برکت سے حلیمہ سعدیہؓ کو بہت سی فلاح اور کشایش عنایت فرمائی۔ ۱۲ منہ

ف۴ اس مقام پر شام کا مبالغہ معلوم ہوتا ہے جیسے بعض لوگ بول اُٹھتے ہیں کہ یہ شخص ابھی غریب محتاج تھا اور ابھی مالدار ہوگیا، اور حلیمہؓ کیونکر نہ مالدار ہوجاتیں کہ جنھوں نے دین و دنیا کے بادشاہ کو اپنا کرلیا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ حضرتؐ کی برکت سے حلیمہؓ کو بہت جلد ہر طرح کی آسودگی حاصل ہوگئی اور ظاہر میں بھی حضرت عبدالمطلب نے خرچ راہ کیواسطے اسیوقت کسی قدر زر نقد دیا ۱۲ منہ

ف۵ یعنی حلیمہ سعدیہؓ پر فقط منحصر نہیں ہے بلکہ تمام قبیلہ بنی سعد حضرتؐ کے قدم مبارک کی برکت سے مالدار ہوگئے گویا سراپا عیش کی چادروں میں غرق ہوگئے ۱۲ منہ ف۶ یعنی حلیمہ سعدیہؓ کی بلکہ تمام قبیلہ بنی سعد کی بلکہ ان کے تمام جانور چوپائے اونٹ اور بکریاں وغیرہ سب کے سب فربہ اور موٹے تازے ہوگئے اور اُنکی قوم ہر طرح عیش و آرام سے بسر کرنے لگی کسی کو کسی طرح کی تکلیف باقی نہ رہی۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

اَلْهَنِیْ وَوَشَاهُ شِعْرُ عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْکَرِیْمَ

و خوشی کی چادر کو اور زیبایش کی، بہت اچھی قبر احمدؐ کو سراسر

بِعَرْفِ شَذِیٍّ مِّنْ صَلٰوةٍ وَّتَسْلِیْمِ

کر اپنے عطر رحمت سے معطر

هٰذَا ذِکْرُ شَبَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

یہ بیان ہے بڑھنے کا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے

وَکَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَشِبُّ فِی الْیَوْمِ

اور حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک دن میں اتنا بڑھتے تھے

شَبَابَ الصَّبِیِّ فِی الشَّهْرِ بِعِنَایَةٍ رَبَّانِیَّةٍ

جتنا اور لڑکے ایک مہینے میں بڑھتے ہیں عنایت سے رَبُّ العالمین کے

فَقَامَ عَلٰی قَدَمَیْهِ فِیْ ثَلٰثٍ وَّمَشٰی فِیْ خَمْسٍ

پس کھڑے ہونے لگے آپ اپنے پاؤں سے تیسرے مہینے اور چلنے لگے پانچویں مہینے پاؤں پاؤں

وَّقُوِیَتْ فِیْ تِسْعٍ مِّنَ الشُّهُوْرِ بِفَصِیْحِ النُّطْقِ

اور طاقت ہوگئی نویں مہینے صاف صاف باتیں کرنے کی

قُوَاهُ وَشَقَّ الْمَلَکَانِ صَدْرَهُ الشَّرِیْفَ

اپنی قوت سے فل اور پھاڑا دو فرشتوں نے آپ کے سینۂ مبارک کو

فا یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نویں مہینے کھلی زبان سے بفصاحت تمام قوم سے باتیں کرنے لگے ابتدا کی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ

جیسے لڑکوں کی زبان میں لکنت ہوتی ہے حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زبان میں نہ تھی، اور کبھی تتلا کر اور ہکلا کر آپ نے بات نہیں کی ۱۲ منہ

Marfat.com

لَدَيْهَا وَاَخْرَجَا مِنْهُ عَلَقَةً دَمَوِيَّةً + وَاَزَالَا

نزدیک حلیمہؓ کے اور نکالی اس میں سے ایک پھٹکی خون کی اور دُور ۔ نکال پھینکا

مِنْهُ حَظَّ الشَّيْطَانِ وَبِالثَّلْجِ غَسَلَاهُ + وَ

اس میں سے حصہ شیطان کا اور سینۂ مبارک کو برف کے پانی سے دھویا اور

مَلَأَهُ حِكْمَةً وَمَعَانِيَ اِيْمَانِيَّةً ؛ ثُمَّ خَاطَاهُ

بھر دیا اُس کو حکمت اور ایمان کی باتوں سے ف۱ پھر سی دیا اُس کو

وَبِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ خَتَمَاهُ وَوَزَنَاهُ فَرَجَحَ بِاَلْفٍ

اور ساتھ مہر نبوت کے نشان کر دیا اس پر ف۲ اور تولا دونوں فرشتوں نے آپؐ کو تو آپؐ بھاری ہوئے

مِّنْ اُمَّتِهٖ اُمَّةَ الْخَيْرِيَّةِ + وَنَشَأَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ

ہزار آدمیوں پر اُمّت نیک بخت اپنی سے ، اور بڑھے حضرت صلے اللہ

وَالسَّلَامُ عَلٰى اَكْمَلِ الْاَوْصَافِ مِنْ حَالٍ

علیہ وآلہ وسلم بہتر کامل تر صفتوں پر اپنے

صِبَاهُ + ثُمَّ رَدَّتْهُ اِلٰى اُمِّهٖ وَهِيَ بِهٖ غَيْرُ

لڑکپن سے ف۳ پھر آپ کو پھیر لائیں حلیمہؓ آپ کی والدہ کے پاس اور حلیمہؓ کا جی نہ چاہتا تھا

سَخِيَّةٍ + حَذْرًا مِّنْ اَنْ يُّصَابَ بِمُصَابٍ

پھیر لانے کو ، مگر ڈرتی تھیں اس بات سے کہ خدانخواستہ پہونچے آپ کو

ف۱ یہ بیان ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرح صدر کا مشیتِ الٰہی سے چار مرتبہ آپؐ کا سینۂ مبارک چاک کیا گیا جناب تقدس مآب امام العلماء مولٰنا و مرشدنا نے رسالۂ مولود شریف مسمّٰی خدا کی نعمت میں اس کی تفصیل مفصل تفسیر فتح العزیز سورۂ الم نشرح سے لکھی ہے اور وجوہات چاروں مرتبہ سینہ چاک ہونے کی خلاصہ تحریر فرمائے ہیں جس کو شوق ہو بخوبی تمام دیکھ لے، خلاصہ یہ کہ حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سینۂ مبارک چاک کرکے ایک پھٹکی خونِ سیاہ کی اُس میں سے نکال کر فرشتے نے پھینک دی اور کہا کہ یہی تھا حصہ شیطان کا تجھ سے اے دوست اللہ کے یعنی وسوسۂ شیطانی آدمی کے دل میں اسی باعث سے آتا ہے۔ ۱۲ منہ رحمہ

ف۲ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مبارک کو پھر اسکی جگہ پر رکھ دیا اور سینے کے دونوں کو اڑیاں ملاکر اُس کے اوپر ہاتھ جو پھیرا تو سینہ جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا اور حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دردِ الم بالکل کچھ نہ معلوم ہوا مگر ایک خط باریک سینے سے ناف تک ہمیشہ معلوم ہوا کیا۔ ۱۲ منہ رحمہ۔ ف۳ یعنی بچپنے سے آپؐ ہمیشہ اچھی ہی صحبت میں بیٹھا کئے اور بزرگی پائی۔ ۱۲ منہ رحمہ۔

Marfat.com

حَادِثِ تَخْشَاہُ + وَوَفَدَتْ عَلَیْہِ حَلِیْمَۃُ

تکلیف یہی خون تھا ف۱ اور آئیں حلیمہؓ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس

فِیْ اَیَّامِ خَدِیْجَۃَ السَّیِّدَۃِ الْوَضِیَّہ +

زمانۂ حضرت خدیجہؓ میں جو سردار تھیں نیک بخت بیبیوں کی ف۲

فَحَبَاھَا مِنْ حِبَائِہِ الْوَافِرِ بِجَبَاہُ + وَقَدِمَتْ

پس دیا حضرت نے ان کو اپنی بخشش بیحد سے جو کچھ دیا اور دوسری بار آئیں حلیمہ سعدیہؓ

عَلَیْہِ یَوْمَ حُنَیْنٍ فَقَامَ اِلَیْھَا وَاَخَذَتْہُ

حضرت کے پاس جنگ حنین کے دن ف۳ پس کھڑے ہو گئے آپ اُن کی تعظیم کے لئے اور حاصل ہوئی آپ کو

الْاَرِیْحِیَّہُ + وَبَسَطَ لَھَا مِنْ رِدَآئِہِ الشَّرِیْفِ

خوشی ، اور بچھایا اُن کے لئے آپؐ نے اپنی چادر مبارک کو

بِسَاطَ بِرِّہٖ وَنَدَاہُ + وَالصَّحِیْحُ اَنَّھَآ اَسْلَمَتْ

بچھونا احسان اور بخشش اپنی کا، اور تحقیق بات یہ ہے کہ مسلمان ہوئیں حلیمہؓ

مَعَ زَوْجِھَا وَالْبَنِیْنَ وَالذُّرِّیَّہ + وَقَدْ عَدَّھُمَا

اپنے خاوند اور لڑکوں اور کل اولاد سمیت ، اور بیشک

فِی الصَّحَابَۃِ ؓ جَمْعٌ مِّنْ ثِقَاتِ الرُّوَاۃِ

شمار کیا ان دونوں کو صحابہؓ میں ایک گروہ نے ثقہ راویوں میں سے ف۴

ف۱ یعنی حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے جدا کرنے کو حلیمہؓ کا دل نہیں چاہتا تھا جب سانحہ شرح صدر کا گذرا تو حلیمہؓ گھبرائیں اور آگے کو ڈریں کہ خدا جانے اب کیا حادثہ گذرے اس باعث سے آپؐ کو مکۂ معظمہ میں آپؐ کی والدہ کے پاس لے آئیں اور آپؐ کے دادا عبدالمطلب کے سپرد کیا انھوں نے حلیمہؓ کو جو کچھ انعام دینا تھا خاطر خواہ دیا اور راضی کر کے انکو رخصت کیا ۱۲ منہ

ف۲ یعنی جب آپؐ اُم المومنین خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصیؓ سے نکاح کر چکے تھے اُس وقت حلیمہ سعدیہؓ آپؐ کے پاس ملاقات کو آئیں تو آپؐ نے اُن کو بہت سا انعام واکرام دیا، اور حضرت خدیجہؓ بھی اُن سے بہت محبت کے ساتھ پیش آئیں، چالیس بکریاں اور کئی اونٹنیاں ان کو دیں اور بہت اُن کی خاطر اور تواضع کی ۱۲ منہ

ف۳ حنین ایک مقام ہے مکہ اور طائف کے بیچ میں، مکۂ معظمہ سے نو میل پر، حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کفار نے وہاں سخت لڑائی کی تھی قرآن کی تفسیروں میں ہر لڑائی کا قصہ مفصل لکھا ہے اور حنین کا بھی ۱۲ منہ

ف۴ اور حلیمہ سعدیہ (رضی اللہ عنہا) کو بہت بڑا شرف حاصل ہوا کہ وہ اور اُن کے شوہر حارث ابن العزیٰ اور اُن کے چار بیٹے تھے عبداللہ اور حمزہ اور رقیہ اور امیہ غرض یہ سب کے سب مشرف بہ اسلام ہوئے، چنانچہ ثقہ راویوں نے حلیمہ سعدیہؓ اور اُن کے شوہر اور اُن کی اولاد کو حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اصحابوں میں شمار کیا ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

شعر عَطِّرِ اللّٰھُمَّ قَبْرَہُ الْکَرِیْمَ

بیت الٰہی قبر احمدؐ کو سراسر

بِعَرْفٍ شَذِیٍّ مِّنْ صَلٰوۃٍ وَّتَسْلِیْمٍ

کر اپنے عطر رحمت سے معطر

ھٰذَا ذِکْرُ وَفَاتِ اُمِّہٖ عَلَیْہِ الثَّنَاءُ وَالتَّحِیَّاتُ

یہ بیان ہے حضرتؐ کی والدۂ ماجدہ کی وفات کا اُن پر دُرود و سلام

وَلَمَّا بَلَغَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ سِنِیْنَ

اور جب پہونچے حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) چار برس کے سن شریف کو

خَرَجَتْ بِہٖ اُمُّہٗ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ النَّبَوِیَّۃِ ثُمَّ

تو لے آئیں آپ کو آپ کی والدۂ شریفہ، مدینۂ منورہ کی طرف ف۱ پھر جب

عَادَتْ فَوَافَتْھَا بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِشِعْبِ الْحَجُوْنِ

وہاں سے پھریں تو آ پہونچی اُن کی موت مقام ابوا میں یا حجون کی راہوں میں

اَلْوَفَاۃُ ۔ فَحَمَلَتْہُ حَاضِنَتُہٗ اُمُّ اَیْمَنَ

وفات پائی انھوں نے ف۲ پس اُٹھالیا آپ کو آپ کی دائی اُمِّ ایمنؓ

اَلْحَبَشِیَّۃُ + اَلَّتِیْ زَوَّجَھَا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

حبشیہ نے ،، اُمِّ ایمنؓ جن کا نکاح کردیا حضرت صلی اللہ علیہ

ف۱ یعنی جناب آمنہ خاتون رضہ آپؐ کی والدہ ماجدہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے کنبے والوں کی زیارت کے واسطے لے گئی تھیں کہ وہ لوگ میرے رشتے ناتے والے حضرتؐ کو دیکھ کر مشرف ہوں مہینہ بھر وہاں رہیں ۱۲ منہ۔ ف۲ یعنی جب وہاں سے پھریں تو مقام ابوا میں پہونچکر قبیلۂ بنی نجار میں وفات پائی وہ جگہ وادی تہامہ سے ملی ہوئی ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور بعضوں کے نزدیک ابوا ایک قریہ ہے فرع کے قریب مدینۂ منورہ سے تیس کوس پر اور بعضے کہتے ہیں کوہِ حجون کے بیچ میں ایک راہ ہے وہاں ایک گاؤں واقع ہوا ہے اُس کو ابوا کہتے ہیں وہیں پر جناب آمنہ خاتونؓ نے وفات پائی، اسی جگہ ان کا مقبرہ موجود ہے ۱۲ منہ۔ ف۳ یعنی اُمِّ ایمنؓ حضرت عبداللہ والد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی کنیز تھیں (آزاد) حضرتؐ کی محبت سے وہ جناب آمنہ خاتونؓ کے ہمراہ گئی تھیں جب حضرت آمنہ خاتونؓ کی وفات ہوئی تو اُمِّ ایمنؓ اپنے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ میں لے آئیں اور حضرت عبدالمطلب کے سپرد کیا ۱۲ منہ

Marfat.com

وَالسَّلَامُ بَعْدُ مِنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَاهُ ۞

وآلہ وسلم نے اُس کے بعد زید بن حارثہؓ اپنے غلام آزاد کئے ہوئے سے ف۱

وَاَدْخَلَتْهُ عَلٰى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَضَمَّهُ اِلَيْهِ

اور داخل ہوئیں اُمِ ایمنؓ آپؐ کو لیکر آپؐ کے دادا عبدالمطلب کے پاس پس پیار کیا گلے لگایا آپؐ کو

وَرَقَّ لَهُ وَاَعْلٰى رُقِيَّهُ ۞ وَقَالَ اِنَّ لِابْنِيْ

اور غمگین ہوئے اور آپ کی بڑی بزرگی کی ف۲ اور کہا بیشک میرے اس پوتے کی

هٰذَا لَشَانًا عَظِيْمًا فَبَخٍّ بَخٍّ لِمَنْ وَّقَّرَهُ وَ

بڑی شان ہوگی پس کیا اچھی خوشی کی بات ہے اُس کے لئے جو تعظیم کرے اس کی اور

وَالَاهُ ۞ وَلَمْ تَشْكُ فِيْ صِبَاهُ جُوْعًا وَّلَا

محبت کرے اس سے اور کبھی لڑکپن میں بھی نہ شکایت کی بھوک اور

عَطَشًا قَطُّ نَفْسُهُ الْاَبِيَّهُ ۞ وَكَثِيْرًا مَّا غَذَيْ

پیاس کی ہرگز آپ کے نفس انکار کرنے والے نے اور بہت ایسا ہوا کہ آپ کو بھوک لگی اور کھانے کی

فَاغْتَذَيْ بِمَآءِ زَمْزَمَ فَاَشْبَعَهُ وَاَرْوَاهُ ۞

خواہش ہوئی تو کھانا نہ کھایا فقط زمزم کا پانی پی لیتے اس سے سیری اور تازگی ہوجاتی

وَلَمَّا اُنِيْخَتْ بِفِنَآءِ جَدِّهٖ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

اور جب بٹھائے گئے آپؐ کے دادا عبدالمطلب کی فنا کے واسطے

ف۱ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جوان ہوئے اور جناب خدیجۃ الکبریٰؓ سے نکاح کر چکے تو بعد اس کے عبید الحبشی زید جو بنی حارث سے تھے اُنکے ساتھ اُمِ ایمنؓ کا نکاح کر دیا اور یہ وہ زید ہیں جن کا نکاح حضرت زینبؓ سے بھی ہوا تھا جن کا ذکر قرآن مجید میں حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے فلما قضیٰ زیدٌ منہا وطرًا زوجنا کہا پھر اُن سے ایمن پیدا ہوا اور مرتبہ اُمِ ایمن کا یہ ہوا کہ حضرتؐ مکہ سے ہجرت کر کے چلے گئے تو اُمِ ایمنؓ تنہا ہجرت کی حضرتؐ کے پاس مدینہ کو گرمی کے دنوں میں پیادہ پا گئیں، راہ میں گرمی کی شدت سے اُن کو بہت پیاس معلوم ہوئی اور پانی وہاں کہیں نہ تھا حق سبحانہ تعالیٰ نے اُمِ ایمنؓ کے واسطے آسمان سے ایک پیالہ سفید پانی بھرا ہوا اُتارا وہ پانی اُمِ ایمنؓ نے پیا پھر اُن کو راستے بھر پیاس نہ لگی۔ منہ

ف۲ جناب آمنہ خاتونؓ کے مرنے کی خبر سنکر حضرت عبدالمطلب پہلے بہت غمگین ہوئے اور حضرتؐ کی یتیمی و بیکسی پر روئے، پھر آپ کو گلے لگایا اور خوش ہوئے اور کہا میرے اس پوتے کی بڑی شان و شوکت ہوگی اور کہا جو کوئی میرے اس لڑکے کو دوست رکھے گا وہ ہمیشہ خوش و خرم رہے گا۔ منہ

Marfat.com

مَطَايَا الْمَنِيَّهْ ؛ كَفَلَهٗ عَمُّهٗ اَبُوْطَالِبٍ شَقِيْقُ

اونٹ موت کے ف۱ تو حضرتؐ کی خدمت گذاری کی آپ کے چچا ابوطالب نے جو سگے بڑے بھائی تھے

اَبِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَامَ بِكِفَالَتِهٖ بِعَزْمٍ قَوِيٍّ وَّ

آپ کے باپ عبد اللہ کے ف۲ پس مستعد ہو گئے آپ کی خدمت گذاری کیواسطے مضبوط ارادے اور

هِمَّةٍ وَّحَمِيَّهْ ؛ وَقَدَّمَهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ وَ الْبَنِيْنَ

ہمت اور جوانمردی سے ، اور مقدم رکھا آپ کو اپنی ذات اور اولاد پر

وَرَبَّاهُ ؛ شِعْرُ عَطَّرَ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ ؛

اور پرورش کی آپ کی ف۳ الٰہی قبر احمدؐ کو سراسر

بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِّنْ صَلٰوةٍ وَّتَسْلِيْمِ

کر اپنے عطر رحمت سے معطر

هٰذَا ذِكْرُ الْبُحَيْرَا فِيْ سَفَرِ الشَّامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

یہ بیان ہے آپ کو بحیرا کے پہچاننے کا شام کے سفر میں (علیہ السلام)

وَلَمَّا بَلَغَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً رَّحَلَ بِهٖ عَمُّهٗ

اور جب آپؐ پہونچے بارہ برس کی عمر کو ساتھ لے گئے حضرتؐ کو آپ کے چچا

اَبُوْطَالِبٍ اِلَى الْبِلَادِ الشَّامِيَّهْ ؛ فَعَرَفَهٗ

ابو طالب طرف شام کے شہروں کے پس پہچان لیا آپؐ کو

ف۱ یعنی جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب نے دنیا سے انتقال کیا اُسوقت اُنکی عمر ایک سو چالیس برس کی تھی تو آپ کے چچا ابوطالب یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے باپ نے آپؐ کی خدمت سے سعادت حاصل کی ۔۱۲ منہ

ف۲ ابوطالب اُن کی کنیت ہے اور نام اُن کا عمران ہے اور بعضوں نے عبد مناف جو اُن کا نام لکھا ہے صحیح نہیں ۔۱۲ منہ

ف۳ یعنی اپنی سگی اولاد اور جان سے زیادہ ابوطالب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چاہتے تھے ۱۲ منہ

Marfat.com

ف۱ یعنی بارہ برس کی عمر میں جب آپ نے اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ سفر کیا تو بحیرا نام راہب یعنی انگریزوں کے پادری نے کہ وہ اپنے دین کا بڑا عالم زبردست اور کتابیں آسمانی پڑھے ہوئے توریت و انجیل کا اُس کو بڑا علم تھا حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جو صفتیں اگلی کتابوں اور صحیفوں میں لکھی تھیں وہ سب اُس کو معلوم تھیں، آپ کو دیکھ کر فوراً پہچان لیا، کیونکہ جتنی نشانیاں نبوت و رسالت کی ہوتی ہیں وہ سب آپ میں ظاہر تھیں، اور حلیۂ شریف بھی آپ کا جو کتابوں میں لکھا تھا آپ کو اُس کے مطابق پایا، یہ سب باتیں دیکھ کر بحیرا نے کہا بیشک یہ نبی اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں، اور بڑی نشانی سے مہر نبوت کی آپ کو پہچانا کہ خاتم النبیین، سید المرسلین، شفیع المذنبین یہی ہیں۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنی یہ سجدۂ تعظیمی ہے جو بحکم خدا فرشتوں نے حضرت آدمؑ کو کیا تھا اور اگلے زمانہ میں ماں باپ اور بزرگوں کے واسطے بھی سجدۂ تعظیمی جائز تھا، شریعتِ محمدیؐ کے دور میں منع کیا گیا، اور جبتک قرآن نازل نہیں ہوا تھا حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو درخت اور پتھر اور جانور اور چرند و پرند ذی رُوح اور غیر ذی رُوح سب سجدہ کرتے تھے، اور آپ کی تعظیم بہ جان و دل بجا لاتے، یہ رسم قدیمی ثابت ہے، افسوس اِس زمانہ کے بعض لوگ آدمی تو کہلاتے ہیں اور صورتیں بھی آدمیوں کی سی ہیں مگر حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تعظیم کے واسطے وقت ذکر خاص میلاد شریف قیام کو بدعت کہتے ہیں، سجدہ اور چیز ہے یہ لوگ جانور سے بھی گئے گذرے، اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ پتھر اور درختوں کو سجدہ کرنے سے اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ جو پہاڑ یا درخت آپ کے سامنے آتا وہ کہتا السلام علیک یا رسول اللہ تو گویا آپ کو سلام کرتا تھا یہ سجدہ نہیں، اور یہ بات سب کے نزدیک ظاہر ہے کہ سلام اور چیز ہے اور سجدہ اور چیز، اور سلام تو آپ کے والد حضرت عبداللہ کو بھی مکہ میں پتھروں اور درختوں نے کیا ہے، ہماری مراد سجدہ سے ہے کہ ۲

عہ ف۳ کا حاشیہ صـ۴۲ پر ملاحظہ کیجئے۔

اَلرَّاهِبُ بُحَيْرَا بِمَا حَازَهُ مِنْ وَّصْفِ النُّبُوَّةِ

بحیرا راہب نے بہ سبب ان نشانیوں نبوت کے جو آپ میں

وَحَوَاهُ ۞ وَقَالَ لِعَمِّهِ اِنِّيْ اُرَاهُ سَيِّدَ

موجود تھیں ف۱ اور بحیرا نے کہا آپ کے چچا ابو طالب سے کہ بیشک گمان کرتا ہوں میں حضرت کی ذات میں وہ ٹھیک ہے

الْعٰلَمِيْنَ وَرَسُوْلَ اللّٰهِ وَنَبِيَّهُ ۞ قَدْ سَجَدَ

کو سردار سارے جہان کے اور رسول اللہ کے اور نبی اللہ کے ہیں، مقرر سجدہ کیا

لَهُ الشَّجَرُ وَالْحَجَرُ وَلَا يَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِيٍّ

ان کو درختوں اور پتھروں نے، اور نہیں سجدہ کرتے درخت اور پتھر مگر نبی کریمؐ کو

اَوَّاهُ ۞ وَاِنَّا لَنَجِدُ نَعْتَهُ فِي الْكُتُبِ الْقَدِيْمَةِ

ف۲ اور تحقیق پاتے ہیں ہم اُن کی تعریف اگلی پُرانی

السَّمَاوِيَّةِ ۞ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ

آسمانی کتابوں میں، اور ان کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہر ہے نبوت کی

قَدْ عَمَّهُ النُّوْرُ وَعَلَاهُ ۞ وَاَمَرَ عَمَّهُ

بے شبہ چھا لیا اس کو نور کے اُبھار نے ف۳ اور تاکید سے کہا بحیرا نے آپ کے چچا سے

بِرَدِّهِ اِلٰى مَكَّةَ تَخَوُّفًا عَلَيْهِ مِنْ اَهْلِ

کہ لے جاؤ حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مکہ کی طرف، کیونکہ ڈر ہے

Marfat.com

فا یعنی یہود آپؐ کے قدیم سے دشمن تھے، چنانچہ آپؐ ہی کی عداوت کے سبب آپؐ کے باپ حضرت عبداللہ کے ہمیشہ قتل کی فکر میں رہے، جیسا جناب تقدس مآب مولٰنا مرشدنا نے خدا کی رحمت میں وہب بن زہری کے تذکرہ میں لکھا ہے اس لئے بحیرا نے کہا کہ ایسا نہ ہو کہ یہود آپؐ کو پہچان لیں اور کچھ ایذا دیں۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنی جناب خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا مالدار تھیں اور جوان بیوہ ہوئی تھیں، کوئی ان کا وارث کارگذار امانتدار نہ تھا جو کماتا کھلاتا یا انہی کے مال سے سوداگری کرکے آپ بھی لیتا، اور انہیں بھی نفع دیتا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ

الغرض سوچ سمجھ کے حضرتؐ کو اپنا ساجھی کیا، روپیہ اُن کا اور محنت آپؐ کی، اس پر معاملہ ٹھہرا، اور بصرے کی طرف تجارت کے لئے روانہ ہوئے۔ ۱۲ منہ رح

بقیہ حاشیہ صـ۴۱، ف۳ فہ نبوت حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اجزاء بدن سے ایک چیز تھی اُبھری ہوئی مانند کبوتر کے انڈے کے، صاف شفاف ہمرنگ بدن کے، حدیث میں آیا ہے کہ جتنے پیغمبر گذرے ہیں سب کی علامت نبوت کی داہنے ہاتھ میں تھی، اور ہمارے حضرتؐ کی علامت نبوت کی پیٹھ پر تھی دونوں شانوں کے بیچ میں جس کو مہر نبوت کہتے ہیں و مہر نبوت آپ کی پیٹھ پر ہونے سے نکتہ ہے ختم نبوت کا، جیسے قاعدہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو جب خط لکھتا ہے تو سارا مضمون خط کے اندر لکھ کر تمام کرکے خط بند کرکے لپیٹ کر پشت پر مہر کر دیتا ہے گویا اب کچھ لکھنا پڑھنا نہیں مضمون تمام ہوگیا، اسی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ ہمارے حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر مضمونِ رسالت و نبوت تمام ہوگیا، اور خطِ رسالت کی پشت پر مہر ہوگئی، بعد آپؐ کے اب کوئی نبی نہ ہوگا۔ ۱۲ منہ رح

دِيْنِ الْيَهُوْدِيَّةِ ۞ فَرَجَعَ بِهٖ وَلَمْ يُجَاوِزْ

یہودیوں کا فا پس پھیر لائے ابوطالب حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مکہ کی طرف

مِنَ الشَّامِ الْمُقَدَّسِ بُصْرَاهُ شَعْرٌ

اور شام مقدس میں موضع بصرا کے آگے نہ گئے۔ بیت

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ + بِعَرْفِ شَذِيٍّ مِّنْ صَلٰوةٍ وَّتَسْلِيْمٍ

الٰہی قبر احمدؐ کو سراسر کر اپنے مطیب رحمت سے معطر

وَلَمَّا بَلَغَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَّ

اور جب پہونچے حضرت (صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم) پچیس برس کے

عِشْرِيْنَ سَنَةً سَافَرَ اِلٰى بُصْرٰى فِيْ تِجَارَةٍ

سن شریف کو تو سفر کیا آپؐ نے طرف بصریٰ کے تجارت کے لئے

لِّخَدِيْجَةَ الْفَتِيَّةِ + وَمَعَهٗ غُلَامُهَا مَيْسَرَةُ

حضرت خدیجہؓ کے مال سے جو اُسوقت میں جوان تھیں ف۲ اور تھا آپؐ کے ساتھ خدیجہؓ کا غلام میسرہ نام

يَخْدِمُهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَيَقُوْمُ

خدمت کے واسطے حضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی، اور مستعد رہتا

بِمَا عَنَاهُ + وَنَزَلَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ لَدٰى صَوْمَعَةِ

آپؐ کے حکم ادا کرنے پر، اور اُترے آپؐ سفر میں ایک درخت کے نیچے نزدیک گرجا

Marfat.com

نَسْطُوْرَا رَاهِبِ النَّصْرَانِيَّهْ + فَعَرَفَهٗ اِذَا مَالَ

نسطورا راہب نصرانی کے ف۱ سو پہچان لیا اُس نے آپؐ کو اس باعث سے کہ جُھکا جس وقت

اِلَيْهِ ظِلُّهَا الْوَارِفُ وَاٰوَاهُ + وَقَالَ مَا نَزَلَ

آپؐ کی طرف سایہ اس درخت کا بہت اور جگہ دی اُس نے ف۲ اور کہا کہ نہیں اُترا کوئی

تَحْتَ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ قَطُّ اِلَّا نَبِيٌّ ذُوْ صِفَاتٍ

نیچے اس درخت کے کبھی مگر نبی نیکیوں سے بھرا برائیوں سے

نَقِيَّهْ ۞ وَرَسُوْلٌ قَدْ خَصَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

پاک ، اور رسولؐ کہ خاص کر لیا اُس کو اللہ تعالیٰ نے

بِالْفَضَائِلِ وَحَبَاهُ + ثُمَّ قَالَ لِمَيْسَرَةَ

ساتھ بزرگیوں کے اور اس کو عنایت کی رسالت ف۳ پھر کہا نسطورا نے میسرہ سے

اَفِيْ عَيْنَيْهِ حُمْرَةٌ اِسْتَظْهَرَ اللّٰهُ لِلْعَلَامَةِ

کیا ہے ان کی دونوں آنکھوں میں سُرخی واسطے ظاہر ہو جانے نشانی

الْخَفِيَّهْ + فَاَجَابَهٗ بِنَعَمْ فَحَقَّ لَدَيْهِ مَا ظَنَّهٗ

چھپی ہوئی کے ف۴ پس جواب دیا اُس کو میسرہ نے کہ ہاں پس ثابت ہو گئی اُس کو وہ چیز جس کا گمان کرتا تھا

فِيْهِ وَتَوَخَّاهُ + وَقَالَ لِمَيْسَرَةَ لَا تُفَارِقْهُ

آپؐ کی خبر میں اور ڈھونڈھتا تھا ف۵ پھر کہا نسطورا نے میسرہ سے کہ نہ چھوڑنا ان کو

ف۱ اس کی نسبت ہے نسطور کی طرف، انگریزوں کی بارہ ٹوپی ہیں یعنی بارہ فرقے ہیں، چار ان کی اصل ہیں اور آٹھ شاخیں، وہ چار اصل یہ ہیں:- ایک نسطوریہ جو حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں، دوسرا فرقہ یعقوبیہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا جانتے ہیں کہ خدا آدمی کی شکل بن کر اپنے بندوں کی ہدایت کے واسطے دنیا میں اُترا اور عیسیٰ مسیح نام مشہور کیا، اپنا کام تمام کر کے پھر آسمان پر چڑھ گیا۔ تیسرا فرقہ اسرائیلیہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی ماں کو اور اللہ کو ملا کر سب کو اللہ جانتے ہیں اور ان ہی میں بعضوں کا اعتقاد یہ ہے کہ عیسیٰ مسیحؑ اور روح القدس اور اللہ مل کر خدائی کرتے ہیں، ان تینوں ذات کا نام اللہ ہے (نعوذ باللہ منہا)۔ اور چوتھا فرقہ ان کا حضرت عیسیٰؑ کو عبداللہ اور نبی اللہ اور روح اللہ جانتے ہیں، مگر ہمارے حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اُن کا ایمان نہیں ہے اس وجہ سے مخالفِ دین ہیں۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنی حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بصرے کی راہ میں جاتے تھے دھوپ کے وقت ایک درخت کے نیچے اُترے وہاں ایک صومعہ بنا ہوا تھا یعنی نصاریٰ کا عبادت خانہ جس کو گرجا گھر کہتے ہیں اس جگہ نسطورا راہب نصرانی یعنی انگریزوں کا پادری بیٹھا تھا، حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیکھ کر اُس نے پہچانا کہ بیشک یہ نبیؐ برحق ہیں اس سبب سے کہ سایہ اس درخت کا دھوپ کے وقت آپؐ کی طرف پھر آیا، اُس نے دیکھ کر کہا کہ یہ معجزہ ہے، سوا نبی کے یہ بات کسی اور کے واسطے نہیں ہو سکتی۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی درخت کا سایہ جو آپ کی طرف جھکا تو یہ معجزہ دیکھ کر نسطورا کو یقینِ کامل ہو گیا کہ یہ نبیؐ برحق اور رسولؐ اللہ کے بیشک ہیں۔ ۱۲ منہ رح ف۴ یعنی حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آنکھوں میں جو لال لال ڈورے نظر آتے ہیں یہ بھی نبوت کی نشانی ہے، اور یوں تو سبھی کی آنکھوں میں لال ڈورے اور سرخی ہوتی ہے، مگر

عہ ف۴ و ۵ کا بقیہ حاشیہ صـ۴۴ پر ملاحظہ کیجئے۔

Marfat.com

وَكُنْ مَّعَهٗ بِصِدْقِ عَزْمٍ وَّحُسْنِ طَوِيَّهٖ +

اور ہمیشہ ساتھ رہنا سچے ارادے اور نیک نیت سے

فَاِنَّهٗ مِمَّنْ اَكْرَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالنُّبُوَّةِ

بے شبہ وہ رسول ہے جس کو بڑائی دی حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے ساتھ نبوت کے

وَاجْتَبَاهُ + ثُمَّ عَادَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اور چھانٹ لیا اُس کو ف پھر اس کے بعد پھرے حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

اِلٰى مَكَّةَ فَرَاَتْهُ خَدِيْجَةُ مُقْبِلًا وَّهِيَ بَيْنَ

مکۂ معظمہ کی طرف، سو دیکھا آپ کو حضرت خدیجہؓ نے سامنے آتے ہوئے اور وہ تھیں

نِسْوَةٍ فِيْ عُلِّيَّهٗ + وَمَلَكَانِ عَلٰى رَاْسِهٖ

اپنی سہیلیوں کے ساتھ بالا خانے پر، اور حضرتؐ کے سر مبارک پر دو فرشتے

الشَّرِيْفِ مِنْ وَّضْحِ الشَّمْسِ قَدْ اَظَلَّاهُ ۞

اس وقت دھوپ کے باعث سے سایہ کئے ہوئے تھے،

وَاَخْبَرَهَا مَيْسَرَةُ بِاَنَّهٗ رَاٰى ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ

اور خبر دی میسرہ نے حضرت خدیجہؓ کو بے شبہ دیکھا گیا تمام سفر میں

كُلِّهٖ وَبِمَا قَالَهُ الرَّاهِبُ وَاَوْدَعَهٗ لَدَيْهِ

ایسا ہی حال، اور خبر کی اس بات کی جو اطلاع دی تھی اُس کو نسطورا نے

ف یعنی تمام رسولوں کے سردار اور خاتم النبیین اور حبیب رب العالمین یہی ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ۱۲ منہ

صـ۴۳ کا بقیہ حاشیہ

اس تیز رنگ کے ڈورے اور تیز سرخی سوا نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اور کسی کی آنکھوں میں نہیں ہوتی۔ ۱۲ منہ ف یعنی ان نشانیوں سے حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نبوت نسطورا کو ثابت ہوگئی۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

مِنَ الْوَصِيَّةِ + وَضَاعَفَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي تِلْكَ

اور وصیت کی تھی ف۱ اور زیادہ کیا اللہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے اس

التِّجَارَةِ رِبْحَهَا وَنَمَّاهُ + فَبَانَ لِخَدِيجَةَ بِمَا

سوداگری میں نفع اور خوب بڑھایا اس مال کو پس ظاہر ہوا خدیجہؓ کو جب

رَأَتْ وَمَا سَمِعَتْ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى

دیکھا بالا خانہ سے اور سنا میسرہ وغیرہ سے کہ بیشک وہ بھیجے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ہیں

إِلَى الْبَرِيَّةِ + وَخَطَبَتْهُ إِلٰى نَفْسِهَا الزَّكِيَّةِ

طرف کل عالم کے ، اور پیغام دیا خدیجہؓ نے کہ نکاح کرلوں اپنا حضرتؐ کے ساتھ

لِتَشُمَّ مِنَ الْإِيمَانِ بِهِ طِيبَ رَيَّاهُ + فَأَخْبَرَ

تو سونگھے میں آئے میرے اچھی خوشبو معطر ایمان سے ف۲ پس مشورہ کیا

عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ أَعْمَامَهُ بِمَا دَعَتْهُ

حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس بات کا اپنے چچاؤں سے کہ نکاح کرنا چاہتی ہے

إِلَيْهِ هٰذِهِ الْبَرَّةُ التَّقِيَّةُ + فَرَغِبُوا فِيهَا لِفَضْلٍ

وہ نیک بخت عورت جو بڑی پرہیزگار ہے، پس رغبت سے کہا بھوں نے کرنے کو اُن سے بسبب اُن کی بڑائی

وَدِينٍ وَجَمَالٍ وَمَالٍ وَحَسَبٍ وَنَسَبٍ كُلٌّ

اور دین اور خوب صورتی اور مالیت اور حسب اور نسب کے ، ہر ایک

مولود علامہ برزنجی

ف۱ یعنی میسرہ بن فخر نے فخریہ سارا حال سفر کا جناب خدیجۃ الکبریٰ سے کہہ سنایا، اور نسطورا راہب نے میسرہ کو جو نصیحتیں اور وصیتیں کی تھیں اور جو باتیں ہونی تھیں وہ سب کہدیں، اور دھوپ میں درختوں اور فرشتوں کے سایہ کرنے کا حال اور جو کچھ معجزات سفر میں دیکھے تھے وہ سب بیان کر دیئے۔ ۱۲ منہ

ف۲ یعنی جو کچھ حال میسرہ ابن فخر نے جناب اُمّ المومنین خدیجۃ الکبریٰؓ سے حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا بیان کیا تھا، اور معجزہ فرشتوں کے سایہ کرنے کا آپؐ کے سرِ مبارک پر خود جناب خدیجہ خاتونؓ نے اپنی آنکھ سے دیکھ لیا جس وقت سفر سے پھرے ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرہے تھے، پھر اُن کے دل میں حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی محبت ایسی چھا گئی کہ خود اپنے نکاح کا پیام حضرتؐ کو دیا، حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے درخواست نکاح حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی اپنے چچاؤں کو اطلاع کی کہ آپ لوگ میرے بڑے بوڑھے ہیں اس بات میں کیا کہتے ہیں بھوں نے یہ گفتگو سُن کے جواب دیا کہ ہم سب کے سب اس بات پر راضی ہیں ایسی عورت و بصورت صاحبِ مال و دولت ذی لیاقت حسب و نسب والی قوم کی اشراف جس میں اتنی خوبیاں ہوں کسے ملتی ہے بلکہ ہر شخص قوم کا اس کی خواہش و تمنا رکھتا ہے تم شوق سے نکاح کر لو بہت مناسب ہے، پھر آپؐ نے دن تاریخ مقرر کر کے نکاح کیا اور عزیز و اقربا آپؐ کے نکاح میں شریک تھے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

مِنَ الْقَوْمِ يَهْوَاهُ ۚ وَخَطَبَ اَبُوْطَالِبٍ عَمَّهٗ

قوم کے لوگ اُن کی رغبت کرتے تھے، اور نکاح کا خطبہ پڑھا ابو طالب نے جو چچا تھے آپ کے

وَاَثْنٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بَعْدَ اَنْ حَمِدَ

اور تعریف کی حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بعد اُس کے کہ پہلے تعریف کی

اللّٰهَ تَعَالٰى بِمَحَامِدَ سَنِيَّةٍ + وَقَالَ وَهُوَ

حق سبحانہٗ وتعالیٰ جل شانہٗ کی ساتھ بڑی تعریف بزرگ کے ف۱ اور کہا تم ہے اللہ جل شانہٗ کی

اللّٰهِ بَعْدُ لَهٗ نَبَأٌ عَظِيْمٌ وَّخَطْبٌ فَخِيْمٌ فِيْهِ مَسَرَّاهُ +

آئندہ کو ان کے لئے خبر بہت بڑائی کی ہے تعریف کیجا دیگی انکی جواں مردی کی ف۲ پس نکاح کر دیا حضرت خدیجہؓ

فَزَوَّجَهَا مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْهَا وَ

کا جناب رسولِ مقبول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اُن کے باپنے اور بعضوں نے کہا اُن کے چچا نے، اور

قِيْلَ عَمُّهَا وَقِيْلَ اَخُوْهَا لِسَابِقِ سَعَادَتِهَا

بعضوں نے کہا ہے اُن کے بھائی نے بسبب سابق ہونے ان کی سعادت ازلی کے ف۳ اور

الْاَزَلِيَّةِ + وَاَوْلَدَهَا كُلَّ اَوْلَادِهٖ اِلَّا الَّذِيْ

پیدا ہوئی حضرتؐ کی سب اولاد اُن ہی سے مگر وہ نہیں کہ خلیل اللہ

بِاِسْمِ الْخَلِيْلِ سَمَّاهُ شُعْرٌ

کے نام پر رکھا نام اُن کا ف۴ بیت

ف۱ یعنی ابو طالب نے وقتِ نکاح حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے خطبہ پڑھا، پہلے اللہ جل شانہٗ کی بہت تعریف کی، پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت سی صفتیں بیان کیں۔ ۱۲ منہ۔ ف۲ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ ۱۲ منہ۔ ف۳ یعنی سبھوں نے مل کر نکاح کر دیا اور یہ سعادت اس دن سے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی قسمت میں لکھی تھی کہ حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے نکاح ہوگا۔ ۱۲ منہ۔ ف۴ یعنی جتنی اولاد حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پیدا ہوئی سب جناب اُم المومنین خدیجۃ الکبریٰؓ کے پیٹ سے ہوئی، خصوصاً جناب سیدۃ النساء فاطمہ زہراؓ رضی اللہ عنہا بھی ان ہی کے پیٹ سے ہوئیں، مگر وہ صاحبزادے جن کا نام ابراہیم، اور طیب لقب تھا وہ ماریہ قبطیہؓ کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ ۱۲ منہ۔

Marfat.com

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ + بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِّنْ صَلٰوةٍ وَّتَسْلِيْمِ

الٰہی قبر احمد کو سراسر کر اپنے عطرِ رحمت سے معطر

هٰذَا اِذْكُرُ رَفْعَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ

یہ بیان حجر اسود کے اُٹھانے کا ہے

وَلَمَّا بَلَغَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَّثَلٰثِيْنَ

اور جب پہونچے حضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پینتیس ۳۵ برس کے

سَنَةً بَنَتْ قُرَيْشُ الْكَعْبَةَ لِاِنْصِدَاعِهَا

سن شریف کو، مرمت کی قریش نے خانۂ کعبہ کی جو ٹوٹ پھوٹ گیا تھا برسات کی

بِالسُّيُوْلِ الْاَبْطَحِيَّةِ ۚ وَتَنَازَعُوْا فِيْمَنْ يَّرْفَعُ

سیل بہنے سے ابطح کے نالے کی ف۱ اور جھگڑا کیا قریش نے اٹھانے میں

الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ فَكُلٌّ اَرَادَ رَفْعَهٗ وَرَجَاهُ ۚ وَ

حجر اسود کے، پس ہر کوئی اس کے اٹھانے کا ارادہ کرتا تھا کہ میں ہی اُٹھاؤں، اور

عَظُمَ الْقِيْلُ وَالْقَالُ وَتَحَالَفُوْا عَلَى الْقِتَالِ

بڑھ گئی بات چیت ف۲ اور قسمیں کھا گئے کٹ مرنے کو

وَقَوِيَتِ الْعَصَبِيَّةُ + ثُمَّ تَدَاعَوْا اِلَى الْاِنْصَافِ

اور مضبوطی کرنے لگے جتھے کے لوگ، پھر سبھوں نے رجوع کی انصاف کی طرف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ

ف۱ یعنی ایک سال ایسی برسات ہوئی، کہ پانی بطحائے مکہ کے نالے کا شہر کے اندر بھر گیا اور بیت اللہ شریف تک پہونچا، اس کی سیل سے جا بجا بیت اللہ شریف میں نقصان ہوا کہ حجر اسود تک اپنی جگہ سے نیچے آ رہا، دیواریں ہل گئیں۔ ۱۲ منہ

ف۲ یعنی نام آوری کے واسطے یا شاید ثواب سمجھ کر۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

وَفَوَّضُوا الْاَمْرَ اِلَی الَّذِیْ رَاٰی صَائِبٌ اَتَاہُ ؕ

اور سونپ دیا اپنا مقدمہ بڑے عقلمند شعور والے سب کے سردار کو ف ا

فَحَکَّمَ بِتَحْکِیْمِہٖ اَوَّلَ دَاخِلٍ مِّنْ بَابِ السَّدَّۃِ

پس صلاح ٹھہری سبھوں کی اس بات پر کہ اُس کو سرپنچ مقرر کیجئے کہ پہلے داخل ہو مسجد حرام میں دروازے سے

الشَّیْبِیَّۃُ + فَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بنی شیبہ کے ف۲ پس تھے نبی (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم)

اَوَّلَ دَاخِلٍ فَقَالُوْا ھٰذَا الْاَمِیْنُ وَکُلُّنَا نَقْبَلُہٗ

سب سے پہلے داخل ہونے والے، پس کہا قریش نے یہ امانت دار ہیں اور ہم سب ان کو مانتے ہیں

وَرَضُوْہُ ؕ فَاَخْبَرُوْہُ بِمَا ھُمْ رَضُوْہُ اَنْ یَّکُوْنَ

اور ان کے حکم پر راضی ہیں، پس خبر دی قریش نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات کی کہ ہم سب راضی ہیں اس بات پر

صَاحِبَ الْحُکْمِ فِیْ ھٰذَا الْمُھِمِّ وَلِیَّہٗ + فَوَضَعَ

آپ ہمارے اوپر سرپنچ ہوں اس مقدمہ میں، اور مددگار ہوں، پس رکھا آپ نے

الْحَجَرَ فِیْ ثَوْبٍ ثُمَّ اَمَرَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

سنگِ اسود کو ایک کپڑے کی چادر میں، پھر حکم کیا (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے

اَنْ تَرْفَعَہُ الْقَبَائِلُ جَمِیْعًا اِلٰی مُرْتَقَاہُ + فَرَفَعُوْہُ

کہ اٹھائیں اس کو سب گروہ کے سردار مل کر اُس کے رکھنے کے مقام تک، پس اٹھایا اُس کو سبھوں نے مل کر

ف ا یعنی سبھوں نے آپس میں یہ صلاح کی کہ پنچایت کر کے ان میں سے ایک شخص کو سرپنچ مقرر کر دے کہ جو ہم سب لوگوں میں سے عقلمند زیادہ ایماندار ہو، اُس کے کہنے کے موجب چلو، اور وہ جو کچھ کہے قبول کرو اہ منہ

ف۲ یعنی جب پنچایت پر لوگ راضی ہو گئے تو پنچایت ہوئی پھر اُس پنچایت میں سرپنچ مقرر کرنے کی تجویز ٹھہری کہ سرپنچ کس کو کریں، اس پر سبھوں کی صلاح ٹھہری کہ جو شخص صبح کو مسجد حرام میں بنی شیبہ کے دروازے سے سب سے پہلے داخل ہو اسی کو سرپنچ مقرر کرنا چاہیے، اور شیبہ کی نسبت ہے شیبہ بن عثمان الحجبی کی طرف، یا نسبت ہے طرف شیبۃ الحمد کے کہ نام نامی حضرتؐ کے دادا عبدالمطلب کا ہے کہ وہ جس دروازے سے مسجد الحرام میں جاتے آتے تھے، کہ وہ خادم اور دربان تھے مسجد الحرام کے، اس دروازہ کا اشارہ کامل اور دلیل قوی اُن ہی کی اولاد کی طرف ہے گو کہ بعضوں نے باب السلام کو بھی تاویل کیا ہے۔ واللہ اعلم اہ منہ

Marfat.com

ف یعنی حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک چادر پھیلا کر اس میں حجر اسود کو رکھا اور سب قوموں کے سرداروں سے حکم کیا کہ چادر کے چاروں کونے پکڑ کر سب لوگ مل کے اٹھاؤ اور اپنے اپنے ہاتھ لگاؤ جب سبھوں نے اٹھایا تو خود اپنے دستِ مبارک سے اس کے مقام پر رکھ کے جما دیا جہاں اب تک جما ہوا ہے پس سب قوم والے آپس میں راضی ہو گئے جھگڑا سارا مٹ گیا اور خوبی اس حجر اسود میں یہ بڑی ہے کہ بہشت کا پتھر ہے، حضرت جبرئیل امین بحکم رب العالمین بیت اللہ شریف میں لا کے رکھ گئے

اِلٰی مَقَرِّہٖ مِنْ رُّکْنِ هَاتِیْكَ الْبَنِیَّهْ + وَوَضَعَهٗ

اُس جگہ تک جو کونے میں خانۂ کعبہ کے تھی اور رکھا اس کو

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهِ الشَّرِیْفَةِ فِیْ مَوْضِعِهٖ الْ

حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے ہاتھوں سے اُس کی جگہ پر جہاں اب تک

اٰنَ وَبَنَاهُ شِعْرٌ عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِیْمَ

رکھا ہے اور جما دیا اس کو ف بیت ، الٰہی قبر احمدؐ کو سراسر

بِعَرْفِ شَذِیٍّ مِّنْ صَلٰوةٍ وَّتَسْلِیْمِ

کر اپنے عطرِ رحمت سے معطر

هٰذَا ذِكْرُ نُزُوْلِ الْقُرْاٰنِ عَلَیْهِ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

یہ بیان ہے قرآن کے اُترنے کا آپؐ پر علیہ الصلوٰۃ والسلام

وَلَمَّا كَمُلَ لَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً

اور جب پوری ہوئی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عمر شریف چالیس برس کی

عَلٰی اَوْفَقِ الْاَقْوَالِ الْمَرْوِیَّةِ ؛ بَعَثَهُ اللّٰهُ

صحیح راویوں کے قولوں سے ف۲ اٹھایا آپؐ کو حق سبحانہٗ وتعالیٰ

تَعَالٰی لِلْعٰلَمِیْنَ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا فَعَمَّهُمْ بِرِحْمَاهُ

نے تمام جہان کے واسطے خوشخبری اور ڈر سنانے والا ف۳ پس تمام عالم کو آپنے اپنی مہربانی میں شامل کیا

خوشخبری سنانے کو اور کافروں کو دوزخ کے عذاب سے ڈرانے کو حق سبحانہٗ تعالیٰ نے حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بھیجا۔ ۱۲ منہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ

جو کوئی اُسے چھوتا ہے اور چومتا ہے وہ آدمی کے بدن سے سارے گناہوں کو کھینچ لیتا ہے۔ ۱۲ منہ

ف۲ یعنی جب آپ کا سن شریف پورا چالیس برس کا ہو چکا اور اکتالیسویں برس کا پہلا دن دوشنبہ کا تھا اُسی رات کو پہلے پہل آپؐ پر وحی اُتری اب تک آپؐ نبی تھے اب رسولؐ بھی ہوئے۔ ۱۲ منہ

ف۳ یعنی مسلمانوں کو بہشت کی

Marfat.com

وَيُبْدِئَ اِلٰى تَمَامِ سِتَّةِ اَشْهُرٍ بِالرُّؤْيَا الصَّادِقَةِ

اور شروع ہوئے آپ پر چھ مہینے پہلے سے وحی اُترنے کے سچے خواب

الْجَلِيَّةِ ۔ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَآءَتْ مِثْلَ

ظاہر فا پس نہیں دیکھتے تھے آپؐ کوئی خواب مگر ظاہر ہوتا تھا مثل

فَلَقِ الصُّبْحِ اَضَآءَ سَنَاهُ ۔ وَاِنَّمَا ابْتُدِئَ بِالرُّؤْيَا

صبح صادق کے روشن روشنی اس کی اور نہیں شروع ہوا آپ پر وحی اُترنا ساتھ خواب کے

تَمْرِيْنًا لِلْقُلُوْبِ الْبَشَرِيَّةِ ۔ لِئَلَّا يَفْجَاهُ الْمَلَكُ

مگر اس لئے کہ نڈر ہو جائے قلب بشری آپؐ کا ف۲ تاکہ اچانک آجائے آپؐ کے پاس فرشتہ

بِصَرِيْحِ النُّبُوَّةِ فَلَا تَقْوٰاهُ قُوَاهُ ۔ وَحُبِّبَ اِلَيْهِ

نبوت لیکر پس نہ تحمل کر سکیں قویٰ آپؐ کے اُس قوت کا اور اچھی معلوم ہوتی تھی آپؐ کو

الْخَلَآءُ فَكَانَ يَتَعَبَّدُ بِحِرَآءِ اللَّيَالِيَ الْعَدَدِيَّةَ

تنہائی سو آپؐ عبادت کیا کرتے تھے غارِ حرا میں چند راتوں تک ف۳

اِلٰى اَنْ اَتَاهُ صَرِيْحُ الْحَقِّ فِيْهِ وَوَافَاهُ ۔ وَذٰلِكَ

یہاں تک کہ آئی آپ کے پاس وحی کھلی ہوئی حق اس میں اور پورا آیا ف۴ اور یہ معاملہ ہوا

فِيْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ لِسَبْعِ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ شَهْرِ

دن دوشنبہ کے تیرھویں تاریخ اُس مہینے کی جس مہینے میں

ف۱ یعنی وحی نازل ہونے کے چھ مہینے پہلے سے آپ کو خواب دکھائی دینے لگے جو خواب آپؐ دیکھا کرتے تھے وہی صبح کو دن میں ظاہر ہو جایا کرتا تھا۔ ۱۲ منہ

ف۲ یعنی رات کو خواب میں دیکھنا اسواسطے تھا کہ آپ کے دل سے دہشت دُور ہو جائے اور دن کو جو وہی سانحہ ظاہر اور درپیش ہو تو آپؐ کو ڈر نہ معلوم ہو، قاعدہ ہے کہ جس بات کی دہشت کا حال پہلے سے معلوم ہو جایا کرتا ہے تو دہشت جاتی رہتی ہے اور دل نڈر ہو جاتا ہے۔ ۱۲ منہ

ف۳ حرا بکسر جائے حلی ورائے مہملہ والف ساکن نام ایک پہاڑ کا ہے شہر مکہ کے قریب منیٰ کو جاتے ہوئے بائیں طرف پڑتا ہے اسکی گھاٹی میں بیٹھ کر حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) چلہ کشی کیا کرتے تھے، اکثر مدت آپؐ کی وہاں رہنے کی تین دن ہوتی تھی اور زیادہ چالیس روز سے نہ تھی، اسیواسطے پیرانِ طریقت کا معمول ہے کہ اکثر خلوت کا چالیس دن حشکم کرتے ہیں، اور کم سے کم تین دن، پھر گھر میں آکے اہل وعیال کا حق ادا کر کے پھر چلے جایا کرتے تھے جناب اُم المومنین خدیجۃ الکبریٰؓ آپؐ کے کھانے کا سامان مدت معینہ کا درست کر دیتی تھیں منہ

ف۴ یعنی حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس جبرئیل امینؑ وحی لیکر آئے، پورا پیام احکم الحاکمین کا پہونچا دیا، جو حق نامہ بری کا تھا پورا ادا کر دیا ایک حرف تک کی کمی بیشی نہیں ہونے پائی، اور یہ اشارہ ہے ف اس آیۂ کریمہ قرآن مجید کے قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

ف۱ یعنی رمضان المبارک میں قرآن نازل ہوا۔ منہ ف۲ یعنی جس مہینے میں آپؐ پیدا ہوئے وہ مہینہ ربیع الاوّل کا ہے اکثر قول راویوں کا اسی بات

اللَّيْلَةِ الْقَدْرِيَّةِ + وَثُمَّ اَقْوَالُ اَرْبَعٍ لِسَبْعٍ وَّ

شب قدر ہوتی ہے ف۱ اور پھر اس جگہ اور بھی قول ہیں چوبیسویں تاریخ اسی

عِشْرِيْنَ مِنْهُ وَلِثَمَانٍ خَلَتْ مِنْ شَهْرِ مَوْلِدِهٖ

مہینے کی یا ستائیسویں تاریخ یا آٹھویں تاریخ اس مہینے کی جس میں پیدا ہوئے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ بَدِيَ فِيْهِ بَكْرُ

(صلے اللہ علیہ وسلم) جو ظاہر ہوا اس میں چودھویں رات کا چاند آپؐ کے چہرۂ

مُحَيَّاهُ + فَقَالَ لَهُ اقْرَأْ فَقَالَ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَبٰى

مبارک کا ف۲ پس کہا کہنے والے نے آپ سے کہ پڑھ پھر آپ نے فرمایا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں پس انکار کیا آپ نے

فَغَطَّهٗ غَطَّةً قَوِيَّةً ؕ ثُمَّ قَالَ لَهُ اقْرَأْ فَقَالَ مَا

تو دبوچا آپؐ کو زور سے پھر کہا کہ پڑھ آپ نے پھر فرمایا کہ میں نہیں ہوں

اَنَا بِقَارِئٍ فَاَبٰى فَغَطَّهٗ ثَانِيَةً حَتّٰى بَلَغَ مِنْهُ

پڑھنے والا پھر انکار کیا آپؐ نے پھر دبوچا آپؐ کو دوسری بار یہاں تک کہ پہونچی اُس سے

الْجُهْدُ وَغَطَّاهُ ؕ ثُمَّ قَالَ لَهُ اقْرَأْ فَقَالَ مَا اَنَا

آپؐ کو تکلیف اور ڈھانپ لیا آپؐ کو پھر کہا آپ سے کہ پڑھ پس فرمایا آپؐ نے کہ میں نہیں ہوں

بِقَارِئٍ فَاَبٰى فَغَطَّهٗ ثَالِثَةً لِيَتَوَجَّهَ اِلٰى مَا

پڑھنے والا پس اسی طرح انکار کیا آپؐ نے پھر دبوچا آپؐ کو تیسری بار تاکہ آپؐ متوجہ ہوں اس کی طرف جو

غار حرا میں حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نزول ہوا۔ ۱۲ تفسیر فتح العزیز۔ منہ

بیان کرتے ہیں کہ اسی مہینے میں آپؐ پر وحی اُتری، اس فقیر مترجم نے تواریخ احمدی میں سب اقوالِ مختلفہ کو کتابوں کی سند سے متفق کر دیا ہے، خلاصہ یہ کہ حق سبحانہ وتعالےٰ نے نزولِ قرآن کا کئی جگہ اشارہ فرمایا ہے، ایک تو سورۂ دخان میں انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ۔ یہ اشارہ ہے لیلۂ مبارکہ کا شب برات کی طرف دوسری جگہ فرمایا ہے شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن، تیسری جگہ فرمایا ہے انا انزلناہ فی لیلۃ القدر چوتھی ربیع الاوّل میں جس کا ذکر ہو رہا ہے بظاہر نزولِ قرآن کا بیان مختلف معلوم ہوتا ہے مگر دراصل متفق ہے اوّل قول کا جواب یہ ہے کہ فرشتوں کو شب برات میں حکم ہوا کہ لوحِ محفوظ سے قرآن کی نقل کر کے آسمان دنیا پر بیت العزت میں لے جا کر رکھو اُسی رات میں فرشتوں نے حکم کی تعمیل کی، اور دوسری جگہ جو نزول رمضان شریف میں ارشاد کیا دراصل بیت العزت سے بیت المعمور میں شب قدر میں ہوا تیسری جگہ شب قدر رمضان میں بھی ہوتی ہے اور چوتھی ربیع الاوّل کی بارھویں تاریخ دوشنبہ کی شب کو

Marfat.com

سَيُلْقَى اِلَيْهِ بِجَمْعِيَّهٗ + وَيُقَابِلُهٗ بِجِدٍّ وَّ

وحی بھیجی جائے گی آپؐ کی طرف دلجمعی سے فا اور تاکہ یاد کریں آپؐ اس کلام کو اور

اِجْتِهَادٍ وَّيَتَلَقَّاهُ ۞ ثُمَّ فَطَرَ الْوَحْيُ ثَلٰثَ سِنِيْنَ

کوشش سے دھیان جما کر اور اچھی طرح دیکھ بھال لیں پھر موقوف رہا وحی آنا تین برس تک

اَوْ ثَلٰثِيْنَ شَهْرًا لِّيَشْتَاقَ اِلٰى اِنْتِشَاقِ هَاتِيْكَ

یا تیس مہینے تک تاکہ مشتاق ہوں آپؐ اس معطر خوشبوؤں کے

النَّفَحَاتِ الشَّذِيَّهٗ + ثُمَّ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ يَا اَيُّهَا

سونگھنے کی طرف ف۲ پھر نازل کی آپؐ پر سورۂ یا ایھا

الْمُدَّثِّرُ فَجَآءَهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهِمَا وَ

المدثر پس لائے جبرئیل (علیہ السلام) آپؐ کے پاس یہ سورۃ اور

نَادَاهُ + فَكَانَ لِنُبُوَّتِهٖ فِيْ تَقَدُّمِ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ

پکارا آپؐ کو پس آپؐ کی نبوت کے لئے پہلے اُترنا آپؐ پر اقراء باسم ربک کا

شَاهِدٌ عَلٰى اَنَّ لَهَا السَّابِقِيَّهٗ + وَالتَّقَدُّمُ عَلٰى

گواہ ہے اس بات پر کہ نبوت آپؐ کو پہلے سے ہے ف۳ اور مقدم ہے آپؐ کی

رِسَالَتِهٖ بِالْبِشَارَةِ وَالنِّذَارَةِ لِمَنْ دَعَاهُ شِعْرٌ

رسالت پر ساتھ خوشخبری اور ڈر سنانے کے اس کے واسطے جس کو بُلایا اپنے دین کی طرف ف۴ بیت

ف۱ یعنی جبرئیل (علیہ السلام) نے حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے پروں میں چھپا لیا اور زور سے بھینچا کہ آپ کے بدن میں عرق آگیا اور آپؐ گھبرا گئے پھر جبرئیلؑ نے اقراء باسم ربک الذی سے ما لم یعلم تک آپؐ کو سنایا، پھر آپؐ نے بھی ان کے سامنے اسی طرح پڑھ دیا، اور جبرئیلؑ کا آپؐ کو دبوچنے میں کئی مصلحتیں ہیں، ایک تو یہ کہ اچھی طرح پہچان لیں کہ جب کبھی کسی صورت میں آئیں تو آپؐ ہو کا نہ کھائیں خوبو سے ان کی واقف ہو جائیں اور کفار و مشرکین سے جب مناظرہ ہو یا لوگوں کو ہدایت کریں تو کسی طرح پر دل و زبان نہ رُکے بے تکلف گفتگو کریں اور صحیح بخاری میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس پہلے پہل حضرت جبرئیلؑ وحی لیکر آئے تو آپؐ سے کہا، کہو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پھر کہا کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم پھر کہا کہ پڑھو اقراء باسم ربک الذی خلق الآیہ آپؐ نے پڑھ دیا اور پہلے آپؐ کو پڑھنے سے انکار کا یہ باعث تھا، کہ جبرئیلؑ نے سبز ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا آپؐ کو دکھایا اُس میں خط نور سے سورۂ اقراء لکھی تھی آپؐ نے کہا پڑھو آپؐ نے انکار کیا اس وجہ سے کہ ظاہر میں آپؐ کچھ لکھے پڑھے نہ تھے اور باطن میں علم اولین و آخرین سب آپؐ کے سینے میں تھے، تو ظاہر میں انکار کا یہ باعث تھا، اور کسی کا شاگرد بننا منظور نہ تھا کہ معلم الغیوب کے آپ تعلیم یافتہ تھے اسی وجہ سے فرمایا ما انا بقارئ یعنی میں تمہارے پڑھانے پڑھنے والا نہیں مجھ کو میرے پڑھانیوالے نے پہلے ہی سب کچھ پڑھا دیا، تم مجھ کو کیا پڑھاؤ گے آئے ہو جب جبرئیلؑ نے تشدد کیا آپؐ نے پڑھ دیا۔ اس مقام پر علماء کے بہت کچھ سوال و جواب ہیں کوئی جبرئیلؑ کو حضرتؐ کا اُستاد کہتا ہے، کوئی قاصد کہتا ہے، کوئی خادم کہتا ہے، کوئی اُمتی کے معنی یہاں پر جاہل خیال کرتا ہے، کوئی ما انا بقارئ کا مطلب کچھ اور سمجھتا ہے، ہر شخص کا بیان جداگانہ ہے۔ الا منہ۔

تنبیہ حاشیہ ف۲ و ف۳ و ف۴ کا صـ۵۴ میں درج ہے۔

Marfat.com

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ + بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِنْ صَلٰوةٍ وَّتَسْلِيْمٍ

الٰہی قبرِ احمدؐ کو سراسر کر اپنے عطرِ رحمت سے معطر

وَاَوَّلُ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ مِنَ الرِّجَالِ اَبُوْبَكْرٍ صَاحِبُ الْغَارِ

اور پہلے سب سے جو ایمان لائے حضرتؐ پر مردوں میں آپؐ کے یارِ غار ہیں صدیق اکبرؓ ف۱

وَالصِّدِّيْقِيَّةُ وَمِنَ الصِّبْيَانِ عَلِيٌّ وَّمِنَ النِّسَآءِ

اور سچائی والے، اور لڑکوں میں حضرت علی (رضی اللہ عنہ)، اور عورتوں میں جنابِ اُمّ المومنین

خَدِيْجَةُ الَّتِيْ ثَبَّتَ اللّٰهُ بِهَا قَلْبَهٗ وَوَقَاهُ + وَمِنَ

خدیجۃ الکبریٰؓ جن کے باعث سے ثابت رکھا حق تعالیٰ نے آپ کے دل کو گھبراہٹ سے اور بچایا ف۲ اور

الْمَوَالِيْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَمِنَ الْاَرِقَّآءِ بِلَالٌؓ

آزاد غلاموں میں زید بیٹے حارثہ کے ف۳ اور خاص غلاموں میں بلال بن حمامہؓ

الَّذِيْ عَذَّبَهٗ فِي اللّٰهِ اُمَيَّةُ + وَالَاهُ مَوْلَاهُ

جن کو ستایا خدا کی راہ میں اُمیہ بن خلف نے ف۴ اور دیا بلالؓ کے عوض اُن کے مولیٰ کو

اَبُوْبَكْرٍ مِّنَ الْعِتْقِ مَا اَوْلَاهُ + ثُمَّ اَسْلَمَ عُثْمَانُؓ

صدیق اکبرؓ نے مال ان کے چھڑانے کے لئے جو کچھ دیا اُس کو، پھر بعد ان لوگوں کے ایمان لائے حضرت عثمانؓ

ذُو النُّوْرَيْنِ وَسَعْدٌ وَّسَعِيْدٌ وَّطَلْحَةُ وَابْنُ

ذوالنورین اور سعد بن وقاصؓ اور سعیدؓ اور طلحہؓ اور عبدالرحمٰنؓ بن

ف۱ یعنی دعوتِ اسلام فرمائی، مسلمان کیا، دین میں بلایا۔ ۱۲ منہ۔ ف۲ یعنی جناب اُمّ المومنین خدیجۃ الکبریٰؓ کے باعث سے آپؐ کے دل کو کسی طرح کا تردد اور بےچینی نہ ہونے پائی، اور نزولِ وحی کے بارے آپؐ کو سردی کا بخار چڑھ آتا تھا اور آپ گھبراتے تھے کہ فرشتے سے آج ملاقات ہوئی ہے اور دیکھئے کیا ہوتا ہے تو جناب خدیجۃ الکبریٰؓ نے تسکین اور دلاسا دیا کہ آپؐ کا دل ٹھہر گیا، گھبراہٹ جاتی رہی۔ ۱۲ منہ۔ ف۳ زید بن حارثہ وہ شخص ہیں کہ حضرت رسول مقبول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جن کا نکاح اُمّ ایمنؓ سے کیا تھا، پھر حضرت زینبؓ سے کیا جو آپ کی رشتہ دار تھیں، یہ قصہ آپ کے نکاح کا قرآن مجید میں مذکور ہے فلما قضیٰ زیدٌ منہا وطرًا زوجنا کما الآیۃ۔ ۱۲ منہ۔ ف۴ تفسیر فتح العزیز میں یہ قصہ مفصل لکھا ہے خلاصہ یہ ہے کہ حضرت بلالؓ امیہ بن خلف کے غلام تھے، جب سے وہ ایمان لائے اور دینِ محمدیؐ قبول کیا احد احد ہر وقت انکی زبان پر جاری تھا، امیہ نے منع کیا کہ تم یہ نہ کہا کرو انھوں نے یہ نہ مانا وہ بسبب دین کی عداوت کے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو تکلیفِ سخت دینے لگا، دن بھر جلتی دھوپ میں گرمی کے دنوں میں چھاتی پر جلتا پتھر رکھتا، رات کو اندھیری کوٹھری میں بند کرکے کوڑے مارتا آپ اس کے صدمہ سے چلاتے اور احد احد پکارتے، اس آواز سے امیہ جل جل کر آپ کو زیادہ ایذا دیتا کہ جس میں اسلام سے پھر جاویں اور یہ کلمہ کہنا چھوڑ دیں، اور وہ اللہ کا نام پکارنا نہ چھوڑتے اور جان پر بڑی تکلیف اٹھاتے، حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو جب یہ حال معلوم ہوا امیہ کو بہت کچھ مال و دولت اور اپنا ایک بڑا کماؤ غلام دیکر حضرت بلالؓ کو اس سے مول لیکر آزاد کیا، اور وہ جناب رسول مقبول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت شریف میں رہنے لگے اور اذان کہنے پر مامور ہوئے۔ ۱۲ منہ۔

Marfat.com

عَوْفٍ رضؓ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ الْعَمَّةِ صَفِيَّةَ +

عوف رضؓ اور زبیر رضؓ بن عوام آپ کی پھوپھی صفیہ رضؓ کے بیٹے (رضی اللہ عنہم)

وَغَيْرُهُمْ مِمَّنْ اَنْهَلَهُ الصِّدِّيْقُ رَحِيْقَ التَّصْدِيْقِ

اور سوا ان کے وہ لوگ ایمان لائے جن کو پلائی حضرت صدیق اکبر رضؓ نے شراب خالص ایمان کی

وَسَقَاهُ + وَمَا زَالَتْ عِبَادَتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور چکھا دیا ان کو ف۱ اور ہمیشہ عبادت کرتے تھے حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم)

وَاَصْحَابِهِ مَخْفِيَّةً + حَتّٰى اُنْزِلَ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور آپؐ کے اصحابؓ چھپ کر ف۲ یہاں تک کہ نازل کی گئی حضرت صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَجَهَرَ بِدُعَاءِ

علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت پس ظاہر کر اُس چیز کو جو تجھ کو حکم ہے پس پکار کے بُلایا

الْخَلْقَ اِلَى اللّٰهِ وَلَمْ يَبْعُدْ مِنْهُ قَوْمُهُ حَتّٰى عَابَ

آپنے خلق اللہ کو اللہ کی طرف اور نہیں دُور ہوئی حضرتؐ سے قوم قریش یہاں تک کہ عیب بیان کئے آپنے

اٰلِهَتَهُمْ وَاَمَرَ بِرَفْضِ مَا سِوَى الْوَحْدَانِيَّةِ

ان کے معبودوں کے اور حکم کیا چھوڑ دینے اُس چیز کے جو سوا خدا کے پوجی جائے ف۳

فَتَجَرَّءُوْا عَلٰى مُبَارَزَتِهٖ بِالْعَدَاوَةِ وَاَذَاهُ +

پس ٹھان لیا انھوں نے ارادہ لڑائی کا بہ سبب عداوت کے اور ایذادی آپؐ کو

ف۱ یعنی ایمان اور عقیدے سبھوں کے مضبوط کر دیئے اور حضرت صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) کے سمجھانے سے یہ سب لوگ جن کا ذکر ہوا ہے اور ان کے سوا اور ہزاروں آدمی مسلمان ہوئے ۱۲ منہ

ف۲ کفار کی دہشت سے کہ وہ دینِ اسلام کے دشمن تھے مسلمانوں پر ظلم کرتے تھے اور ایذا دیتے تھے ۱۲ منہ

ف۳ یعنی حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کفار ظاہری میل جول رکھتے تھے اور باطن میں بسبب دین اسلام کے دلی عداوت تھی، جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپنے شوکتِ اسلام کو ظاہر کیا اور لوگوں کو دینِ حق کی طرف رغبت دیکر بلایا، اور قطعی ممانعت کر دی کہ سوائے اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے اور کسی کو نہ پُوجو، بُت ہوں یا آدمی، جن ہوں یا پریاں، زندہ ہوں یا مُردہ، یہ سب معبود باطل ہیں، اور جس کسی کو وہ لوگ سوا اللہ کے پوجتے تھے آپؐ نے سبھوں کے عیب بیان کئے اس بات پر تمام قوم آپؐ سے پھر گئی ۔ ۱۲ منہ

ص۵۲ کا بقیہ حاشیہ

ف۲ یعنی وحی کے آنے کا اشتیاق رہے ۔ ۱۲ منہ

ف۳ یعنی جیسے غار حرا کے قریب پہلے جبرئیل (علیہ السلام) نے آپؐ کا نام لیکر پکارا تھا اسی طرح پھر آپؐ کو پکارا ۔ ۱۲ منہ

ف۴ یعنی جو بعضے راوی کہتے ہیں کہ نبوت آپؐ کی مقدم ہے رسالت پر، اور موافق بیان محدثین کے نبوت میں تبلیغ اور انذار شرط نہیں، اور نزولِ وحی واسطے تکمیل نفس کے ہوا، اور سورۂ مدثر واسطے تبلیغ اور انذار کے اور یہ رسالت پر مقدم ہے، واللہ اعلم ۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

وَاشْتَدَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْبَلَاءُ فَهَاجَرُوا

اور سخت پڑی اوپر مسلمانوں کے بلا تو ہجرت کی مسلمانوں نے نبوت کے

فِي سَنَةِ خَمْسٍ اِلَى النَّاحِيَةِ النَّجَاشِيَّةِ + جَدَبَ

پانچویں برس طرف ملک بادشاہ حبش نجاشی کے ف۱ اور کمک کی

عَلَيْهِ عَمُّهُ اَبُوطَالِبٍ فَهَابَهُ كُلٌّ مِّنَ الْقَوْمِ وَ

آپ کی آپ کے چچا ابوطالب نے پس ڈر گئی ساری قوم کافروں کی اور

تَحَامَاهُ وَفُرِضَ عَلَيْهِ قِيَامُ بَعْضِ سَاعَاتِ

حمایت کی آپ کی ف۲ اور فرض کی گئی حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نماز پچھلی

اللَّيْلَةِ ثُمَّ نُسِخَ بِقَوْلِهِ تَعَالٰى فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ

رات کی پھر موقوف ہوئی اس آیت سے پس پڑھو تم جو آسان ہو

مِنْهُ وَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَفُرِضَ عَلَيْهِ رَكْعَتَانِ

قرآن سے اور مستعد ہو نماز پر ف۳ اور فرض کی گئیں آپ پر دو رکعتیں

مِنَ الْغَدَاةِ وَرَكْعَتَانِ بِالْعَشِيَّةِ + ثُمَّ نُسِخَ

نماز فجر کی اور دو رکعتیں نماز شام کے وقت کی پھر یہ بھی موقوف ہوگئیں ف۴

بِاِيْجَابِ الصَّلٰوةِ الْخَمْسِ فِي لَيْلَةِ مِعْرَاجِهٖ + وَمَاتَ

جب قبول کرلیا آپ نے پنج وقتی نماز کو شب معراج میں اور انتقال کیا

ف۱ یعنی جب کفار نے مسلمانوں کو زیادہ ستایا تو وہ لوگ حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حکم سے ملک حبش کی طرف ہجرت کر گئے، وہ بادشاہ آپ کی نبوت کا حال سن کے پہلے ہی مسلمان ہو چکا تھا اس سبب سے مسلمانوں نے اس ملک میں ہجرت کی اور حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مکہ معظمہ میں رہے ۱۲ منہ

ف۲ یعنی کفار نے جب حضرتؐ پر زیادہ زور ڈالا تو آپ کے چچا ابوطالب آپؐ کے عوض ہو کے کفار قریش سے لڑنے کو مستعد ہو گئے حالانکہ ایمان نہ لائے تھے۔ ۱۲ منہ

ف۳ یعنی پہلے جو پچھلی رات کی نماز آپؐ پر فرض ہوئی تھی اس آیت کے اترنے سے معاف ہوگئی جو سورۂ مزمل کے آخر میں ہے ۱۲ منہ

ف۴ یعنی شب معراج میں جب پنجوقتی نمازیں آپؐ پر اور آپؐ کی امت پر فرض ہوئیں اور آپؐ نے قبول کرلیں تو سب نمازیں معاف ہوگئیں، وہی پڑھی جاتی ہیں جن کا ابتک رواج ہے فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشا، ان کے نہ پڑھنے سے آدمی گنہگار ہوگا، قیامت کے دن سخت عذاب میں گرفتار ہوگا، ان کے سوا اور جو باقی نمازیں ہیں اشراق، چاشت، اوابین وغیرہ وہ نفل ہیں جو کوئی پڑھے گا بہت ثواب پائے گا، بڑے بڑے اونچے درجے بہشت میں ملیں گے نہ پڑھنے سے کچھ عذاب نہیں۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

اَبُوطَالِبٍ فِی نِصفِ شَوَّالٍ مِّن عَاشِرَةِ

ابی طالب نے پندرھویں تاریخ شوال کی دسویں برس

اَلبِعثَةِ وَعَظُمَت بِمَوتِهِ الرَّزِیَّة + وَتَلَتهُ

نبوت کے اور بڑی مصیبت ہوئی ابوطالب کے مرنے سے ف۱ اور قریب ان کے وفات پائی

خَدِیجَةُ بَعدَ ثَلٰثِ اَیَّامٍ وَّشَدَّ البَلَاءُ عَلَی

جناب ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضؓ نے بعد تین دن کے اور بہت سخت بلا پڑی مسلمانوں پر

اَلمُسلِمِینَ عَرَاهُ + وَاَوقَعَت قُرَیشٌ بِهٖ صَلَّی اللّٰهُ

ان دونوں کے مرنے سے ف۲ اور ستایا قریش نے حضرت صلے اللہ

عَلَیهِ وَسَلَّمَ کُلَّ اَذِیَّةٍ ؛ وَاَمَّ الطَّائِفَ

علیہ وآلہ وسلم کو اور سب طرح کی اذیت دی اور ناچار ہوکر چلے آئے آپؐ طائف میں

یَدعُوا ثَقِیفًا فَلَم یُحسِنُوا بِالاِجَابَةِ قِرَاهُ + وَ

بُلایا آپ نے قبیلۂ ثقیف کو اسلام کی طرف سو نہ قبول کیا انھوں نے آپ کا کہنا ف۳ اور

اَغرَوا بِهِ السُّفَهَاءَ وَالعَبِیدَ فَسَبُّوهُ بِاَلسُنٍ

بہکایا انھوں نے بیوقوفوں اور غلاموں کو پس بُرا کہا انھوں نے آپ کو اور بہت بدزبانی کی

بَذِیَّةٍ + وَرَمَوهُ بِالحِجَارَةِ حَتّٰی خَضِبَت بِالدِّمَاءِ

اُن لوگوں نے اور مارا انھوں نے آپ کو پتھروں سے یہاں تک کہ رنگین ہوگئیں خون سے

ف۱ یعنی حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ابوطالب کے مرنے سے کفار قریش نے سختی کی، اُن کے دل سے دہشت مٹ گئی، جناب رسول مقبول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بہت ستایا، آخر آپؐ پریشان ہوکر شہر طائف کی طرف چلے گئے۔ ۱۲ منہ

ف۲ یعنی ابوطالب کے انتقال کرنے سے اور اُن کے تین یا پانچ دن کے بعد جناب اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ کی وفات ہوئی ان کی وفات سے مسلمانوں پر نہایت تکلیف ہوئی اور بڑی مصیبت پڑی ہر طرح کے رنج وغم نے گھیر لیا کیونکہ یہ دونوں صاحب حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خاطر سے مسلمانوں کی ہر طرح مدد کرتے تھے، ابوطالب فوج وشکر سے، اور جناب اُم المومنین خدیجہ رضؓ مال ودولت سے، جب ان دونوں نے رحلت کی تو مسلمان ہر طرح بیکس وبے بس ہوئے، کفار نے دباؤ ڈالا، ناچار ہوکے حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے طائف کی طرف سفر کیا تاکہ اُن لوگوں کے ظلم سے باز رہیں۔ ۱۲ منہ

ف۳ جب آپؐ مکہ سے طائف میں تشریف لائے وہاں کے رہنے والوں کو ہدایت فرمانے لگے، دین خدا کی طرف بُلانے لگے، اُس قوم نے بھی آپؐ کا کہنا قبول نہ کیا، ایمان نہ لائے، بلکہ آپؐ کی جناب میں بہت بے ادبیاں وگستاخیاں کیں، عیب لگائے، اور بُرا کہا، جس پر بھی آپؐ ہدایت فرماتے جاتے تھے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

ف ا یعنی قبیلہ بنی ثقیف کے بہکانے سے اُنکی قوم کے غلام اور کمینے اور بیوقوف لوگ حضرتؐ کی شان میں گستاخی کرتے تھے یعنی یہاں تک آپؐ کو ایذا دی کہ پتھروں سے مار مار کے کمبختوں سنگدلوں نے آپؐ کا بدن زخمی کر دیا پاؤں سے خون بہہ کر اتنا آیا کہ دونوں پاؤں کی جوتیاں خون سے بھیگ گئیں اور کفار جو پتھر حضرتؐ کو مارتے تھے زید بن حارثہ آپؐ کے آگے کھڑے ہو کر چوٹ اپنے اوپر روکتے تھے اُن کا بھی سر اور بدن زخمی ہو گیا تھا اور جب حضرتؐ زخم پتھر کھا کر گر پڑتے تھے تو کفار آپؐ کو بغلوں میں ہاتھ دے کر اٹھاتے تھے اور کہتے تھے کہ بھاگو جب حضرتؐ قدم اُٹھاتے تھے تو پھر وہ لوگ پتھر مارتے تھے اور حضرتؐ گر پڑتے تھے۔ ۱۲ منہ رح

نَعْلَاهُ ۚ ثُمَّ عَادَ اِلٰى مَكَّةَ حَزِيْنًا فَسَاَلَهٗ مَلَكُ

دونوں جوتیاں آپؐ کی ف ا پھر پھرے آپؐ طرف مکہ شریف کے غمگین ہو کر پس عرض کی آپؐ سے فرشتے نے

الْجِبَالِ فِىْ اِهْلَاكِ اَهْلِهَا ذَوِى الْعَصَبِيَّةِ ۚ

پہاڑوں کے واسطے مار ڈالنے طائف کے لوگوں کے جو بڑے جتھے والے تھے ف ۲

فَقَالَ اِنِّىْ اَرْجُوْا اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ

پس فرمایا حضرتؐ نے کہ میں اُمید رکھتا ہوں اس کی کہ نکالے اللہ تعالیٰ اُن کی نسل سے

مَّنْ يَّتَوَلَّاهُ شِعْرُ عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ

ان کو جو دوست رکھیں اُس کو بیت الٰہی قبر احمد کو سراسر

بِعَرْفِ شَذِيٍّ مِّنْ صَلٰوةٍ وَّتَسْلِيْمِ

کر اپنے عطر رحمت سے معطر

هٰذَا ذِكْرُ الْمِعْرَاجِ الشَّرِيْفِ

یہ ذکر ہے حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی معراج شریف کا

ثُمَّ اُسْرِىَ بِرُوْحِهٖ وَجَسَدِهٖ يَقْظَةً مِّنَ الْمَسْجِدِ

پھر سیر کے واسطے لیگئے لیجانے والے حضرتؐ کو ساتھ رُوح پاک اور جسم اطہر کے جاگتے میں ف ۳

الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَرِحَابِهِ الْقُدْسِيَّةِ

کعبہ کی مسجد سے طرف بیت المقدس اور اس کے مقام وسیع پاک تک ف ۴

اگر آپؐ فرمائیے تو ہم ان ظالموں کو ہلاک کر دیں یعنی اُن پر پہاڑ ڈال دیں انکی ساری قوم کا گھمنڈ مٹ جائے آپؐ نے فرمایا کہ یہ بات مجھے منظور نہیں کیونکہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ سے میں امید رکھتا ہوں کہ شاید انکی اولاد میں سے وہ لوگ پیدا ہوں جو اللہ و رسول پر ایمان لائیں اور مسلمان ہوں اگر یہ لوگ ہلاک ہو جائیں گے تو انکی اولاد کہاں سے ہوگی ۱۲ منہ رح ف ۳ یعنی حضرتؐ کو معراج جاگتے میں ہوئی روح و بدن کے ساتھ یعنی خاص اپنے جسم شریف سے حضرت عرش اعلیٰ تک اور مقام دنی تک تشریف لیگئے اور خواب میں اکثر آپؐ یہ معاملہ معراج کا دیکھا کرتے تھے اور وہی معاملہ پیش آنا ویسا ہی معراج کا بھی معاملہ پیش آیا ۱۲ منہ رح ف ۴ یعنی بیت المقدس میں جو پاک اور اطہر جگہ کہلاتی ہے جو انبیاءؑ کا قبلہ تھا اس مقام پر حضرتؐ تشریف لیگئے اور سب انبیاءؑ کے امام ہو کر وہاں نماز پڑھائی چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب آپؐ مسجد اقصیٰ میں پہونچے انبیاءؑ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی سبھوں نے آپؐ کو امام کیا پیچھے سات صفیں تھیں تین صفیں ۱۲ رسولوں کی اور چار صفیں نبیوں کی آپؐ کے پیچھے پیٹھ کے برابر حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ اور پہلی صف کی داہنی طرف حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بائیں طرف اسحاق علیہ السلام

Marfat.com

ف۱ یعنی حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بہت سی بزرگیاں عطا فرمائی تھیں اور یہ کتنی بڑی بزرگی ہے کہ فرشتوں نے ان کو سجدہ کیا اور تمام انبیاءؑ اور رسُولوں کو ان کی اولاد میں پیدا کیا خصوصًا ہمارے حضرت جناب رسُول مقبول محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) بھی انکی اولاد میں ہوئے ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوسرے آسمان پر زندہ موجود ہیں قریب قیامت کے ملک شام میں اتریں گے اور سات برس تک زندہ رہیں گے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ ہو کے بیدینوں سے لڑیں گے پھر وفات پاکے مدینۂ منورہ میں جناب رسُول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ مُبارک میں جو ایک قبر کی جگہ باقی ہے دفن ہوں گے ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی جتنے نبی اوّل سے آخر تک گذرے ہیں سبھوں کو چالیس برس کی عمر سے کم میں نبوت نہیں ہوئی مگر حضرت یحییٰ علیہ السلام کو حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے لڑکپن میں نبی کر دیا اللہ کے خوف سے ہر وقت رویا کرتے تھے، آنسوؤں کی دھار سے رخساروں کا گوشت گل گیا تھا کبھی کسی نے ہنستے نہیں دیکھا مظلوم شہید ہوئے ۱۲ منہ رح ف۴ یوسف علیہ السلام کا حُسن وجمال مشہور ہے کہ مصر کی عورتوں نے ان کو دیکھ کر بیخودی میں اپنے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں کاٹ ڈالیں ۱۲ منہ رح ف۵ حضرت ادریس علیہ السلام نے بہت سے مرتبے اور کمال عنایت الٰہی سے پائے اور فن ایجاد کے جیسے کپڑے کا سینا اور ہتھیار کا بنانا اور کیمیاگری اور علم حساب اور علم نجوم اور علم طب وغیرہ پہلے آپ ہی نے ایجاد کیا ۱۲ منہ رح ف۶ حضرت ہارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بڑے بھائی تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام میقات کو گئے تو ان کو اپنا نائب کر گئے اُن کے مزاج میں حلم بہت تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے انتقال فرما گئے جبل اُحد کی گھاٹی میں دفن ہوئے ۱۲ منہ رح

وَعُرِجَ بِهٖ اِلَى السَّمٰوٰتِ فَرَاٰى اٰدَمَ فِي الْاُوْلٰى

اور چڑھا لیگئے آپؐ کو حضرت جبرئیلؑ آسمانوں پر پس دیکھا آپؐ نے حضرت آدمؑ کو پہلے آسمان پر

وَقَدْ جَلَّلَهُ الْوَقَارُ وَعَلَاهُ + وَرَاٰى فِي الثَّانِيَةِ

اور بیچ میچ گھیر لیا تھا ان کو بزرگی اور بڑائی نے ف۱ اور دیکھا دوسرے آسمان پر

عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ الْبَتُوْلِ الْبَرَّةَ التَّقِيَّهْ + وَابْنَ

حضرت عیسیٰؑ مریمؑ کے بیٹے کو جو نیک بخت پرہیزگار تھیں ف۲ اور ان کی

خَالَتِهٖ يَحْيٰى الَّذِيْ اُوْتِيَ الْحُكْمَ فِي حَالِ

خالہ کے بیٹے یحییٰ کو جن کو نبوت دی گئی

صِبَاهُ + وَرَاٰى فِي الثَّالِثَةِ يُوْسُفَ بِصُوْرَتِهٖ

لڑکپن میں ف۳ اور دیکھا تیسرے آسمان پر حضرت یوسفؑ کو ساتھ حُسن وجمال

الْجَمَالِيَّهْ + وَفِي الرَّابِعَةِ اِدْرِيْسَ الَّذِيْ رَفَعَ اللّٰهُ

بے مثال کے ف۴ اور چوتھے آسمان پر حضرت ادریسؑ کو جن کو اُٹھایا اللہ تعالیٰ نے

مَكَانَهٗ وَاَعْلَاهُ + وَفِي الْخَامِسَةِ هَارُوْنَ الْمُحَبَّبَ

اُونچے مقام میں اور بزرگی دی اُن کو ف۵ اور پانچویں آسمان پر حضرت ہارونؑ کو دیکھا جو محبوب تھے

فِيْ اُمَّةِ الْاِسْرَائِيْلِيَّهْ + وَفِي السَّادِسَةِ مُوْسٰى

امت بنی اسرائیل میں ف۶ اور چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰؑ کو دیکھا

Marfat.com

ف۱ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فضائل ظاہر ہیں کہ اللہ کے بڑے نبی تھے کلیم اللہ خطاب تھا بنی اسرائیل میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں ان کے باپ کا نام عمران تھا، ایک سو بیس برس کی عمر تھی ۱۲ منہ

ف۲ حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کا بہت بڑا مرتبہ ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جدامجد ہیں جب نمرود نے بسبب دین کی عداوت کے ان کو آگ میں ڈالا تو حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے اُن کے واسطے آگ کو پھلواری کر دیا اور فرمایا: "یا نار کونی بردًا وسلامًا علیٰ ابراھیم" ایک سو ستر برس کی عمر تھی بیت المقدس کے قریب مقام خلیل میں دفن ہوئے ۱۲ منہ

ف۳ ساتوں آسمانوں کے اوپر ایک مقام ہے اُس کو سدرۃ المنتہیٰ کہتے ہیں وہاں ایک درخت ہے بیری کا پتے اس کے ایسے ہیں جیسے ہاتھی کے کان اور پھل اس میں اتنے بڑے ہوتے ہیں جیسے شہر ہجر کے مٹکے اور اس درخت پر ہزاروں فرشتے نوری مثل پتنگوں کے چھائے ہوئے ہیں اللہ کی تسبیح وتہلیل کرتے ہیں اُس درخت کا ایک پتہ زمین پر گرے تو تمام زمین روشن ہو جائے، اور منتہیٰ اس وجہ سے اس مقام کو کہتے ہیں کہ وہ سرحد ہے اوپر نیچے والوں کی یعنی نیچے والے سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچ کے اوپر جا نہیں سکتے، بلکہ جبرئیل علیہ السلام تک کہتے ہیں شعر اگر یک سرِ موئے برتر پرم ؛ فروغِ تجلی بسوزد پرم ۔ اور اوپر والے اس حد سے نیچے نہیں اُتر سکتے، حضرت جبرئیل علیہ السلام کا مقام خاص وہی ہے ۱۲ منہ

ف۴ یعنی لوح محفوظ پر جو کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے لکھنے والے لکھتے ہیں قلموں کے چلنے کی آواز وہاں حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سُنتے تھے ۔ ۱۲ منہ

الَّذِیْ کَلَّمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَنَاجَاہُ + وَفِی السَّابِعَۃِ

جن سے کلام کیا اللہ تعالیٰ نے اور رازونیاز کی باتیں کیں ف۱ اور ساتویں آسمان پر

اِبْرَاھِیْمَ الَّذِیْ جَآءَ رَبَّہٗ بِسَلِیْمِ الْقَلْبِ وَالطَّوِیَّۃِ

حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو دیکھا جو آئے اپنے رب کے پاس ساتھ سلامتی قلب اور طبیعت کے

فَحَفِظَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ نَّارِ نَمْرُوْدَ وَعَافَاہُ + ثُمَّ

پس بچایا ان کو اللہ تعالیٰ نے نمرود کی آگ سے اور پناہ دی ان کو ف۲ پھر

اِلٰی سِدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی اِلٰی اَنْ سَمِعَ صَرِیْفَ الْاَقْلَامِ

تشریف لے گئے آپ سدرۃ المنتہیٰ کو ف۳ پہونچ گئے آپ وہاں تک کہ سُنی آپ نے آواز قلموں کے چلنے کی

بِالْاُمُوْرِ الْمَقْضِیَّۃِ + اِلٰی مَقَامِ الْمُکَافَحَۃِ الَّذِیْ

کہ لکھے جاتے تھے ہونے والے کام ف۴ یہاں تک کہ آپ پہونچے مقام خاص میں دوبدو سامنے ایسا مقام

قَرَّبَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْہِ وَاَدْنَاہُ ؛ وَاَمَاطَ لَہُ حُجُبَ

کہ مقرب کیا اللہ تعالیٰ نے اُس مقام میں اور نزدیک کیا آپ کو اور اٹھا دیئے آپ کے لئے پردے

الْاَنْوَارِ الْجَلَالِیَّۃِ + وَاَرَاہُ بِعَیْنَیْ رَاْسِہٖ مِنْ

انوار بزرگی کے اور دکھایا آپ کو سر مبارک کی دونوں آنکھوں سے

حَضْرَۃِ الرَّبُوْبِیَّۃِ مَا اَرَاہُ + وَبَسَطَ لَہٗ بِسَطَ

بارگاہ ربوبیت کو جو حق تھا دکھانے کا آپ کو اور بچھائے آپ کے واسطے بچھونے

Marfat.com

الْاِجْلَالِ فِی الْمَجَالِ الذَّاتِیَّہ + وَفُرِضَ عَلَیْہِ

بزرگی کے بیچ مقام خاص اپنی ذات پاک کے ف۱ اور فرض کی گئیں آپ پر

وَعَلٰی اُمَّتِہٖ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃً ثُمَّ اَنْھَلَ سَحَابُ

اور آپ کی امت پر پچاس وقت کی نمازیں پھر برسایا مینھ بخشش اور

الْفَضْلِ فَرُدَّتْ اِلٰی خَمْسٍ عَمَلِیَّہ + وَلَھَا اَجْرُ

کرم کی بدلی نے پس پھیری گئیں طرف پانچ نمازوں کے جو معمول اور پانچ وقت کی نمازوں کا ثواب آپ کی

الْخَمْسِیْنَ کَمَا شَآءَہٗ فِی الْاَزَلِ وَقَضَاہُ + ثُمَّ

امت کو پچاس نمازوں کا ہے جیسا کہ چاہا ازل میں اور حکم کیا اُس کا ف۲ پھر

عَادَ اِلٰی مَکَّۃَ فِیْ لَیْلَتِہٖ وَصَدَّقَہُ الصِّدِّیْقُ

پلٹ آئے آپ اُسی رات میں اور تصدیق کی حضرت صدیق

الْاَکْبَرُ بِمَسْرَاہُ + وَکُلُّ ذِیْ عَقْلٍ وَّرَوِیَّہ + وَکَذَّبَتْہُ

اکبرؓ نے آپ کے معراج کی اور ہر ایک عقلمند صاحب شعور نے، اور جھٹلایا آپ کو

قُرَیْشٌ وَّارْتَدَّ مَنْ اَضَلَّہُ الشَّیْطٰنُ وَاَغْوَاہُ شِعْرٌ

قریش نے اور مرتد ہوا جس کو گمراہ کیا شیطان نے اور بہکایا اس کو ف۳ بیت

عَطِّرِ اللّٰھُمَّ قَبْرَہُ الْکَرِیْمَ + بِعَرْفٍ شَذِیٍّ مِّنْ صَلٰوۃٍ وَّتَسْلِیْمٍ

الٰہی قبر احمد کو سراسر کر اپنے عطر رحمت سے معطر

ف۱ یعنی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج میں اللہ جل شانہ کو اپنے سر کی ان ہی دونوں آنکھوں سے دیکھا اور قریب پہونچ گئے شعر موسیٰؑ زہوش رفت بیک پرتو نگاہ ٭ تو عین ذات بنگری و در تبسمی۔ اور اتنا نزدیک ہو کے حق تعالیٰ جل شانہ سے ملے کہ جیسے دو کمانوں کے گوشے ملا دیئے جاویں بلکہ اُس سے بھی کم، قرآن مجید میں آیۂ قاب قوسین او ادنیٰ اسی طرف اشارہ ہے یعنی حق سبحانہ وتعالیٰ جل شانہ نے شب معراج میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت خاطر تواضع وتکریم وتعظیم کی اور حد سے زیادہ آپ کی ناز برداری کی ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنی حق سبحانہ تعالیٰ جل شانہ نے پہلے ہی مقرر کر رکھا تھا کہ جناب خاتم النبیین حبیب رب العالمین کی اُمت پر پانچ وقت کی نمازیں فرض کی جائیں گی اور ان پانچ نمازوں کے پڑھنے سے پچاس نمازوں کا ثواب ملے گا اور ہر نیکی کا دس گونہ ثواب ہے جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے من جاء بالحسنہ فلہ عشر امثالھا۔ پس اسی طرح پانچ وقت کی نمازیں حساب سے پچاس وقت کی ہوئیں، اور دوسری بات یہ ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج سے پھر کر آنے لگے تو پھر حضرت موسیٰؑ سے ملاقات ہوئی انھوں نے پوچھا کہ آپکی امت پر کیا حکم ہوا فرمایا کہ پچاس وقت کی نماز، تو حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ آپکی امت سے ہرگز نہ ہو سکے گی پھر جاؤ اور معافی چاہو، حضرتؐ نے اُنکے کہنے سے جا کر جناب باری میں عرض کی کہ میری امت سے پچاس وقت کی نماز نہ ہوگی تو دس کم ہوئیں چالیس رہیں یہ پھر آئے اور حضرت موسیٰؑ نے پوچھا کیا ہوا فرمایا کہ دس کم ہوئیں کہا پھر جاؤ اور کمی کراؤ، الغرض آپ پانچ بار آئے گئے ہر بار کمی ہوتے ہوتے پانچ نمازیں رہیں اور ہر بار کے آنے جانے میں نکتہ یہ ہے کہ جیسے کسی عاشق کو اپنے معشوق کی آمد و رفت بار بار کی پسند ہوتی ہے یا اُسکے ناز یا ہٹ کرنے سے دل شاد ہوتا ہے اسواسطے کئی بار کی آمد و رفت میں دفعہ دفعہ ۴ کم کرتے کرتے پانچ رہنے دیں، عجب نہیں جو آپ پھر جاتے تو یہ بھی معاف ہو جاتیں ۱۲ منہ رح (حاشیہ ف۳ ص۶۱ پر ملاحظہ کیجئے)

Marfat.com

هٰذَا تَذْكِرَةُ اِظْهَارِ الرِّسَالَةِ

یہ ذکر ہے اظہار رسالت شریف کا

ثُمَّ عَرَضَ نَفْسَهٗ عَلَى الْقَبَائِلِ بِاَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ

پھر ظاہر کیا حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے تئیں گروہ عرب وعجم پر کہ میں اللہ کا رسول ہوں

فِی الْاَیَّامِ الْمَوْسِمِیَّةِ + فَاٰمَنَ بِهٖ سِتَّةٌ مِّنَ

حج کے دنوں میں ف۱ پس ایمان لائے آپؐ پر چھ آدمی

الْاَنْصَارِ اِخْتَصَّهُمُ اللّٰهُ بِرِضَاهُ + وَحَجَّ مِنْهُمْ

انصار میں سے کہ خاص کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی رضامندی کیساتھ ف۲ اور حج کیا اُن ہی لوگوں میں سے

فِی الْقَبَائِلِ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا وَّبَایَعُوْهُ بَیْعَةً

سال آئندہ میں بارہ مردوں نے اور بیعت کی انھوں نے حضرت صلعم کے ہاتھ پر

خَفِیَّةً + ثُمَّ انْصَرَفُوْا وَظَهَرَ الْاِسْلَامُ بِالْمَدِیْنَةِ

چھپ کر پھر وہ لوگ جب پھر گئے تو ظاہر کیا اپنا اسلام مدینہ منورہ میں

فَكَانَتْ مَعْقِلَهٗ وَمَاوَاهُ + وَقَدِمَ عَلَیْهِ فِیْ

پس ہوگیا مدینہ پناہ کی جگہ اور ٹھکانا اسلام کا اور آئے آپؐ کے پاس

الثَّالِثَةِ سَبْعُوْنَ وَثَلٰثَةٌ اَوْ خَمْسَةٌ وَّامْرَاَتَانِ

تیسرے برس تہتر مرد یا پچھتر مرد اور دو عورتیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ

ف۱ یعنی بیت اللہ شریف میں حج کے لئے چاروں طرف سے ہر شہر کے لوگ آئے ہوئے تھے اس بڑی بھیڑ میں ہر ایک فرقے کے سامنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی رسالت کو ظاہر کیا کہ میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں تمہاری ہدایت کے واسطے آیا ہوں، سو ایمان لاؤ اللہ پر اور اسکے رسول پر ۱۲ منہ

ف۲ یعنی حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے مقبول بندوں میں انصار کو داخل کرلیا اور اُن سے راضی ہوگیا ۱۲ منہ

ف۳ کفار کے ڈر سے جہاد کرنے پر ۱۲ منہ

(صفحہ ۶۰ کا بقیہ حاشیہ)

ف۳ خصوصاً ابوجہل وغیرہ اور بھی اکثر کفار آپکی معراج شریف پر ایمان نہ لائے بلکہ جھٹلایا اور بہت سے کچے مسلمان وہ بھی آپ سے پھر گئے اور جس نے نہ مانا جھوٹ جانا وہ زندیق ہوا اور جس نے مان لیا اور دل سے یقین کیا جیسے حضرت ابوبکر صدیق اکبرؓ ان کا لقب صدیق ہوا، بلکہ بعض روایت میں ہے والذی جاء بالصدق یہ اشارہ ہے خاص ابوبکر صدیقؓ کی طرف ۱۲ منہ

Marfat.com

مِنَ الْقَبَائِلِ الْاَوْسِيَّةِ وَالْخَزْرَجِيَّةِ +

گروہ اوسی سے اور خزرجی سے ف۱

فَبَايَعُوْهُ وَاٰمَنَ عَلَيْهِمُ اثْنَىْ عَشَرَ نَقِيْبًا

پس بیعت کی اُن سبھوں نے اور آپؐ نے مقرر کئے بارہ سردار

حَجَاجَحَةً سَرَاةً + فَهَاجَرَ اِلَيْهِمْ مِّنْ مَّكَّةَ

بڑے مرتبے والے اُن پر پس ہجرت کی اُن کی طرف مکے سے

ذَوُوا الْمِلَّةِ الْاِسْلَامِيَّةِ + وَفَارَقُوا الْاَوْطَانَ

گروہ دین اسلام والوں نے ، اور چھوڑا اپنے وطنوں کو

رَغْبَةً فِيْمَا اُعِدَّ لِمَنْ هَجَرَ الْكُفْرَ وَنَاوَاهُ + وَ

بسبب رغبت اُس ثواب کے جو مقرر کیا گیا اُن کے لئے جنھوں نے چھوڑا کفر کو اور ترک کیا اُس کو ف۲ اور

خَافَتْ قُرَيْشٌ اَنْ يَّلْحَقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ڈرے کفار قریش اس بات سے کہ مل جائیں حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

بِاَصْحَابِهٖ عَلَى الْفَوْرِيَّةِ + فَاْتَمَرُوْا بِقَتْلِهٖ فَحَفِظَهُ

کہیں اپنے اصحابوں کے پاس جاکر جلدی سے ف۳ پس صلاح کی اُن سبھوں نے آپؐ کے قتل کی سو محفوظ رکھا

اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ كَيْدِهِمْ وَنَجَّاهُ شِعْرٌ

اللہ تعالیٰ نے حضرتؐ کو اُن دشمنوں کے فریب سے اور نجات دی آپ کو ان سے ف۴ بیت

ف۱ یہ عرب میں قبیلوں کا نام ہے ۱۲ منہ ف۲ یعنی ان لوگوں نے مسلمان ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور دین اسلام کے خیال سے اپنا مال خزانہ لٹا دیا اور گھر بار وطن چھوڑ کر پردیس مدینہ کیطرف نکل گئے اُن کا نام مہاجرین ہے اُنکے حق میں اللہ جل شانہ فرماتا ہے الذین هاجروا واخرجوا من دیارهم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا لاکفرن عنهم سیاتهم ولادخلنهم جنات تجری من تحتها الانهار (ترجمہ) پس جن لوگوں نے چھوڑا اور نکالے گئے اپنے وطنوں سے اور دکھ اُٹھایا ہماری راہ میں اور لڑے اور مارے گئے مٹا دیئے اُن سے گناہ ان کے ، اور داخل ہونگے بہشت میں بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں ۱۲ منہ ف۳ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب اصحابؓ کو رفتہ رفتہ ہجرت کرادی وہ سب مدینہ منورہ پہونچ گئے اس بات سے کفار ڈرے کہ ایسا نہ ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی وہاں پہنچ جائیں اور لشکر جمع کرکے اپنے اصحابؓ کو ہمراہ لیکر ہم سے لڑیں اور خونریزی کریں ۱۲ منہ ف۴ یعنی کفار کی یہی تجویز ٹھہری کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرڈالنا چاہیئے تاکہ سب طرح کا فساد اور جھگڑا مٹ جائے ، کفار کے مشورے کی خبر حق سبحانہ وتعالیٰ جل شانہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دے دی اور آپؐ کو بھی ہجرت کا حکم ہوا چنانچہ آیۂ شریفہ اذ یمکر بك الذین کفروا میں بھی ہجرت کا بیان ہے ۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

ف۱ یعنی موقع و محل دیکھ کر آپؐ کو قتل کر ڈالیں پھر ان سب باتوں کا خطرہ مٹ جائے ۱۲ منہ ف۲ یعنی بذاتِ خاص جب حضرتؐ کو ہجرت کا حکم ہوا تو پچھلی رات کو آپ نے اپنے بچھونے پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو سُلا دیا اور خاک مٹھی بھر لیکے گھر سے نکلے کفار دروازے پر آپؐ کی تاک میں قتل کرنے کو کھڑے تھے شاہت الوجوہ

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ + بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِّنْ صَلٰوةٍ وَّتَسْلِيْمٍ

الٰہی قبر احمد کو سراسر کر اپنے عطر رحمت سے معطر

هٰذَا الذِّكْرُ الْمَخْصُوْصُ لِلْهِجْرَةِ الشَّرِيْفَةِ

یہ ذکر ہے خاص آپؐ کی ہجرت شریف کا

وَاُذِنَ لَهٗ فِي الْهِجْرَةِ فَرَقَّبَهُ الْمُشْرِكُوْنَ لِيُوْرِدُوْهُ

اور حکم ہوا بذات خاص حضرتؐ کو ہجرت کا اسلئے کہ تاکا آپؐ کو مشرکوں نے کہ اتاریں آپؐ کو

بِزَعْمِهِمْ حِيَاضَ الْمَنِيَّةِ + فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ وَنَثَرَ عَلٰى

اپنے گمان سے موت کے حوضوں میں ف۱ پس نکلے آپؐ ان ہی کی طرف سے اور پھینکی اُن ہی

رُؤُسِهِمُ التُّرَابَ وَحَثَاهُ + وَاَمَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

دشمنوں کے سروں پر مٹی مٹھی بھر کر اور خاک اُن کے منھ پر ف۲ اور قصد کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

سَلَّمَ غَارَ ثَوْرٍ وَّفَازَ الصِّدِّيْقُ فِيْهِ بِالْمَعِيَّةِ

وسلم نے غار ثور کا اور مرتبہ پایا حضرت صدیق اکبرؓ نے آپؐ کی ہجرت میں ساتھ دینے کا ف۳

وَاَقَامَا فِيْهِ ثَلٰثًا تُحْمِ الْحَمَائِمُ وَالْعَنَاكِبُ

اور ٹھہرے اسی غار ثور میں دونوں صاحب تین دن نگہبانی کرتے تھے کبوتر اور مکڑیاں

حِمَاهُ + ثُمَّ خَرَجَا مِنْهُ لَيْلَةَ الْاِثْنَيْنِ وَهُوَ

حق نگہبانی کا ف۴ پھر نکلے دونوں صاحب غار سے دوشنبے کی رات کو اور اس حال میں کہ

کہہ کر وہ خاک آپ نے اُنکے منھ پر پھینکی سبھوں کی آنکھوں میں پڑی سب کے سب وہ کافر اندھے ہو گئے اور آپؐ اُن کے سامنے نکلے ہوئے چلے گئے جس کا ذکر حق سبحانہ وتعالیٰ قرآن مجید میں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ

ارشاد فرماتا ہے وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (ترجمہ) اور نہیں پھینکا تو نے جب پھینکا تو نے اور لیکن دراصل پھینکا اللہ جل شانہٗ نے ۱۲ منہ ف۳ یعنی حضرتؐ اپنے مکان سے نکل کر پہلے حضرت صدیق اکبرؓ کے مکان پر تشریف لائے وہ حضرتؐ کو اپنے کاندھے پر چڑھا کے انگوٹھوں کے بل چل کے غار ثور تک لے آئے، حدیث میں آیا ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے شب ہجرت میں حضرتؐ کے ساتھ دینے سے وہ مرتبہ پایا ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ میں تمام عمر کی نیکیاں حضرت صدیق اکبرؓ کے نذر کرتا ہوں جو فقط شب ہجرت کا ثواب مجھ کو دے دیں، اور حضرت عمرؓ کی نیکیاں اتنی ہیں کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جتنے آسمان کے تارے ہیں بلکہ اس سے بھی سواء ۱۲ منہ ف۴ یعنی اُس غار کے اندر جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت صدیق اکبرؓ کو اپنے ساتھ لیکے داخل ہو چکے تو اُسی غار کے ایک کنارے پر کبوتروں نے انڈے دیئے اور مکڑیوں نے خوب گھنا جالا چھا دیا تاکہ دیکھنے والے کو یہ شبہ بھی نہ گذرے کہ کوئی اس غار میں چھپا ہے بلکہ ایسا ہی ہوا کہ کفار خبر پا کر آپؐ کو وہاں ڈھونڈھنے کو آئے مکڑی کا جالا اور کبوتروں کے انڈے سیتے ہوئے دیکھ کر غار کے نزدیک آکے پھر گئے بیت رونق فزا وہ غار میں جب بیگماں ہوئے ؛ برج شرف میں وہ مہ انور نہاں ہوئے : یقین ہوا کہ اس غار کے اندر کوئی نہیں ہے اور حضرت صدیق اکبرؓ فرماتے ہیں کہ اگر کفار غار کے قریب اپنے پیروں کی طرف دیکھتے تو ہم پر اُنکی صاف نظر پڑ جاتی حق سبحانہ وتعالیٰ نے اُسوقت کبوتروں کے انڈوں اور مکڑیوں کے جالے سے وہ کام لیا کہ وقت پر زرہ اور بکتر توپ اور گولے کوٹ قلعے سے ایسا کام نہیں نکلتا، اور بعض راویوں سے منقول ہے کہ حرم شریف میں جو کبوتر ہیں وہ اُسی کی نسل سے ہیں اس وجہ سے انھیں آجتک کوئی نہیں ستاتا ۱۲ منہ

Marfat.com

ف ا یعنی حضرت صدیق اکبرؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کا حال سُن کے پہلے سے دُو اونٹنیاں پال رکھی تھیں ایک حضرتؐ کے واسطے اور ایک اپنے واسطے اُن ہی دونوں ناقوں پر سوار ہو کے دونوں صاحب مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے ۱۲ منہ ف ۲ لکھا ہے کہ جس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کر کے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی خَیْرِ مَطِیَّۃٍ + وَتَعَرَّضَ

حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سوار تھے اچھی سواری پر ف اور

لَہٗ سُرَاقَۃُ فَابْتَہَلَ فِیْہِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَدَعَاہُ ÷

ٹوکا آپؐ کو راہ میں سراقہ نے پس عاجزی کی اُس کے حق میں آپؐ نے اللہ تعالیٰ سے

فَسَاخَتْ قَوَائِمُ فَرَسِہٖ فِی الْاَرْضِ الصَّلْبِیَّۃِ

اور بددعا کی سو گھس گئے پاؤں اس کے گھوڑے کے زمین سخت

الْقَوِیَّۃِ + وَسَاَلَہُ الْاَمَانَ فَمَنَحَہٗ اِیَّاہُ شِعْرٌ

کر دی میں اور سراقہ آپ سے مانگنے لگا اماں پس اماں دی آپؐ نے اس کو ف ۲ بیت

عَطِّرِ اللّٰھُمَّ قَبْرَہُ الْکَرِیْمَ + بِعَرْفٍ شَذِیٍّ مِّنْ صَلٰوۃٍ وَّتَسْلِیْمٍ

الٰہی قبر احمد کو سراسر پُر کر اپنے عطرِ رحمت سے معطر

ھٰذَا اِذْکُرْ نُزُوْلِہٖ عَلٰی قُدَیْدٍ

یہ ذکر ہے مقام قدید میں پہونچنے کا

وَمَرَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقُدَیْدٍ عَلٰی اُمِّ مَعْبَدٍ

اور پہونچے حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) جب مقام قدید میں اُم معبدؓ

الْخُزَاعِیَّۃِ + وَاَرَادُوْا ابْتِیَاعَ لَحْمٍ اَوْ لَبَنٍ مِّنْہَا

خزاعیہ کے مکان پر اور ارادہ کیا آپؐ نے مول لینے کا گوشت یا دودھ اُس سے

صَلِّ وَسَلِّمْ
وَزِدْ وَبَارِكْ
عَلَيْهِ

Marfat.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہ جب قارون آپ کی نافرمانی سے زمین میں دھنس چلا تو اُس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہت خوشامد کی انھوں نے ایک نہ سُنی، اور ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات رحمۃ للعالمین ہے سراقہ کے گڑگڑانے پر اُسی وقت رحم آگیا اس کو زمین کے دھنسنے سے باز رکھا یہ معجزہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطابق ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے، اور فضیلت ہمارے حضرتؐ کی ثابت ہے۔ ۱۲ منہ

کہ اب جو کوئی آپؐ کے اِدھر اُدھر پکڑنے کو آئے گا تو اُسکو بھی لوٹا دُوں گا سُبحان اللہ کیا رحم آپ کے دل میں تھا کہ اُس کی عاجزی سے آپؐ نے اُسی وقت اُس کیلئے دُعاء خیر کی اور عذاب سے بچا دیا، برخلاف

فَلَمْ يَكُنْ خِبَآؤُهَا شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ قَدْ حَوَاهُ

پس نہ تھی گھر میں اس کے ان دونوں میں سے کوئی چیز جو چاہتے تھے اُس سے ف ۱

فَنَظَرَ اِلٰى شَاةٍ فِي الْبَيْتِ قَدْ خَلَّفَهَا الْجُهْدُ

پس دیکھی آپ نے ایک بکری گھر میں بوڑھی بیشک رہ گئی تھی بسبب بڑھاپے کے

عَنِ الرَّعْيَةِ + فَاسْتَاذَنَهَا فِي حَلْبِهَا فَاَذِنَتْ وَ

کمزوری سے چرنے کو نہ جاسکتی تھی پس اجازت چاہی آپ نے اُسکے دوہنے کی پس اجازت دی اُس نے اور

قَالَتْ لَوْ كَانَ بِهَا حَلَبٌ لَاَصَبْنَاهُ فَمَسَحَ الضَّرْعَ

بولی اگر اس کے دودھ ہوتا تو ہم ہی نہ دوہتے اس کو پس ہاتھ پھیرا حضرت صلعم نے اُس کے

مِنْهَا وَدَعَا اللّٰهَ مَوْلَاهُ وَوَلِيَّهُ + فَدَرَّتْ وَحَلَبَ

تھنوں پر اور دُعا کی اللہ مالک اور اپنے ولی سے پس دُودھ اُتر آیا اس کے تھنوں میں اور دُوہا آپ نے

وَسَقٰى كُلًّا مِّنَ الْقَوْمِ وَاَرْوَاهُ + ثُمَّ حَلَبَ وَ

اور پلایا ساری قوم کو آپ نے خوب جی بھر کے پھر دوہا اور

مَلَاَ الْاِنَآءَ وَغَادَرَهٗ لَدَيْهَا اٰيَةً جَلِيَّةً + فَجَآءَ

بھر دیا دُودھ کے برتن کو اور چھوڑ دی آپ نے اُم معبدؓ کے پاس نشانی ظاہر ظہور ف ۲ پس آیا

اَبُوْ مَعْبَدٍ وَّرَاَى اللَّبَنَ فَذَهَبَ بِهٖ الْعَجَبُ

ابو معبدؓ اور دیکھا دُودھ کو سو تعجب ہوا

ف ۱ یعنی قدید ایک مقام کا نام ہے مدینے کی راہ میں جب وہاں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہونچے تو ابو معبدؓ زمیندار کے مکان کے پاس اُترے تو گوشت اور دودھ کھانے کو جی چاہا کئی دن سے نہیں کھایا تھا اور آپؐ کو گوشت اور دودھ سے بہت رغبت تھی اسکی تلاش ہوئی دونوں میں سے ایک چیز بھی وہاں نہ ملی ۱۲ منہ رح

ف ۲ یعنی وہ بکری اس قدر بوڑھی ہوگئی تھی کہ اُس کو چلنا پھرنا دوبھر تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزے سے وہ بکری گویا جوان ہوگئی اور حضرت عمر فاروقؓ کے زمانۂ خلافت تک زندہ رہی اور دُودھ دیا کی ۱۲ منہ رح

Marfat.com

اِلٰی اَقْصَاہُ + وَقَالَ اَنّٰی لَکِ ھٰذَا وَلَاحُلُوْبَ

نہایت درجے کا اُس کو اور پوچھا اُم معبدؓ سے کہ کہاں سے تجھ کو یہ دُودھ ملا اور نہیں کوئی بکری دُودھ والی

بِالْبَیْتِ تَبِضُّ بِقَطْرَۃِ اللَّبَنِیَّۃُ + فَقَالَتْ مَرَّ

گھر میں کہ دیوے کوئی بوند بھی دُودھ کی پس کہا اُم معبدؓ نے کہ نکلا ہمارے گاؤں کی طرف سے

بِنَا رَجُلٌ مُّبَارَکٌ کَذَا وَکَذَا حَکَتْ جُثْمَانَہٗ

ایک مرد بزرگ بڑی برکت والا ایسی صورت کا اور خوبیاں آپؐ کی

وَمَعْنَاہُ + فَقَالَ ھٰذَا صَاحِبُ قُرَیْشٍ وَّاَقْسَمَ

بیان کیں ف۱ پس کہا ابو معبدؓ نے کہ یہی نبی سردار تھے قریش کے اور قسم کھائی

بِکُلِّ اِلٰیَہٖ + بِاَنَّہٗ لَوْرَاٰہُ لَاٰمَنَ بِہٖ وَاَتَّبَعَہٗ

ہر طرح کی کہ اگر میں ان کو دیکھتا تو ایمان لاتا اُن پر اور پیروی کرتا ان کی

وَدَانَاہُ + وَقَدْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ

اور پاس رہتا ان کے ف۲ اور پہونچے حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مدینہ منورہ میں

یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ ثَانِیْ عَشَرَ رَبِیْعَ الْاَوَّلِ وَ

دوشنبے کے دن بارھویں تاریخ ربیع الاوّل کی اور

اَشْرَقَتْ بِہٖ بِشَمْسِ اَنْوَارِہٖ اَرْجَاؤُھَا الزَّکِیَّۃُ +

سرسبز ہو گئے آپؐ کے تشریف لانے سے تمام باغ مدینہ کے اور روشن ہو گیا اُن کی سورج کی روشنی سے مدینہ

ف۱ اس زمیندار کے لڑکے کا نام معبد تھا اُم معبدؓ اُسکی ماں کی طرف خطاب ہے اور ابو معبدؓ اس لڑکے کے باپ کو کہتے تھے ان دونوں مرد اور عورت کی یہی کنیت مشہور تھی اور نام اس عورت کا عاتکہ بنت خالد خزاعیہ ہے اور مرد کا نام عبداللہ اُسی قبیلہ میں تھا ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنی ابو معبدؓ نے جب آپؐ کا معجزہ دُودھ زیادہ ہونے کا سنا اور دیکھا اور صفت آپؐ کی معلوم ہوئی گھر سے آپؐ کی تلاش میں نکلے یہانتک کہ مدینہ منورہ میں پہونچ کے آپؐ سے ملاقات کی اور مشرف باسلام ہوئے ۔ ۱۲ منہ رح

Marfat.com

وَتَلَقَّاهُ الْاَنْصَارُ وَنَزَلَ بِقُبَآءٍ وَّاَسَّسَ

اور ملے آپؐ سے انصارؓ اور اُترے آپ موضع قبا میں فا اور بنیاد ڈالی

مَسْجِدَهَا عَلَى تَقْوَاهُ شِعْرُ

مسجد کی اوپر پرہیزگاری کے بیت

عَطَّرَ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ + بِعَرْفِ شَذِيٍّ مِّنْ صَلٰوةٍ وَّتَسْلِيْمِ

الٰہی قبر احمد کو سراسر؛ کر اپنے عطرِ رحمت سے معطر

هٰذِهِ الْحِلْيَةُ الشَّرِيْفَةُ

یہ ذکر ہے آپؐ کے سراپائے مبارک کا

وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلَ النَّاسِ

اور تھے حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھرپور آدمیوں سے

خَلْقًا وَّخُلُقًا ذَاتًا وَّصِفَاتٍ سَنِيَّةٍ ؛

پیدائش اور خصلت ذاتی اور اچھی صفتوں میں

مَرْبُوْعَ الْقَامَةِ اَبْيَضَ اللَّوْنِ مُشْرَبًا بِحُمْرَةٍ

میانہ قد سفید رنگ سرخی ملا ہوا

وَّاسِعَ الْعَيْنَيْنِ اَكْحَلَهُمَا اَهْدَبَ الْاَشْفَارِ

بڑی بڑی آنکھیں سرمہ لگی ہوئی پلکیں لانبی لانبی

فا قبا ایک موضع کا نام ہے مدینہ منورہ کے قریب جب آپؐ وہاں پہونچے تو ہر ایک انصاری نے چاہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چل کے ہمارے مکان پر اُتریں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ

آپؐ کو سب کی خاطر منظور تھی فرمایا جہاں میری اُونٹنی بٹھلائے میں وہیں اُتروں گا چنانچہ وہ اونٹنی حضرت ابوایوب انصاریؓ کے مکان پر بیٹھی اور وہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نزولِ اجلال فرمایا۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

قَدْ مُنِحَ الرَّجَحَ حَاجِبَاهُ + مُفَلَّجَ الْاَسْنَانِ

بیشک عنایت ہوئیں آپ کو پتلی پتلی بھویں کھلے ہوئے دانت دہن خوبصورت

وَاسِعَ الْفَمِ حَسَنَهْ وَاسِعَ الْجَبِيْنِ ذَا جَبْهَةٍ

کشادہ کھلا ہوا چوڑا ماتھا پیشانی چمکتی ہوئی

هِلَالِيَّهْ + سَهْلَ الْخَدَّيْنِ يُرٰى فِيْ اَنْفِهٖ

جیسے چاند برابر رخسارے دکھائی دیتے تھے آپ کی ناک پر

بَعْضُ اِحْدِيْدَابٍ حَسَنَ الْعِرْنَيْنِ اَقْنَاهُ ؕ

کچھ بلندی خوشنما تھی ناک کی رگ اونچی ف۱

بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ سَبَطَ الْكَفَّيْنِ

فرق تھا بیچ میں دونوں کاندھوں کے کشادہ تھیں دونوں ہتھیلیاں

ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ قَلِيْلَ لَحْمِ الْعَقِبِ كَثَّ

جوڑ بند اعضاء کے پُر گوشت ایڑیاں کم گوشت تھیں آپ کی بڑی گھنی تھی

اللِّحْيَةِ عَظِيْمَ الرَّاْسِ شَعْرُهٗ اِلَى الشَّحْمَةِ

آپ کی ڈاڑھی بڑا تھا سر مبارک بال سر کے کانوں کی

الْاُذُنِيَّهْ + وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ قَدْ عَمَّهٗ

لوؤں تک تھے ف۲ اور بیچ میں دونوں کاندھوں کے مہر تھی نبوت کی تحقیق چھپا لیا اُس کو

ف۱ یعنی آپ کی ناک کے اُوپر جو رگ تھی وہ اُبھری ہوئی تھی بہت خوشنما۔ ۱۲ منہ

ف۲ حضرتؐ کے تمام سر پر بال تھے کبھی وفرہ یعنی کان کی لو تک اور کبھی لمہ یعنی وسط گردن تک اور کبھی جمہ یعنی کاندھے تک۔ ۱۲ سید جعفر علی نگینوی

Marfat.com

النُّوْرُ وَعَلَاهُ + وَعَرَقُهٗ كَاللُّؤْلُؤِ وَعَرَقُهٗ

نور کے اُبھارنے ف۱ اور آپؐ کے پسینے کی بوندیں جیسے موتی چمکتے ہوئے اور خوشبو

اَطْيَبُ مِنَ النَّفَحَاتِ الْمِسْكِيَّةِ ۚ وَيَتَكَفَّأُ فِيْ

اُس کی بہتر تھی خوشبوؤں سے مشک کی اور جھکے ہوئے

مَشْيَتِهٖ كَاَنَّمَا يَحُطُّ مِنْ خَبَبٍ اِرْتِقَاهُ + وَ

چلتے تھے آپؐ راستہ ایسا کہ معلوم ہوتا تھا اُترتے ہیں اوپر سے نیچے کو اور

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَافِحُ الْمُصَافِحَ

حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے ہاتھ سے مصافحہ کرتے تھے جس شخص سے

بِيَدِهٖ فَيَجِدُ مِنْهَا سَائِرَ الْيَوْمِ رَائِحَةً عَبِقَةً +

پس پاتا تھا وہ شخص اپنے ہاتھ میں تمام دن خوشبو رنگ برنگ کے پھولوں کی

وَيَضَعُهَا عَلٰى رَأْسِ الصَّبِيِّ فَيُعْرَفُ مَسُّهٗ لَهٗ

اور رکھتے تھے آپؐ اپنا ہاتھ سر پر جس لڑکے کے پس پہچانا جاتا تھا آپؐ کا چھونا اُس

مِنْ بَيْنِ الصِّبْيَةِ وَيُدْرَاهُ + وَيَتَلَأْلَأُ وَجْهُهٗ

لڑکے کے سر کو سب لڑکوں میں اور چمکتا تھا چہرۂ

الشَّرِيْفُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ فِيْ لَيْلَةِ الْبَدْرِيَّةِ ۚ

مبارک آپؐ کا اس طرح پر جیسے چاند چودھویں رات کا چمکتا ہے

ف۱ یعنی دونوں شانوں کے بیچ میں جس مقام پر مہر نبوت تھی اس کے اوپر خدا کے نور کا ایک اُبھار تھا جس کی صفت نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنی جس لڑکے کے سر پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھ پھیرتے تھے اُس لڑکے کے سر سے خوشبو آیا کرتی تھی سب لوگ پہچان لیتے تھے کہ اس کے سر پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ پھیرا ہے ۱۲ منہ رح

Marfat.com

يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ

کہتا تھا آپؐ کی تعریف کرنے والا کہ نہیں دیکھا میں نے پہلے آپؐ کے اور نہ بعد آپؐ کے آپؐ کا مثل

وَلَا بَشَرٌ اِيْرَاهُ شِعْرٌ عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ

اور نہ کوئی آدمی آپ کا مثل دیکھے گا فا بیت الٰہی قبر احمد کو سراسر

بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِّنْ صَلٰوةٍ وَّتَسْلِيْمٍ

کر اپنے عطر رحمت سے معطر

هٰذِهٖ صِفَاتُهُ الْمَخْصُوْصَةُ

یہ تعریفیں حضرتؐ کی مخصوص ہیں بذات شریف میں

وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيْدَ الْحَيَاءِ

اور تھے حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بڑے شرم والے ف۲ اور

وَالتَّوَاضُعِ يَخْصِفُ نَعْلَهٗ وَيَرْقَعُ ثَوْبَهٗ وَيَحْلُبُ

نہایت عاجزی کرنیوالے گانٹھ لیتے تھے اپنے جوتے کو اور پیوند لگا لیتے اپنے پھٹے کپڑوں میں اور دوہ لیتے

شَاتَهٗ وَيَسِيْرُ فِيْ خِدْمَةِ اَهْلِهٖ بِسِيْرَةٍ سَرِيَّةٍ ۞

اپنی بکری کو اور بسر کرتے تھے اپنے اہل وعیال کی خدمت میں اچھی عادتوں کے ساتھ ف۳

وَيُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ مَعَهُمْ وَيَعُوْدُ مَرْضَاهُمْ

اور محبت رکھتے تھے محتاجوں سے اور بیٹھتے تھے اُن ہی کے پاس اور عیادت کو جاتے تھے اُن محتاجوں بیماروں کی ف۴

آپؐ کی غمخوار وجاں نثار تھیں چنانچہ اس آیۂ کریمہ میں خاص آپ ہی کی صفت مذکور ہے قولہ تعالیٰ الطیبات للطیبین والطیبون للطیبات الآیۃ (ترجمہ) ستھریاں ہیں ستھروں کے واسطے اور ستھرے واسطے ستھریوں کے ۱۲ منہ ف۴ یعنی جو کوئی مسلمان محتاج بیمار ہو جاتا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے دیکھنے کو اس کے گھر تشریف لیجاتے اور اس کو دلاسا اور تسکین دیتے اور اُس کے واسطے دُعائے خیر فرماتے ۱۲ منہ

ف۱ فی الحقیقت آپؐ کا مثل تمام عالم میں نہیں ہوا نہ قیامت تک ہوگا اور بعض نافہموں نے اپنے زعم باطل سے حضرتؐ کے مثل ہونے میں ایک رسالہ لکھا ہے وہ محض لاطائل اور غلط ہے اس کا رد فتاویٰ بینظیر میں حافظ مولوی عبدالغفار لکھنویؒ نے بڑے شد و مد سے لکھا ہے اور اس فقیر نے بھی رد ہفوات اباطیل میں اس کا تعاقب کیا ہے ۱۲ منہ

ف۲ یعنی حضرتؐ کے مزاج مبارک میں اس قدر شرم و حیا تھی کہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ

آپؐ کی نگاہ ہر وقت نیچی رہتی تھی چار آنکھ کر کے لوگوں سے بات چیت کرنا آپؐ کا معلوم نہیں ہوتا تھا ۱۲ منہ

ف۳ یعنی آپؐ کے مزاج میں کسی طرح کا کبر و غرور معاذ اللہ نہ تھا بلکہ نہایت درجہ کی انکساری اور عاجزی تھی یہاں تک کہ جیسا مصنف نے بیان کیا اور اپنے اہلبیت کے ساتھ بڑی بے تکلفی اور خوش مزاجی سے بسر کرتے تھے اور کوئی بات کسی کے رنج کی خلاف حکم خدا کے نہ کرتے تھے خصوصاً ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ پر جان و دل عاشق زار تھے اور وہ

ف۱ اور جو کوئی ان میں سے مرجاتا تو آپ اُسکے موتے میں شریک ہوتے اوروں کی بہ نسبت آپ اُس میت کا کام زیادہ کرتے تھے برخلاف اِس وقت کے جو اس شہر میں مولوی اور مولنا صاحب کہلاتے ہیں اور نائب پیغمبر مشہور ہیں بلکہ در پردہ دعویٰ ثبوت ہے وہ کبھی کسی غریب کے جنازے کی نماز تک کو محلسرائے سے نہیں نکلتے چاہے وہ کیسا ہی نمازی متقی ہو اور اگر کسی مالدار کا جنازہ سُنتے ہیں تو اس کے گھر تک تشریف لیجاتے ہیں اور نماز جنازہ پڑھ کے قبر تک ساتھ جاتے ہیں. نعوذ باللہ ۱۲ منہ

وَيُشَيِّعُ جَنَائِزَهُمْ وَلَا يَحْقِرُ فَقِيرًا آدْفَعَهُ

اور ساتھ جاتے تھے اُنکے جنازوں کے ف۱ اور حقیر نہ جانتے تھے کسی فقیر کو کہ عاجز کیا ہو جس کو بیکسی نے

الْفَقْرُ وَاَشْوَاهُ + وَيَقْبَلُ الْمَعْذِرَةَ وَلَا يُقَابِلُ

اور جلایا ہو اُس کو ف۲ اور قبول فرمالیتے تھے عذر عذر کرنے والے کا ف۳ اور برابری نہ کرتے تھے

اَحَدًا بِمَا يَكْرَهُ وَيَمْشِي مَعَ الْاَرْمِلَةِ وَذَوِي

کسی کی ایسی بات میں جو اُسے بُری لگے ف۴ اور چلتے تھے آپ ساتھ. بوڑھوں کے

الْعُبُودِيَّةِ + وَلَا يُهَابُ الْمُلُوكَ وَيَغْضَبُ لِلّٰهِ

اور غلاموں کے ف۵ اور نہ ڈرتے تھے آپ بادشاہوں سے اور غصہ کرتے تھے آپ اللہ تعالیٰ

تَعَالَى وَيَرْضَى لِرِضَاهُ + وَيَمْشِي خَلْفَ اَصْحَابِهٖ

کے واسطے اور راضی ہوتے تھے اُس کی رضا پر، اور آپ چلتے تھے پیچھے اپنے اصحابوں کے

وَيَقُولُ خَلُّوا ظَهْرِي لِلْمَلٰٓئِكَةِ الرُّوحَانِيَّةِ

اور فرماتے تھے چھوڑدو جگہ میرے پیچھے فرشتوں رُوحانی کے لئے

وَيَرْكَبُ الْبَعِيرَ وَالْفَرَسَ وَالْبَغْلَةَ وَحِمَارًا

اور سوار ہوتے تھے آپ اونٹ پر اور گھوڑے پر اور خچر پر اور دراز گوش پر

بَعْضَ الْمُلُوكِ اِلَيْهِ اَهْدَاهُ + وَيَعْصِبُ عَلٰى

جو بعضے بادشاہوں نے آپ کے نذرانے میں بھیجے تھے اور باندھ لیتے تھے اپنے

ف۱ یعنی کسی دل جلے فقیر محتاج کو آپ حقیر نہ سمجھتے تھے چاہے وہ کیسی ہی محتاجی کے سبب سے خاک میں رُلتا ہو بلکہ اُس کے پاس گھس پل کے بیٹھتے تھے ۱۲ منہ ف۳ یعنی جس کسی سے کچھ خطا قصور ہو جاتا تھا اور وہ عاجزی کرتا آپ فوراً معاف کردیتے ۱۲ منہ ف۴ یعنی جو کوئی آپ کے ساتھ بُرائی کرتا تو آپ اُس کے ساتھ بُرائی نہ کرتے بلکہ بھلائی کرتے کیونکہ جب بُرائی کرنے والوں نے بُری بات کو نہ چھوڑا کہ سب اس کو بُرا جانتے ہیں تو بھلائی کرنے والوں نے اچھی بات کیونکر چھوڑے کہ سب اُسے اچھا جانتے ہیں ۱۲ منہ ف۵ یعنی ضعیفوں بڈھوں کے ہمراہ اسواسطے چلتے تھے کہ کہیں گرنے لگیں یا کمزوری سے ان کے قدم لڑکھڑائیں یا ٹھوکر کھا کر گرنے لگیں تو انھیں سنبھال لیں اور غلاموں کے ہمراہ برابر اسواسطے چلتے تھے کہ وہ اپنے دلوں میں یہ نہ سمجھیں کہ جناب رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو حقیر اور ذلیل جانتے ہیں آپ ضعیفوں اور بیکسوں اور بے وارثوں کے کام کو خود کیا کرتے تھے سودے خرید لادیتے تھے اُنکے بوجھ پہونچا دیا کرتے تھے جو کچھ اُنکی ضرورت ہوتی اس کو پوری کرتے گھر گرہستی کے کاموں میں سودا خریدنے میں آٹا دال لکڑی وغیرہ اپنا یا غیر کا لادنے میں آپ کو عار نہ تھی برخلاف اسوقت کے اگر کوئی مسلمان عزت دار یا کوئی مولوی مطیع سنت اپنی گھرداری کا سودا خریدے تو اور مُلّا ظاہری اُس کو ہنستے ہیں بلکہ اس پر طعن کرتے ہیں اور اس کو دانہ زد منحوس کہتے ہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

بِطْنِهِ الْحَجَرَ مِنَ الْجُوْعِ وَقَدْ أُوْتِيَ مَفَاتِيْحَ

پیٹ پر پتھر بھوک کی شدت میں اور حالانکہ دی گئیں آپ کو کنجیاں

الْخَزَائِنِ الْأَرْضِيَّةِ + وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ

تمام خزانوں روئے زمین کی ، اور عرض کیا آپ سے پہاڑوں نے

بِأَنْ تَكُوْنَ لَهُ ذَهَبًا فَأَبَاهُ + وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ

کہ ہو جائیں آپ کے لئے سونا پس انکار کیا آپ نے اس سے ف۱ اور حضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِلُّ اللَّغْوَ وَيَبْدَأُ مَنْ لَقِيَهُ

علیہ و آلہ وسلم کم کرتے تھے دنیا کی باتیں فضول اور پہلے سلام علیک آپ ہی

بِالسَّلَامِ وَيُطِيْلُ الصَّلٰوةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطَبَ

کرتے جو ملتا تھا ف۲ اور لانبی پڑھتے تھے نماز ف۳ اور چھوٹا سا خطبہ پڑھتے تھے

الْجُمُعِيَّةَ + وَيَتَأَلَّفُ أَهْلَ الشَّرَفِ وَيُكْرِمُ

جمعے کا ، اور الفت کرتے شرفا سے اور تعظیم کرتے تھے

أَهْلَ الْفَضْلِ وَيَمْزَحُ وَلَا يَقُوْلُ إِلَّا حَقًّا

بزرگی والوں کی اور چہل کرتے تھے اور نہ کہتے تھے مگر سچی بات جس کو دوست

يُحِبُّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَرْضَاهُ + وَهُنَا وَقَفَ بِنَا

رکھے اللہ تعالیٰ اور راضی ہو اس سے ف۴ اب یہاں آکے ٹھہر گیا ہمارے ساتھ

ف۱ یعنی جس وقت آپ کو کھانا میسر نہ ہوتا تو آپ بھوک کی شدت میں پیٹ پر پتھر باندھ لیتے تھے جس میں آنتیں دبی رہیں حق سبحانہ وتعالیٰ نے آپ کو تمام خزانۂ غیب کی کنجیاں عطا فرمائیں کہ جس قدر چاہو مال خرچ کرو سب تمہارے واسطے ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے کیا کرنا ہے فرمایا کہ پھر کیا چاہتے ہو کہا میں چاہتا ہوں کہ ایک روز بھوکا رہوں اور صبر کروں، اور ایک روز پیٹ بھر کر کھاؤں اور شکر کروں، اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جناب باری تعالیٰ نے ارشاد کیا کہ آپ اگر کہئے تو مدینے کے پہاڑوں کو سونے چاندی کا کر دوں جتنا چاہو مال خرچ کرو آپ نے فرمایا مجھے کچھ ضرورت نہیں اور پہاڑوں نے بھی آپ سے عرض کی کہ اگر آپ فرمائیے تو ہم خدا کے حکم سے سونے کے ہو جائیں جس قدر مال چاہئے خرچ کیجئے فرمایا مجھے کچھ حاجت نہیں ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنی جس شخص سے ملاقات ہوتی پہلے آپ ہی اس سے سلام علیک کرتے بوڑھا بچہ مرد عورت کوئی ہو برعکس اس وقت کے لوگوں کے جو نئے نئے مولنا بنے ہوئے ہیں کہ اگر غریب غربا مسلمان سلام علیک کرتے ہیں تو انھیں جواب تک نہیں دیتے اگر کسی کی خاطر ایسی ہی منظور ہوئی تو آنکھوں سے اشارہ کر دیا یا ہاتھ اٹھا دیا مالداروں سے بخوبی تمام سلام علیک اور مزاج پرسی ہوتی ہے چاہے وہ غیر مذہب ہی کیوں نہ ہو ۱۲ منہ رح

ف۳ یعنی نماز آپ بہت دیر میں پڑھتے تھے جس میں سب ارکان اچھی طرح ادا ہوں - ۱۲ منہ رح

ف۴ یعنی اصحابؓ واجب ہے آپ خوش مزاجی کی باتیں کیا کرتے تھے اُن کے دلوں کو خوش رکھا کرتے تھے زیادہ گوئی اور فضول کلام کرنے کی آپ کی عادت نہ تھی مثلاً ایک بڈھی عورت نے پوچھا کہ یا حضرتؐ میری بھی قسمت میں جنت ہے آپ نے فرمایا کوئی بڈھی عورت جنت میں نہ جائیگی یہ بات سنکر وہ رونے لگی پھر آپ نے فرمایا کہ حقیقت میں جتنے بڑے بوڑھے بہشتی ہیں کوئی جنت میں نہ جائیں گے مگر جوان بنا کے ۱۲ منہ رح

Marfat.com

اس کتاب کے تمام حق حقوق بموجب ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۴ء بنام مصنف محفوظ ہیں

وَاشْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ

الحمد للہ علیٰ احسانہ

کہ مولود شریف مدلل بآیات و احادیث روشن کن چشم عارفان قابل وظیفہ اہل ایمان مسمیٰ

تاریخی نام

عیون بخشش

۱۳۳۹ھ

یعنی

مولودِ محمود

مؤلفہ جناب حامیٔ دین متین پیشوائے سالکین زبدۃ العارفین حضرت مولٰنا و بالفضل اولٰنا مولوی
حاجی شاہ محمد رکن الدین صاحب نقشبندی مجددی سلمہ الہادی الوری
مصنف کتب رکن الدین، توضیح العقاید، اربعین وغیرہ

شیئ فرحسے اللہ والے کی قومی دکان مالک ملک چنن الدین خلف ملک فضل الدین ککے زئی
اے خ نقشبندی، تاجر کتب، قومی
اینچہ ا نزل نقشبندیہ بازار کشمیری
لاہور نے
اے ہمارے منعم اور لے پریس لاہور باہتمام میر قدرت اللہ پرنٹر
تیرا شکر اور احسان ا ا ک
کم مرہ ا ک گ

Marfat.com

کتب نعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

خزینہ نعت

یعنی ہندوستان کے تمام باکمال شاعروں کی نعتوں کا مجموعہ ہے جس میں عربی۔ فارسی۔ اُردو پُوربی زبان کی نہایت عمدہ عمدہ نعتیں موجود ہیں۔ اور مولود کے وقت جو سلام پڑھتے ہیں پانچ عدد درج ہیں۔ اور ساتھ نقشہ روضۂ اقدس سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے۔ قیمت ۴ر

گنجینہ نعت

یعنی حصہ دوم خزینہ نعت، اس کتاب میں بھی نہایت عمدہ نعتیں ردیف وار درج ہیں۔ اس کتاب سے عمدہ آج تک کوئی کتاب مولود خوانوں کیلئے اچھی نہیں چھپی۔ مزا یہ کہ جو نعتیں خزینہ نعت میں درج ہیں وہ اس میں نہیں قیمت - - - - - - - - - - - - - - ۸ر

سفینہ نعت

یعنی حصہ سوم خزینہ نعت، اس کتاب میں بھی ہندوستان کے تمام اہل کمال شعرا کی نعتیں جو اکثر مولود شریف میں پڑھی جاتی ہیں۔ ردیف وار مع مخمسات و تضمین و ترجیع بند و مسدس و مناجات وغیرہ کے درج ہیں۔ اور نہایت خوشخط چھپی ہے۔ اس میں تمام نئی نئی پُر درد دلوں کو ہلا دینے والی نعتیں درج ہیں قیمت - - - - - - - - - - - - - - ۸ر

نعت سلطان عرب المعروف بہ گلزار یثرب حصہ اول

نعت سلطان عرب المعروف بہ بہار یثرب حصہ دوم

نعت سُ[illegible]یقوں اِلّا حقًّا

مگر سچی بات جس کو دوست

وَھٰھُنَا وَقَفَ بِنَا

اب یہاں آکے ٹھہر گیا ہمارے ساتھ

یعنی ان تینوں حصوں میں ہندوستان کے تمام باکمال شاعروں [illegible] اُردو، فارسی، عربی۔ پوربی زبان کی نہایت احتیاط سے جمع [illegible] ترجیع بند۔ مخمسات اور سلام وغیرہ بھی مختلف زبانوں کے [illegible] حصہ میں علیحدہ علیحدہ نعتیں۔ کتاب کی لکھائی چھپائی اور کاغذ کی عمدگی [illegible] بڈھی عورت

حصہ اول ۸ر حصہ دوم ۸ر حصہ سوم ۸ر

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

اے خدا قربانِ احسانت شوم
اینچہ احسان است قربانت شوم

اے ہمارے منعم اور اے ہمارے محسن ہم بیچیدان کج مج زبان کس منہ سے تیرا شکر اور احسان ادا کریں کہ تو نے محض اپنے فضل و کرم سے ہم کو وجود انسانی کرم فرما کر گوہر اسلام عطا کیا۔ اور بہترین امت کے خطاب سے معزز اور مفخر کیا۔

Marfat.com

پھر بہتّر ناری فرقوں سے بچا کر ناجی فرقہ اہل سنت و الجماعت سے مشرف فرمایا۔

نظم

تیری حمد کس سے ہو اور ثنا تیری شان جل جلالہٗ
ترا حق ادا ہو بشر سے کیا تیری شان جل جلالہٗ

تُو کریم ہے تُو رحیم ہے تُو محی و حی و قدیم ہے
تجھے پائے عقل مجال کیا تیری شان جل جلالہٗ

تری کنہ ہے وہ رفیع تر کہ ملائکہ ہیں شکستہ پر
نہیں دخل وہم و گمان کا تیری شان جل جلالہٗ

اور درُود نامحدُود اور سلام با احترام تیرے حبیبؐ پاک محمدؐ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر کہ جن کی ذات مجمع صفات بے شبیہ و بے نظیر ہے۔ اور اُن کے جمیع ازواج و آل اطہار و اصحاب کبار پر ؎

بے سہیم و قسیم و عدیم و مثیل
جوہر فرد عزت پہ لاکھوں سلام

اُن کے مولےٰ کے انپر کروڑوں درود
اُن کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

پارہ ہائے صحف غنچہ ہائے قدس
اہل بیت نبوت پہ لاکھوں سلام

پس جس طرح ہم حقیقت حمد جناب باری عز اسمہٗ سے عاجز ہیں۔ اسی طرح حقیقت نعت رسالت پناہی سے بھی قاصر ہیں۔ جیسا کہ کسی بزرگ نے فرمایا ہے ؎

یا صاحب الجمال[1] و یا سید البشر
من وجہک المنیر لقد نوّر القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اے حبیبؐ خدا کے جان نثار و ولائے محبوبؐ کبریا کے ذکر کے فدائیو جانو اور آگاہ ہو کہ ہمارے پیشوا جناب محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا ذکر شریف بھی ذکر الٰہی ہے۔ جیسا کہ شفا شریف میں قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ ابن عطا سے آیہ کریمہ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی تفسیر میں اس طرح نقل کرتے ہیں جَعَلْنَكَ ذِكْرًا مِنْ ذِكْرِي

[1] اے جمال والے اور اے آدمیوں کے سردار آپ کے چہرہ روشن سے بے شبہ چاند روشن ہے۔ آپ کی تعریف ممکن نہیں۔ جیسا کہ حق سے خدا کے بعد آپ ہی بزرگ ہیں۔ قصہ مختصر ۱۲

Marfat.com

مَنْ ذَكَرَكَ ذَكَرْتُنِیْ یعنی اے محبوبؐ میں نے تجھے اپنا ذکر کیا۔ جو تیرا ذکر کرے وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ تو بموجب اس تفسیر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اللہ جل جلالہ، وعم نوالہ کا ہی ذکر ہوا۔ اور اللہ کا ذکر عبادت ہے۔ تو حضور کا ذکر بھی عبادت ہوا۔ اور حدیث شریف میں وارد ہے۔ ذِکْرُ الْاَنْبِیَاءِ مِنَ الْعِبَادَاتِ[1] یعنی انبیا کا ذکر عبادت ہے۔ تو حضور کا ذکر شریف سب سے زیادہ عبادت ہوا کیونکہ آپ سیّد الانبیا ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہم عبادت ہی واسطے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ ارشاد ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ یعنی میں نے جن اور انس کو عبادت ہی کے لئے پیدا کیا ہے! اور چونکہ عبادت کے انواع ہیں۔ منجملہ ان کے درود خوانی اور ذکر ولادت شریف بھی ہے جن کا بیان کرنا یہاں مقصود ہے! اس لیے مناسب ہوا کہ اول درود خوانی کے فضائل بیان کئے جائیں۔

بیان فضائل درود شریف

اللہ تبارک و تعالےٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبیؐ پر اے ایمان والو تم بھی آپ پر درود اور سلام بھیجو۔ تفسیر حسینی میں لکھا ہے۔ کہ صلوٰۃ کے معنی حق کی جانب سے نزول رحمت کے ہیں اور غیر کی جانب سے طلب رحمت کے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ نسائی شریف میں ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی میرے اوپر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تبارک و تعالےٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے! اور مٹائے جاتے ہیں اس سے دس گناہ اور بڑھائے جاتے ہیں اُس کے

[1] اخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس از معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ۱۲

Marfat.com

دس درجے قرب کے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس پر کوئی حاجت مشکل ہو جاوے اس کو چاہیئے کہ بہت درود بھیجے میرے اوپر کہ درود دور کرتا ہے سب رنجوں اور غموں اور سختیوں کو اور زیادہ کرتا ہے روزیوں کو اور روا کرتا ہے حاجتوں کو مشکوٰۃ میں ہے۔ کہ درود پڑھنے والے پر اس کے ایک درود کے عوض میں خود اللہ تبارک و تعالےٰ اور اس کے فرشتے ستر درود بھیجتے ہیں۔ مدارج شریف میں حضرت شیخ عبدالحق محقق محدث فرماتے ہیں۔ کہ حدیث شریف میں ہے۔ کہ جب تک بندہ درود شریف پڑھتا رہتا ہے! اللہ پاک بھی اس پر رحمت بھیجتا رہتا ہے ✤

دیباچہ دلائل الخیرات میں ہے۔ کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو کوئی میرے اوپر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تبارک و تعالےٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے! اور جو دس بار درود بھیجے اس پر اللہ پاک کی طرف سے ستر مرتبہ درود نازل ہوتی ہے! اور جب وہ سو بار میرے اوپر درود بھیجے تو اللہ تعالےٰ اس پر ہزار مرتبہ درود یعنی رحمت نازل فرماتا ہے! اور جب وہ ہزار مرتبہ درود بھیجے تو یہ ارشاد ہوتا ہے۔ حَرَّمَ اللّٰہُ جَسَدَہٗ عَلَی النَّارِ یعنی تحقیق اللہ تعالےٰ نے اس کے جسم کو دوزخ پر حرام کر دیا اور ثابت رکھیگا اس کو قول ثابت پر دنیا اور آخرت میں (قول ثابت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے) اور ثابت رکھیگا سوال کے وقت قبر میں اور اس کو جنت میں داخل کریگا! اور اس کی درود جو اُس نے مجھ پر بھیجی ہے قیامت کے دن پلصراط پر پانچسو برس کی راہ تک نور رہو کر آویگی اور بدلے ہر درود کے جو اُس نے مجھ پر پڑھا ہے! ایک بڑا محل جنت میں اللہ تعالےٰ عطا فرماویگا۔ کم ہو درود یا زیادہ۔ اور فرمایا کہ ہر بندہ کی وہ درود جو اُس نے مجھ پر بھیجی اس کے منہ سے نکلتے ہی فوراً گذرتی ہے تمام جگہ

Marfat.com

یہاں تک کہ کوئی میدان کوئی دریا اور کوئی سمت پورب اور پچھم کی باقی نہیں رہتی کہ وہ یہ کہتی ہوئی نہ گذرتی ہو کہ میں درود ہوں فلاں بن فلاں کی طرف سے جو اُس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجی ہیں کہ جو مختار ہیں اللہ پاک کے اور بہتر ہیں خلق اللہ کے اور تمام اشیا درود بھیجتی ہیں۔ اس درود پڑھنے والے پر اور پیدا کیا جاتا ہے۔ اس درود سے ایک پرند جس کے ستر ہزار بازو ہوتے ہیں۔ ہر بازو میں ستر ہزار پر اور ہر پر میں ستر ہزار چہرے اور ہر چہرے میں ستر ہزار منہ ہر منہ میں ستر ہزار زبانیں اور ہر زبان سے ستر ہزار لغات کے ساتھ اللہ عزوجل کی تسبیح بیان کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان تسبیحات کا ثواب اس درود خواں کے نامۂ اعمال میں درج فرماتا ہے۔ اور اسی میں یہ حدیث بھی ہے کہ عرض کیا گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ خبر دیجئے اُن کے درود سے جنسے آپ غائب ہیں۔ اور جو آویں گے آپ کے بعد کیا حال ہے ان دونوں کا آپ کے نزدیک پس فرمایا کہ میں خود سُن لیتا ہوں درود اپنے اہل محبت کا۔ اور پہچانتا ہوں اُن کو اور پیش ہوتی ہیں میرے اوپر درود غیر محبت والوں کی فرشتوں کے ذریعے سے مدارج شریف میں ہے۔ کہ جو کوئی کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اگر بیٹھا ہے تو کھڑا ہونے سے پہلے اگر کھڑا ہے تو بیٹھنے سے پہلی بخشدیا جاتا ہے۔ اور فرمایا کہ جو کوئی پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ تو میری شفاعت اس پر واجب ہو گئی اشعۃ اللمعات میں اس حدیث کے تحت میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگرچہ شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام مسلمانوں کے حق میں ثابت ہے مگر اس صیغہ کے ساتھ درود پڑھنے والے پر واجب اور متحتم ہے خاص شفاعت اور خاص درجہ جیسا کہ زائرین قبر شریف کے حق میں

وارد ہے ؎

سَلِّمُوْا یَا قَوْمِ بَلْ صَلُّوْا عَلَی الصَّدْرِ الْاَکْمِیْنِ مُصْطَفٰی مَا جَآءَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنِ	

حکایات متعلقہ درود شریف

معارج النبوت میں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو طواف میں دیکھا۔ کہ جب تک درود شریف نہیں پڑھ لیتا تھا قدم نہیں اُٹھاتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا حالت ہے کہ تجھ کو تسبیح و تہلیل کے ساتھ وہ اہتمام نہیں جو درود شریف کے ساتھ ہے حالانکہ ہر مقام کے لئے ایک دعا معین ہے۔ تو سوائے درود شریف کے اور کسی ورد کی طرف مبادرت نہیں کرتا۔ اُس نے میرا نام دریافت کرنے کے بعد کہا کہ اگر کوئی اور ہوتا۔ تو میں اس بھید کو افشا نہیں کرتا۔ جان اے شیخ کہ میں اور میرا باپ اپنے شہر سے حج کے لئے نکلے۔ راستہ میں میرا باپ بیمار ہوگیا ہر چند معالجہ میں اس کے کوشش کی مگر مفید نہیں ہوئی آخر اس نے انتقال کیا۔ بعد انتقال کے میں نے اپنے باپ کا چہرہ دیکھا۔ تو سیاہ ہوگیا تھا۔ آنکھیں نیلی اور سر اُس کا مثل سور کے ہوگیا تھا۔ میں اس حال پر بہت ہی مکدر ہُوا۔ اور میں نے جان لیا کہ میرا باپ منافق تھا۔ اُس کے چہرے کو ڈھانک دیا۔ اسی حالت غم و اندوہ میں آنکھ لگ گئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مرد ایسے حسین کہ میں نے ان سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں دیکھا۔ اور اُن سے زیادہ خوشبو کسی کے اندر نہیں سونگی اور ان سے بہتر کپڑے کسی کے پاس نہیں دیکھے۔ نہایت وقار اور تمکین کے ساتھ تشریف فرما ہوئے اور سرہانے بیٹھ کر میرے باپ کے چہرے سے پردہ اُٹھایا۔ اور دست مبارک اس کے چہرہ پر پھیرا۔ تو وہ چہرہ یا تو سیاہ سور کا تھا۔

Marfat.com

یاانسانی نورانی ہوگیا۔ جیسے ہی وہ صاحب دولت سرہانے سے اُٹھے میں نے دامن مبارک پکڑ کر دریافت کیا۔ کہ اے اللہ کے مقبول بندے آپ کون ہیں۔ کہ میرے اور میرے باپ پر یہ حق ثابت فرمایا۔ اور اس حالت غربت میں اس بلا سے نجات عطا کی۔ فرمایا تو نہیں پہچانتا میں محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن عبدمناف صاحب قرآن ہوں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جان تو کہ یہ تیرا باپ اعلیٰ درجہ کا نافرمان اور گنہگار اور پرلے درجہ کا گستاخ تھا۔ لیکن میرے اوپر درود کی بھی کثرت رکھتا تھا۔ جب فرشتے عذاب کے عذاب کرنے کے لئے اس کے پاس آئے۔ تو اُن فرشتوں نے جو درود پر مؤکل ہیں۔ اس کے حال سے مجھ کو مطلع کیا۔ اس لئے میں آیا۔ اور اس بلا سے اس کو نجات دلوائی۔ پھر میں بیدار ہُوا تو میں نے اس کے منہ کو سفید اور اس کی آنکھوں کو سیاہ اور اس کے چہرہ کو مثل آدمیوں کے پایا۔ اب جب تک زندہ رہونگا۔ صلوٰۃ محمدیؐ اپنی زبان پر رکھونگا۔ اور آپ سے امید شفاعت کی رکھونگا۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ تو سچ کہتا ہے۔ اور اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ اس واقعہ کو امت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہنچا دیں اور کتابوں میں اس حکایت کو لکھ دیں۔ تاکہ لوگ درود شریف کی برکت سے دنیا و آخرت کے عذاب سے نجات حاصل کریں۔

اسی طرح ایک حکایت اور لکھی ہے۔ کہ ایک بزرگ کے ذمہ پانچسو روپیہ قرض تھا حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس زاہد کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کہ نیشاپور میں ایک شخص ہے۔ اس کا نام ابوالحسن کسائی ہے وہ ہر سال دس ہزار روپیہ کی خیرات اللہ واسطے کیا کرتا ہے۔ اس کو سلام پہنچاؤ۔ اور کہو کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ میرا قرضہ پانچسو روپیہ کا آپ اپنے پاس سے ادا کریں اگر وہ اس واقعہ کے صدق پر نشان تجھ سے طلب کرے

شریہ حکایت
تنبیہ الغافلین
فقیہ ابواللیث
سمرقندی میں بھی ہے
۱۲ ۱۲ ۱۲

Marfat.com

تو کہنا کہ رات کو جو آپ نے مرتبہ درود شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجا کرتے ہیں وہ کل رات کو آپ بھول گئے۔ اور پیش نہیں کیں۔ وہ آنکھ کھلتے ہی حضرت ابوالحسن کسائی کے پاس پہنچا اور اپنا حال عرض کیا حضرت ابوالحسن نے اُس کے معروضہ پر کچھ التفات نہیں کیا۔ جب اس نے یہ بیان کیا کہ مجھکو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس نشانی کے ساتھ بھیجا ہے تو ابوالحسن تخت پر سے اتر پڑے اور سجدہ شکر الٰہی بجا لائے۔ اور کہا کہ اے درویش یہ ایک بھید تھا کہ میرے اور میرے پروردگار کے درمیان کوئی فریدہ اس سے مطلع نہ تھا لیجئے یہ ڈھائی ہزار روپیہ آپکی نظر ہیں۔ ایک ہزار تو اس بشارت کی خوشی میں اور ایک ہزار آپ کے قدم رنجہ فرمانے کے ہیں اور پانچ سو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کے لئے ہیں۔ اور آئندہ جب کوئی حاجت پیش آوے بلا تکلف تشریف لے آیا کیجئے ٭

اور بہت سی حکایات اور واقعات ہیں جن سے کتب قوم پُر ہیں غرض فضائل اور فوائد نتائج اور ثمرات درود خوانی کے حد حصر اور بیان سے خارج ہیں چند فوائد دینی اور دنیوی مختصر طور سے بیان کئے جاتے ہیں ٭

فوائد دنیوی

۱ درود وسلام پڑھنے والے پر اللہ پاک کا دس مرتبہ درود وسلام نازل کرنا۔ اور حضور علیہ التحیۃ والتسلیم کی جانب سے بھی جواب سلام عطا ہونا ٭

بہر سلام مکن رنجہ در جواب آں لب	کہ صد سلام مرا بس یکے جواب از تو
بس بود جاہ و احترام مرا ٭	یک علیک از تو صد سلام مرا

۲ درود خواں کے مال اور اولاد میں برکت کا ہونا چنانچہ مدارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ درود خواں کی اولاد میں چار پشت تک برکات رہتے ہیں۔ اُس کو دشمنوں پر

حضرت ملنا۔ تنگی۔ تنگدستی۔ بیماری۔ کرب بلا سے نجات حاصل ہونا۔ بخیلی سے نام دُور ہو جانا۔ حضور کی زیارت سے خواب میں مشرف ہونا۔ حضور کی محبت کا دل میں پیدا ہونا۔ تین دن تک گناہ کا درج اعمال نامہ نہ ہونا۔ جانکنی کی سختی سے آسانی ہونا وغیرہ وغیرہ +

فوائد دینی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت کا واجب ہونا۔ حضور سے مصافحہ کا ہونا۔ حضور کی زیارت سے مشرف ہونا۔ باب جنت پر حضور سے دوش بدوش ہونا۔ حضور سے قرب و اتصال ہونا۔ قیامت کو حضور کا اس کے جمیع امور کا متولی ہونا۔ دوزخ کا اُس پر حرام ہونا۔ پلصراط پر سے بآسانی گذر جانا۔ پلصراط پر درود شریف کا نور ہو کر آنا درود شریف کا دس غلام آزاد کرنے! ور بیس جہاد کرنے! اور صدقہ دینے کے برابر ثواب حاصل ہونا۔ حضور کا اس کے ایمان اور اعمال صالحہ پر گواہی دینا۔ فرشتوں کا اُس سے محبت کرنا۔ اور اُس کو استغفار کا ثواب دینا۔ عرش کا سایہ ملنا۔ پیاس سے امن میں رہنا۔ اعمال نامہ کا وزن گراں ہونا۔ جنت میں کثرت سے حوروں کے ساتھ نکاح ہونا وغیرہ وغیرہ + (مدارج)

صلوٰۃ

ذات والا پہ بار بار درود	بار بار اور بیشمار درود
روئے انور پہ نور بار سلام	زلف اطہر پہ مشکبار درود
اُن کے ہر جلوہ پر ہزار بار سلام	ان کی ہر لمعہ پر ہزار بار درود
اُن کی طلعت پہ جلوہ ریز سلام	ان کی نکہت پہ عطر بار درود
سر سے پا تک کروڑ بار سلام	اور سراپا پہ بیشمار درود

Marfat.com

دل کے ہمراہ ہوں سلام خدا — جان کے ساتھ ہوں نثار درود
بیٹھتے اُٹھتے جاگتے سوتے — ہو الٰہی مرا شعار درود
شہر یارِ رسل کی نذر کروں — سب درودوں کی تاجدار درود
گور بیکس کو شمع سے کیا کام — ہو چراغ سرِ مزار درود
قبر میں خوب کام آتی ہے — بیکسوں کی ہے یار غار درود
انہیں کس کے درود کی پروا — بھیجے جب ان کا کردگار درود
ہے کرم ہی کرم کہ سنتے ہیں — آپ خوش ہو کے بار بار درود
جاں نکلے تو اس طرح نکلے — تجھ پر اے غمزدوں کے یار درود
دل میں جلوے بسے ہوئے تیرے — لب سے جاری ہو بار بار درود

سَلِّمُوْا یَا قَوْمُ بَلْ صَلُّوْا عَلَی الصَّدْرِ الْاَمِیْنِ — مُصْطَفٰی مَا جَآءَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

بیان فضائل ذکر ولادت شریف

ذکر ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ ذکر محبوب اور مرغوب اور مطلوب ہے۔ کہ جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ طرح طرح سے جا بجا قرآن مجید میں بیان فرما رہا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ یعنی البتہ تحقیق آپہنچا تمہارے پاس بڑی عظمت و شان والا رسول تمہارے میں سے (یعنی بشر) شاق ہے اُس پر یہ کہ ایذا میں پڑو تم حریص ہے تمہارے ایمان و اسلام پر مومنوں کے ساتھ شفقت کرنے والا رحمت کرنے والا ہے۔

دوسری جگہ فرماتا ہے ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ

Marfat.com

يَتْلُوْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ یعنی وہ اللہ ایسا ہے جس نے جاہلوں کے اندر انہیں میں سے ایک رسول جو اُن کو اللہ کی آیتیں پڑھکر سناتا ہے۔ اور ان کو پاک کرتا ہے۔ اور کتاب اور حکمت کی اُن کو تعلیم دیتا ہے۔ اور بیشک اس سے پہلے وہ صریح گمراہی کے اندر تھے۔

تیسری جگہ ارشاد ہوتا ہے هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ یعنی وہ اللہ ایسا ہے جس نے بھیجا رسول ہدایت کے ساتھ اور دین حق کے ساتھ تاکہ غالب کرے دین اسلام کو کل دینوں پر۔

چوتھی جگہ فرماتا ہے۔ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا یعنی اے نبی ہم نے تحقیق تجھ کو بھیجا ہے گواہ اور خوشخبری سنانے والا اور بلانے والا اللہ کی طرف اس کے حکم سے اور چراغ روشن۔ اسی طرح اس کا حبیب معظم اور محبوب مکرم بھی اپنے ذکر ولادت کو طرح طرح خود بیان فرما رہا ہے۔ اور اس ذکر خیر کے کرنے والوں کے حق میں دعا کی جا رہی ہے۔ اور شفاعت اور نجات کا وعدہ فرمایا جا رہا ہے چنانچہ بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ یعنی میں پیدا کیا گیا ہوں بہترین طبقات فرزند آدمؑ سے قرن بعد قرن یہانتک کہ ہوا میں اُس قرن سے کہ ہوں میں اُس سے۔

مشکوٰۃ شریف میں حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِيْ طِيْنَتِهٖ وَسَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِيْ دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ وَبِشَارَةُ عِيْسٰى وَرُؤْيَا اُمِّيَ الَّتِيْ رَاَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِيْ وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ یعنی تحقیق میں

Marfat.com

اللہ کے نزدیک لکھا ہوا تھا ختم کرنے والا نبیوں کا اِس حال میں کہ تحقیق آدم پڑے ہُوئے تھے زمین پر اپنی مٹی گندھی ہُوئی میں اَور خبر دیتا ہُوں تم کو اپنے اوّل امر کی کہ وُہ دُعا ہے ابراہیمؑ کی اور خوشخبری ہے عیسیٰؑ کی اور عجائبات دیکھنا میری والدہ کا جب جنا مجھ کو اور تحقیق نکلا اس کے لیئے ایک نور کہ چمک گئے اُس سے محل شام کے ۔

ترمذی شریف میں مطلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے جاءَ الْعَبَّاسُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ مُحَمَّدٌ وَّ اٰلِہٖ وَسَلَّمْ وَکَاَنَّہٗ سَمِعَ شَیْئًا فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ السَّلَامُ فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِہِمْ ثُمَّ جَعَلَہُمْ فِرْقَتَیْنِ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِہِمْ فِرْقَۃً ثُمَّ جَعَلَہُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِہِمْ قَبِیْلَۃً ثُمَّ جَعَلَہُمْ بُیُوْتًا فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِہِمْ بَیْتًا وَّخَیْرِہِمْ نَفْسًا وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اسی طرح غصہ میں بھرے حاضر ہوئے گویا کچھ طعن حضور کی شان میں سُنی ہے سو حضرتؐ منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ میں کون ہُوں لوگوں نے عرض کیا کہ آپ رسُول اللہ علیک السلام ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں تحقیق اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا۔ اور بہترین خلق سے مجھ کو بنایا۔ پھر وہ گروہ کئے سو مجھ کو بہترین گروہ میں رکھا۔ پھر قبائل بنائے اور مجھ کو افضل قبیلہ میں پیدا فرمایا۔ پھر گھر لئے جدا کئے سو مجھ کو اللہ تعالےٰ نے باعتبار گھرانے کے اور باعتبار شرافت ذاتی کے افضل کیا۔ حاکم اور طبرانی نے خریم بن اوس رضؓ سے روایت کی ہے۔ کہ میں ہجرت کر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ غزوہ تبوک سے تشریف فرما ہوئے تو میں نے سُنا کہ حضرت عباس جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر رہے تھے کہ یا رسُول اللہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کی مدح میں نظم

Marfat.com

کہوں آپ نے فرمایا کہو اللہ تمہارے منہ کو ہر آفت سے بچاوے سو انہوں نے آپ کی مدح میں ایک قصیدہ[1] پڑھا جس کے اشعار یہ ہیں ؎

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي الظِّلَالِ وَفِي
آپ دنیا کی پیدائش سے پہلے ہی پاک تھے جنت کے درختوں کے سایہ میں

مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ
اور پشت آدم میں جبکہ آدم و حوا اپنے ستر چھپانے کیلئے پتے لپیٹتے تھے

ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ لَا بَشَرٌ
پھر آپ نیچے پر آئے (صلب آدم میں آدم کیساتھ) اس وقت نہ آپ بشر تھے

اَنْتَ وَلَا مُضْغَةٌ وَلَا عَلَقُ
اور نہ گوشت کے ٹکڑے اور نہ خون جما ہوا

بَلْ نُطْفَةٌ تُرَكِّبُ السَّفِينَ وَقَدْ
بلکہ نطفہ تھے (سام بن نوح کے اندر) کہ سوار ہوئے کشتی میں

اَلْجَمَ نَسْرًا وَّاَهْلَهُ الْغَرَقُ
دراں حالیکہ نسر بت اور اس کے والے لبوں تک غرقی پہنچ گئی

مُنْتَقِلٌ مِنْ صَالِبٍ اِلٰى رَحِمٍ
آپ پاک پشتوں سے ماؤں کی رحم کے اندر منتقل ہوتے رہے

اِذَا مَضٰى عَالَمٌ بَدَاءَ طَبَقٌ
جب گذرا ایک عالم دوسرا شروع ہوا

وَرَدْتَ نَارَ الْخَلِيلِ مُكْتَتِمًا
آپ وارد ہوئے آتش خلیل میں پوشیدہ

فِي صُلْبِهٖ اَنْتَ كَيْفَ يَحْتَرِقُ
صلب خلیل کے اندر پھر وہ کس طرح جلتے

حَتّٰى احْتَوٰى بَيْتُكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ
یہاں تک کہ حاوی ہو گیا۔ آپ کا شرف

خِنْدِفٍ عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ
خندف بلند نسب سے کہ نیچے اس کے طبقات تھے

وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ
اور آپ جب پیدا ہوئے چمک گئی زمین۔

وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْاُفُقُ
اور روشن ہو گئے آپ کے نور سے اطراف عالم

فَنَحْنُ فِي ذَالِكَ الضِّيَاءِ وَفِي النُّوْرِ
ہم اب اسی روشنی اور نور کے اندر

سُبُلَ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ
راستے ہدایت کے طے کرتے جاتے ہیں

[1] اس حدیث شریف سے رد ہو گیا یہ کہنا کہ بالاستقلال حضور کی ولادت شریف کا ذکر نہ کیا جائے اگر وعظ میں ضمناً ذکر آجاوے تو مضائقہ نہیں۔ دیکھو اس حدیث شریف کے اول و آخر کچھ بھی وعظ و نصیحت سے نہیں ہے۔ صرف ولادت ہی کا ذکر ہے۔ اللہ تعالےٰ منکرین کو ہدایت فرماوے آمین ثم آمین ۱۲

Marfat.com

تنویر میں ہے[1] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یُحَدِّثُ ذَاتَ یَوْمٍ فِیْ بَیْتِہٖ وَقَائِعَ وِلَادَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِقَوْمٍ فَیَسْتَبْشِرُوْنَ وَیَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ وَ یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ فَاِذَا جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ حَلَّتْ لَکُمْ شَفَاعَتِیْ

یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بیان کر رہے تھے اپنے گھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقعات ولادت باسعادت اپنی قوم میں پس خوش ہوتے تھے وہ اپنی قوم میں اور اللہ تعالےٰ کی حمد کرتے تھے اور درود شریف پڑھتے تھے۔ کہ ناگاہ تشریف لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا تمہارے واسطے میری شفاعت حلال ہوگئی ✤

اور نیز مروی ہے ابو الدرداء سے مَرَّ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلٰی اَبْیَتِ عَامِرِ الْاَنْصَارِیِّ وَکَانَ یُعَلِّمُ وَقَائِعَ وِلَادَتِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ لِاَبْنَائِہٖ وَعَشِیْرَتِہٖ وَیَقُوْلُ ھٰذَا الْیَوْمَ فَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِنَّ اللّٰہَ فَتَحَ لَکَ اَبْوَابَ الرَّحْمَۃِ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ کُلُّھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَکَ مَنْ فَعَلَ فِعْلَکَ نَجٰی نَجَاتَکَ یعنی ابو درداء آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ عامر انصاری کے مکان پر تشریف لے گئے اور وہ اپنے گھر میں اپنی قوم اور اولاد کو واقعات ولادت حضور کے تعلیم کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ آج کا دن ہے آج کا دن ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیرے واسطے کھولے ہیں رحمت کے دروازے اور تیرے واسطے ملائکہ استغفار کرتے ہیں اور جو تیرا کام کریگا وہ بھی نجات پاویگا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک اور بہت سی احادیث صحیحہ اسی مضمون کی کتب احادیث میں موجود ہیں کہ جن سے حضور کا ذکر ولادت شریف پڑھنا پڑھوانا سننا سنوانا سب ہی کچھ ثابت ہے یہی وجہ ہے کہ ہمیشہ سے مسلمان اس ذکر شریف کی مجلسیں منعقد کرتے رہے ہیں اور اس کو ذریعہ

[1] یہ تنویر شیخ ابو الخطاب اندلسی کی ہے جو حضرت دحیہ کلبی صحابی کی اولاد میں سے ہیں۔ ذکرہ الزرقانی ۱۲

Marfat.com

حصُول سعادت و برکات دارین سمجھتے رہے ہیں خصوصًا ماہ مُبارک ربیع الاوّل میں تصدق و اطعام و تکثیر خیرات و اظہار فرحت و سرور میں سعی بلیغ عمل میں لاتے رہے ہیں۔ جیسا کہ شیخ محقق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ماثبت بالسنہ کے اندر لکھا ہے

وَلَا زَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ يَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِيْ لَيَالِيْهِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَيُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ وَيَزِيْدُوْنَ فِي الْمَبَرَّاتِ وَيَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ وَيُظْهِرُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهٖ كُلُّ فَضْلٍ عَمِيْمٍ

یعنی ہمیشہ اہل اسلام محفلیں کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کے مہینہ میں اور کھانے پکاتے اور اُس کی راتوں میں طرح طرح کے صدقے دیتے ہیں۔ اور خوشیاں مناتے ہیں۔ اور اچھے اچھے کاروبار میں زیادتی پکڑتے ہیں۔ اور مولود شریف پڑھنے میں اہتمام کرتے ہیں۔ اور ان پر مولود شریف کی برکات سے پورا پورا فضل ظاہر ہوتا ہے اور مواہب لدنیہ میں امام قسطلانی کی عبارت بھی اسی معنی میں ہے۔ شیخ القراء امام ابوالخیر بن جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مِنْ خَوَاصِّهٖ اَنَّهٗ اَمَانٌ فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ وَبُشْرٰى عَاجِلٌ بِنَيْلِ الْبُغْيَةِ وَالْمَرَامِ یعنی اس مجلس شریف کے خواص سے ہے کہ اس سال تمام بلاؤں سے امن و امان ہے۔ اور حاجت روائی اور مقصود براری کے ساتھ بڑی بشارت ہے۔ اور یہی امام یہ بھی فرماتے ہیں لَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ اِلَّا اِرْغَامُ الشَّيْطَانِ وَسُرُوْرُ اَهْلِ الْاِيْمَانِ یعنی مولود شریف کرنے میں شیطان کی تذلیل اور مومن کی خوشی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ مولانا جلال الدین سیوطی حسن المقصد فی عمل المولد میں فرماتے ہیں۔ يُسْتَحَبُّ لَنَا اِظْهَارُ الشُّكْرِ لِمَوْلِدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْاِجْتِمَاعِ وَالْاِطْعَامِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ مِنْ وُجُوْهِ الْقُرُبَاتِ وَالْمَسَرَّاتِ یعنی مستحب ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا شکر مجمع کرکے اور کھانا کھلا کر اور اس کے مثل دیگر اعمال قرب و اظہار سرور و فرحت سے بجالاویں اور فرماتے ہیں۔ يُثَابُ عَلَيْهَا

Marfat.com

صَاحِبُهَا لِمَا فِيْهِ مِنْ تَعْظِيْمِ قَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاِظْهَارِ الْفَرَحِ وَالْاِسْتِبْشَارِ لِمَوْلِدِهٖ الشَّرِيْفِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یعنی مولود کرنے والا ثواب پاتا ہے اِس لیے کہ اِس میں تعظیم قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ اور ولادت شریف پر اظہار فرحت و مسرت ہے۔ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب والد ماجد حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ فیوض الحرمین میں اپنا واقعہ اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ میں اس مجلس میں کہ جو خاص مولد اقدس میں بروز ولادت شریف مکہ معظمہ میں منعقد تھی حاضر تھا۔ لوگ درود شریف پڑھتے تھے۔ اور ان واقعات کا ذکر کرتے تھے جو قبل از ولادت شریف ظہور میں آئے تھے۔ ناگاہ میں نے دیکھا کہ دفعتاً کچھ انوار بلند ہوئے نہیں کہتا میں کہ میں نے ان کو بدن کی آنکھ سے دیکھا۔ یا روح کی نظر سے خدا کو معلوم ہے کہ کیا کیفیت تھی اس کی اور اُس کے درمیان پھر میں نے اُن انوار میں تامل کیا تو وہ انوار ان فرشتوں کی طرف سے پائے جو ایسی مجالس اور مشاہد پر متوکل ہیں اور انوار ملائکہ انوار رحمت سے ملے ہوئے میں نے دیکھے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فیصلہ ہفت مسئلہ کے اندر تحریر فرما رہے ہیں کہ میں محفل میلاد میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھکر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔ مشکوٰۃ شریف میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ کے فرشتے ہیں۔ کہ راستوں میں اللہ کے ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے پھرا کرتے ہیں جب کسی قوم کو ذکر اللہ کرتے پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دیکر پکارتے ہیں کہ آؤ اپنی حاجت کی طرف کہ جس کی تلاش میں تھے۔ پھر گھیر لیتے ہیں اپنے بازوؤں سے اہل مجلس کو آسمان دنیا تک پھر فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب حاضر ہوتے ہیں وہ فرشتے بارگاہ عزت میں تو پروردگار عالم ان فرشتوں سے دریافت کرتا ہے حالانکہ

وہ دانا تر ہے۔ اُن سے اُن کے حال پر کہ کیا بیان کرتے ہیں میرے بندے۔ فرشتے بیان کرتے ہیں۔ کہ تیری پاکی اور بزرگی اور عظمت بیان کرتے ہیں۔ پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے۔ وہ کہتے ہیں نہیں دیکھا خدا کی قسم پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اگر وہ مجھے دیکھتے تو ان کا کیا حال ہوتا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر تجھ کو دیکھتے تو اور زیادہ تیری عبادت کرتے۔ اور بہت پاکی اور بزرگی بیان کرتے۔ پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کیا انہوں نے جنّت کو دیکھا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم نہیں دیکھا یعنی جنت پر ایمان بالغیب رکھتے ہیں۔ پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر وہ جنت کو دیکھیں تو اُن کا حال کیونکر ہو تو فرشتے عرض کرتے ہیں۔ کہ اگر دیکھیں تو اُن کی طلب اور رغبت اور حرص اور زیادہ ہو پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں دوزخ سے پھر جس طرح اللہ تعالیٰ نے جنت کے متعلق سوال کیا تھا۔ اسی طرح دوزخ کے متعلق سوال ہوتا ہے۔ اور فرشتے اُسی طرح اس کا جواب عرض کرتے ہیں پھر ارشاد ہوتا ہے۔ کہ اے فرشتو! میں نے تم کو گواہ کیا۔ میں نے ان سب اہل مجلس کو بخشدیا۔ پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے۔ کہ فلاں شخص اُن میں سے نہیں ہے۔ وہ تو کسی حاجت کے سبب آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس قوم کا ہمنشین بدبخت نہیں ہوتا۔ اگرچہ یہ ذاکرین میں سے نہیں دوسرے کام کے لیئے آیا۔ مگر اس کو بھی میں نے بخشا۔

اِس حدیث شریف سے کئی باتیں ظاہر ہوئیں ایک یہ کہ ایسی مجلس میں فرشتوں کا اژدحام ہوتا ہے۔ جیسا کہ شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے موافق اس حدیث شریف کے اپنا کشف مجلس میلاد شریف میں بیان کیا۔

دوسرے یہ کہ فرشتے ایسی مجالس کے متلاشی رہتے ہیں۔ اور معلوم ہونے پر ایک

Marfat.com

دُوسرے کو اس میں شرکت کیلئے بُلاتے ہیں ۔

تیسرے یہ کہ کُل اہل مجلس کو اللہ تعالےٰ بخش دیتا ہے پس اے مُسلمانوں! تم پر بھی لازم ہے کہ اِس جامع اذکار میلاد شریف کی مجلسیں خوب منعقد اور آراستہ کیا کرو اور جس طرح فرشتے فرشتوں کو طلب کرتے ہیں تم بھی اپنے عزیزوں دوستوں کو دعوت شرکت دیا کرو تاکہ داعی اور مدعو سب اللہ تعالیٰ کی بشارت مغفرت میں داخل ہو جائیں حدیث شریف میں وارد ہے مَنْ دَعٰی اِلٰی هُدًی کَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا یعنی جو شخص ہدایت کی طرف کسی کو بلاوے تو اس کو اس قدر اجر ملیگا جس قدر کہ ان تمام لوگوں کو ملا ہے جنہوں نے اس کی اتباع کی اور ان لوگوں کے اُجروں سے کچھ کم نہ ہوگا ۔

غزل

ذکر محبوبِ شہِ کون و مکاں ہونے تو دو
آج محفل کو مری رشکِ جناں ہونے تو دو

وصف محبوب خدائے دو جہاں ہونے تو دو
ہاں زمینِ شعر کو اب آسماں ہونے تو دو

دفترِ عصیاں مرے دہلتے نظر آجائیں گے
آج کے دن ذکر شاہِ انس و جاں ہونے تو دو

کس علو پر ہے تمنا کس ترقی پر اُمید
شافعِ محشر شفاعت کو عیاں ہونے تو دو

خلد کو آئینگے مجھ کو دمبدم جام طہور
ساقیِ کوثر کو مجھ پر مہرباں ہونے تو دو

میری بیتابی تڑپ جائینگی حوریں دیکھ کر
خلد میں یادِ مدینہ سے طپاں ہونے تو دو

فخر سمجھینگے مری خدمت کو شاہ باوقار
اِس درِ عالی کا مجھ کو پاسباں ہونے تو دو

اے سخنور سب فسانے عشق کے مٹ جائینگے
شہرۂ آفاق میری داستاں ہونے تو دو

سَلِّمُوْا یَا قَوْمُ بَلْ صَلُّوْا عَلَی الصَّدْرِ الْاَمِیْنِ
مُصْطَفٰی مَا جَآءَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ

Marfat.com

بیان آداب مجلس ذکر ولادت شریف

ادب تاجے است از لطف الٰہی	بنہ بر سر بردہر جا کہ خواہی ؛
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد	بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

مسلمانوں جب آپ صاحبان کو معلوم ہو چکا۔ کہ اِس مجلس شریف میں ملائکہ بھی شامل ہوتے ہیں اور یہ بھی دریافت ہو چکا کہ بعد اختتام مجلس تمہاری کی اطلاع تمہارے مولا تمہارے پروردگار جل جلالہٗ کو ہوتی ہے۔ تمہارے بیم و امید کا حال بھی بحضور ربّ العزت فرشتے بیان کرتے ہیں تو اب نہایت ہی ادب اور عظمت اور محبت کے ساتھ ہمہ تن گوش ہوش بنکر اس ذکر پاک کو سنو ؛

شفا شریف میں حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ مَتٰی ذُکِرَہٗ اَوْ ذُکِرَ عِنْدَہٗ اَنْ یَّخْضَعَ وَیَخْشَعَ وَیَتَوَقَّرَ وَلْیَکُنْ مِّنْ حَرَکَتِہٖ وَیَاخُذَ فِیْ ھَیْئَتِہٖ وَاِجْلَالِہٖ بِمَا کَانَ یَاْخُذُ بِہٖ نَفْسَہٗ لَوْ کَانَ بَیْنَ یَدَیْہِ وَیَتَاَدَّبُ بِمَا اَدَّبَنَا اللّٰہُ بِہٖ یعنی ہر مومن پر واجب ہے کہ جب وہ حضور کا ذکر کرے یا اس کے آگے حضور کا ذکر کیا جاوے تو اپنے ظاہر و باطن میں خشوع و خضوع کرے اور اپنی حالت کو وقار و سکون پر رکھے اور اس طرح حضور کی ہیبت و اجلال کو دل میں جگہ دے گویا کہ حضور کے رُوبرُو ہے۔ اور اُن آداب کا لحاظ رکھے جو اللہ تعالےٰ نے ہم کو حضور کیلئے تعلیم فرمائے ہیں یعنی جب آپ کا ذکر سنے خواہ وہ آپکا کلام شریف ہو یا آپکے طریقے یا آپ کی سنت اور سیرت پاک کا بیان ہو تو ان سب کی ایسی حرمت اور تعظیم و توقیر کرے جیسے حضور کی ذات مقدسہ کی حالت حیات میں صحابہ کرام کیا کرتے تھے ؛

حدیث میں وارد ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حضورؐ کی

Marfat.com

صحبت شریف میں سر جھکا کر ایسے بیٹھا کرتے تھے۔ گویا کہ اُن کے سروں پر پرند ہیں۔ نصاب الاحتساب میں لکھا ہے کہ جب کوئی مجلس وعظ میں بیٹھے اور اُس کے سننے کی طرف دھیان نہ کرے دوسری کتاب دیکھنے یا قلم سے کوئی چیز لکھنے یا واعظ (مولود خواں) کی طرف سے مُنہ پھیر کر بیہودہ باتوں میں مشغول ہووے یا سو جاوے یا سننے میں سُستی کرے تو اس کو ضبط ہے نہ امانت بے وضو بھی نہ ہونا چاہیئے جنابت کی حالت میں تو ہرگز شریک نہ ہو۔

سامع کیلئے

حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ انفاس العارفین میں تحریر فرماتے ہیں ایک روز بروقت زیارت کرانے موئے مُبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ جوان کے ہاں تھے! ایک جنبی کے موجود ہونے کی وجہ سے قفل صندوقچہ نہیں کھلا رجوع بجناب احدیّت کی گئی۔ تو الہام ہوا کہ ان زائرین میں ایک جنبی ہے یہ اس کی نحوست کا سبب ہے تم سب کو غسل کا حکم دو ان میں وہ شخص بھی غسل کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا تب وہ قفل کھلا۔ اور زیارت موئے شریف سے سب لوگ مشرف ہوئے۔ سوائے مسلمانوں! تمہارے دلوں پر بھی ایسی ہی بے ادبیوں سے قفل پڑ جاتے ہیں۔ بس ان باتوں کا بہت خیال رکھو۔

یہ کچھ آداب تو سننے والوں کے لئے بیان ہوئے اب چند باتیں سُنانے والوں اور پڑھنے والوں کے لئے بھی تحریر ہوتی ہیں پڑھنے والا اگر عالم باعمل ہو تب تو بہت ہی بہتر ہے۔ تاکہ دیگر مسائل متعلقہ ضروری اور بھی آجائیں ورنہ ہر شخص اپنے ذوق وشوق کو ذکر نبوی سے پورا کرے مگر پڑھنے والے شایقین کو اس کا خیال رہے کہ فسق وفجور میں مبتلا نہ رہیں خصوصاً ڈاڑھی نہ منڈوائیں بے نماز نہ ہوں روایات موضوع کا ذبہ نہ پڑھیں کہ ایسی روایات کا پڑھنا اور سُننا حرام ہے۔ خوشبو ملیں۔ اکثر بانی محفل کی طرف سے اہل مجلس کے لئے ایسا اہتمام ہوتا ہے۔ سو اس کو اس طرح کریں۔ کہ ایک شخص دردانے

سنانے والوں کیلئے

Marfat.com

پر کھڑا کر دیا جائے وہ آنے والوں کے عطر ملتا جاوے۔ تاکہ جو داخل ہو معطر ہو کر داخل مجلس ہو حضور کو خوشبو نہایت ہی پسند تھی قسطلانی زرقانی وغیرہ محدثین فرماتے ہیں وَيُسْتَحَبُّ الْغُسْلُ وَالطِّيْبُ لِقِرَاءَةِ الْحَدِيْثِ وَرِوَايَتِهٖ وَاسْتِمَاعِهٖ وَ يُقْرَءُ عَلٰى مَكَانٍ مُرْتَفِعٍ یعنی غسل کرنا اور خوشبو لگانا حدیث کے پڑھنے اور سننے کے وقت مستحب ہے۔ اور پڑھنے والا اونچی جگہ تخت یا چوکی یا ممبر وغیرہ پر بیٹھے یہ تعظیمی جگہ ممبر وغیرہ کی حقیقۃً حضور پُر نور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ ہے۔ اُس پر تعظیماً فاسق کو بٹھانا اور اُس سے مولود شریف پڑھوانا حرام ہے طحطاوی شرح مراقی الفلاح وغیرہ میں ہے فِیْ تَقْدِیْمِ الْفَاسِقِ تَعْظِیْمُهٗ وَقَدْ وَجَبَ عَلَیْهِمْ اِهَانَتُهٗ شَرْعًا یعنی فاسق کی تقدیم میں اس کی تعظیم ہے حالانکہ قوم پر فاسق کی شرعاً اعانت واجب ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی حالت حدیث شریف پڑھنے کے علامہ زرقانی اس طرح تحریر فرماتے ہیں وَلَا یَزَالُ یَتَبَخَّرُ بِالْعُوْدِ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ حَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِجْلَالًا لَهٗ فَاِنَّهٗ کَانَ یُحِبُّ الرَّائِحَةَ الطَّیِّبَةَ فَجَعَلَ مَجْلِسَ حَدِیْثِهٖ کَمَجْلِسِهٖ حَیًّا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یعنی برابر سلگتی رہتی تھی عود جب تک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فارغ ہوتے تاکہ آپ کی عظمت اور بزرگی ظاہر ہو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشبو کو پسند فرمایا کرتے تھے پس آپ کی مجلس حدیث بھی ویسی ہی خوشبو دار کیا کرتے تھے۔ آپ کی زندگی کی مجلس خوشبودار ہوتی تھی راگ کے طریق پر جیسے گوتے گاتے ہیں اور تالی بجاتے ہیں ہرگز نہ پڑھے بعض علمانے مثل صاحب مدخل وغیرہ کے جو مولود کو منع کیا ہے وہ ایسے ہی بدعات کے انضمام کی وجہ سے کیا ہے۔ جیسا کہ شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ماثبت بالسنہ کے اندر لکھا ہے۔ امام ربّانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایسے ہی مولود کو منع فرمایا ہے۔ اور خوش آوازی

Marfat.com

کے ساتھ مولود پڑھنے کو جائز رکھا ہے چنانچہ مکتوبات کی جلد ثالث میں یہ مضمون اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔ اندراج یافتہ بود در باب مولود خوانی۔ در نفس قرآن خواندن بصورت حسن و قصائد نعت و منقبت خواندن چہ مضائقہ است ممنوع تحریف و تغییر حروف قرآن است مر التزام رعایت مقام نغمہ و تردید صوت بآں طریق الحان با تصفیق مناسب آنکہ در شعر نیز غیر مباح است

حضرت مولینا شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ فتاوی عزیزیہ میں اپنا حال اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔ کہ فقیر کے ہاں سال بھر میں دو مجلسیں منعقد ہوتی ہیں ایک مجلس ذکر شہادت کی عشرہ محرم میں دوسری بارہویں ربیع الاول کو محفل میلاد شریف پھر بعد ختم قرآن مجید پنج آیتہ پڑھکر ماحضر پر فاتحہ کر دیجاتی ہے اگر کوئی خوش آوازی سے مرثیہ یا سلام پڑھتا ہے تو فقیر اور حاضرین مجلس پر کیفیت گریہ و بکا لاحق ہوتی ہے۔ اگر یہ باتیں میرے نزدیک ناجائز ہوتیں تو میں ہرگز اقدام نہیں کرتا۔ الغرض جو باتیں کہ آپکی محبت اور عظمت اور بزرگی بڑھانے والی ہیں جیسے اونچی جگہ بیٹھ کر مولود شریف پڑھنا مکان کو فرش وغیرہ سے زینت دینا۔ بخورات سلگانا۔ اہل مجلس کو معطر کرنا بعد ختم کے شیرینی وغیرہ پر فاتحہ دلانا۔ پنج آیت پڑھوانا سب اہل مجلس کا کم از کم تین تین بار درود شریف اور اسی قدر الحمد شریف و قل ہو اللہ کا ثواب حضور کی روح اطہر کو بخشنا یہ سب باتیں بلاشبہ جائز اور درست ہیں۔ جیسا کہ تصریحات ائمہ دین اور علمائے شرع متین سے ثابت ہوا۔ اور جو باتیں کہ منافی ادب و شریعت ہیں وہ سب نادرست اور ناروا ہیں۔

غزل

آج بزم شہ ذی شان ہے سبحان اللہ	ہر طرح کا سر و سامان ہے سبحان اللہ

Marfat.com

شان عالی تری وہ شان ہے سبحان اللہ	عقل بھی اس جگہ حیران ہے سبحان اللہ
آپکی مدح وثنا کس سے رقم ہو شاہا	مدح میں آپ کے قرآن ہے سبحان اللہ
قوتِ جاں ہے ترا ذکر شہنشاہ امم	راحتِ دل ترا فرمان ہے سبحان اللہ

در بیان فضیلت حلیہ مبارک

مشکوٰۃ شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری اُمت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت رکھنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد پیدا ہونگے دوست رکھیگا ایک انہوں سے اور آرزو کریگا کہ کاش مجھ کو دیکھتا اپنے عیال ومال سے۔ شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رضی اللہ عنہ اس حدیث کی تشریح یوں کرتے ہیں یعنی اہل وعیال ومال ومنال خود را ہمہ قدامی ساخت ونظر بر جمال جہاں آرائے من می انداخت درخواب یا در بیداری یعنی تمام ہی اہل وعیال ومال ومنال اپنے کو فدا کرتا اور نظر میرے جمال جہاں آرا پر ڈالتا۔ خواب کے اندر یا بیداری کے اندر۔ خواب کے اندر نظر ڈالتا اور زیارت جمال باکمال سے مشرف ہوتا تو ایک امر بے اختیاری ہے یہ دولت تو محض فضل الٰہی پر موقوف ہے۔ ہاں بحالت بیداری اختیار کے ساتھ ہر مکلّف کو خیال کی آنکھ سے جمال جہاں آرائے پر نظر ڈالنا ممکن ہے۔ جیسا کہ ترمذی نے شمائل میں روایت کی ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند ابن ابی ہالہ سے سوال کیا اور وہ بہت وصف کیا کرتے تھے حلیہ شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وَاَنَا اَشْتَهِیْ اَنْ یَّصِفَ لِیْ شَیْئًا اَتَعَلَّقُ بِهٖ اِلَی اٰخِرِهٖ میں چاہتا تھا کہ مجھ کو کچھ وصف سُنا دیں صورت مبارکہ کا تاکہ تعلق پکڑوں میں اُس کے ساتھ شارح اس کے تحت میں لکھتا ہے اَحْفَظُ بِهٖ یعنی محافظت

Marfat.com

کردں ہیں اُس کی یہی وجہ ہے۔ کہ ہمارے علمائے نامدار نماز اور غیر نماز میں ہر وقت حضور ہی کے فیض بار کی طرف متوجہ ہونے کا حکم دے رہے ہیں اور اسی اختیاری زیارت سے مشرف ہونے کو فرما رہے ہیں چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں وَاحْضُرْ فِیْ تَشَہُّدِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَشَخْصَہُ الْکَرِیْمَ وَقُلِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یعنی اے نمازی التحیات پڑھنے کے وقت اپنے دل میں حضور فخر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر کر اور حضور کی صورت کریمہ کا تصور باندھ کر عرض کر سلام آپ پر اے نبیؐ اور رحمت اللہ کی اور برکات اُس کی۔ شیخ محقق علیہ الرحمۃ اشعۃ اللمعات میں التحیات کی حدیث کے تحت میں فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصب العین مومناں و قرۃ العین عابداں است در جمیع احوال و اوقات خصوصاً در حالت عبادت و آخر آں کہ وجود نورانیت و انکشاف دریں محل بیشتر و قوی تر است پھر آگے یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ نمازی اس دید سے غافل نہ ہووے۔ تاکہ اُس پر اسرار ظاہر ہوں اور انوار قرب سے منور ہو۔ تو اس وقت بھی ہر ایک سامع حضور کے جمال جہاں آرا پر نظر ڈالنے اور اپنے اوپر درود کے معرفت اور اسرار کے کشادہ کرنے سے کیوں محروم رہنا پسند کریگا۔ لہذا مناسب ہے کہ حلیہ شریف کا بیان کیا جاوے تاکہ اِس حلیہ کے موافق ہر ایک سامع کے دل کی آنکھ جمال جہاں آرائے محبوب خدا کی محو نظارہ ہو جائے ؎

آنکھوں کو میسر رہے دیدارِ محمدؐ
کانوں کو ملے لذّت گفتارِ محمدؐ

اے عاشقان روئے محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانو اور آگاہ ہو کہ ہمارے آقا ہمارے مولا جناب حبیب کبریا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رُخ حنا فداہ ایک آئینہ ہیں جمال الٰہی کے اور مظہر ہیں انوار لامتناہی کے جیسا کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

فرماتے ہیں مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ یعنی جس نے مجھے دیکھا۔ اُس نے حق دیکھا ؎

خود حضرتِ حق شاہدِ شاہِ مدنی ہے
دعویٰ ہے بجا کہتا جو یہ مَنْ رَآنِیْ ہے

یہ مظہرِ حق مظہرِ خلاقِ غنی ہے
دامانِ منزل سے جو زیبِ بدنی ہے

سو جاں سے فدا حضرتِ اویس قرنی ہے
اویسِ قرنی وُہ جو سہیل یمنی ہے

کہتا تھا تصور میں کہ کیا عشوہ زنی ہے
عالم کو کیا صید یہ ناوک فگنی ہے

دل کو مرے تسخیر کیا اس عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

دُوسرا ارشاد ہے اَنَا اَمْلَحُ وَاَخِیْ یُوْسُفُ اَصْبَحُ یعنی مَیں سب ملیحوں سے بڑھکر ملیح ہُوں اور میرے بھائی یُوسفؑ سب سے زیادہ صبیح ہیں۔ ملاحت ایک صفت ہے، جو دیکھنے میں خوش آوے۔ دل میں جگہ کرے ذوق حاصل ہو۔ بیان میں نہ آسکے کبھی اُس سے سیری نہ ہو ؎

بھرے زخم دل کے ملاحت نبی ص کی
کرے چارہ سازی صباحت نبی ص کی

چمک کر یہ کہتی ہے طلعت نبی ص کی
کہ دیدارِ حق ہے زیارت نبی ص کی

عجب پیاری پیاری ہے صورت نبی ص کی
ہمیں کیا خدا کو ہے اُلفت نبی ص کی

کسی کو کسی سے ہُوئی ہے نہ ہو گی
خدا کو ہے جیسی محبت نبی ص کی

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ مَیں نے کسی شئے کو رسُول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بہتر نہیں دیکھا۔ آپکا روئے مبارک ایسا روشن اور تاباں تھا۔ گویا آفتاب رُوئے مُبارک کے اندر سیر کرتا تھا۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سرخ مخطط حلّہ زیب تن کئے ہوئے جلوہ فرما تھے۔ رات چاندنی تھی۔ مَیں کبھی چہرہ مُبارک کو دیکھتا تھا۔ اور کبھی چاند کو قسم خدا کی میرے نزدیک حضور چاند سے بہتر تھے۔ یہ میرے نزدیک کا کلمہ آپنے اظہار تلذذ کے لئے فرمایا ورنہ فی الواقع آپ سب کے نزدیک احسن و اجمل تھے۔

Marfat.com

حلیہ شریف

سر مبارک معتدل تھا نہ بہت بڑا نہ بہت چھوٹا تمام سر پر بال تھے موئے مبارک نرم اور بہت سیاہ تھے۔ کانوں تک چھٹکے رہتے تھے یا مانگ نکالا کرتے تھے۔ روئے مبارک یعنی چہرہ شریف نہ بہت گول تھا نہ لمبا روشن تھا مثل چودھویں رات کے چاند کے اطراف و جوانب میں ضو اور نور کی وجہ سے ہالہ پڑتا تھا رخسار مبارک ہموار نہایت نرم مائل بدرازی تابان و درخشاں تھے۔ پیشانی شریف کشادہ تھی حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب چین پیشانی مبارک پر پڑتی تھی تو ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا چاند کا ٹکڑہ ہے۔ ابرو مبارک باریک و دراز اور دونوں ابرو خفیف بالوں کے ساتھ ملی ہوئیں اور دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی۔ کہ غضب کے وقت حرکت کرتی تھی۔ آنکھیں مبارک بڑی تھیں جن میں سرخ باریک رگیں تھیں سفیدی میں اُن برگوں کی سُرخی پھر اُس میں سیاہ پتلی ایک عجیب دلکش شئے تھی۔ قدرتی سرگیں تھیں اور اکثر حضور نیچی نگاہ رکھتے تھے۔ پلکیں شریف دراز تھیں اکثر نظر مبارک گوشہ چشم کے ساتھ ہوتی تھی جس کو کنکھیوں سے دیکھنا کہتے ہیں۔ اس دید کے وقت عشاق کے حسب حال یہ شعر تھا ؎

دزدیدہ نگندی بہ من از ناز نگاہے
قربان نگاہے تو شوم باز نگاہے

بینی شریف راست قدرے لانبی جس سے ایک نور چمکتا تھا بیچ میں سے کسی قدر اٹھی ہوئی جو حسن میں داخل ہے۔ دہن شریف فراخ تھا۔ فراخ دہنی مردوں کے حق میں حسن میں داخل ہے دندان مبارک کشادہ باآب و تاب تھے جب حضور کلام فرماتے۔ تو دندان مبارک سے نور ظاہر ہوتا تھا۔ ریش مبارک طول میں مقدار

Marfat.com

چار انگشت تھی۔ بال نہایت گھن کے تھے۔ طول اور عرض میں سے حضور کتروا تے رہتے تھے
ہمیشہ ڈاڑھی شریف نیچے کو چھٹکی ہوئی رکھتے تھے مونچھوں کو ہمیشہ ترشواتے تھے۔ اور
فرماتے تھے کہ جو کوئی مونچھوں کو کتروا دے نہیں وہ ہم میں سے نہیں اکثر علما کے نزدیک
تمام سر اور ریش مبارک میں سے سترہ یا اٹھارہ بال سفید تھے۔ خضاب کے متعلق علماء کا اختلاف
ہے۔ مختار یہ ہے کہ کبھی رنگ کیا۔ اور اکثر نہیں۔ گردن شریف نہایت سفید تھی ایسی
معلوم ہوتی تھی۔ گویا چاندی خالص سے ہے۔ سینہ شریف کشادہ تھا۔ شکم شریف
واسع اور نرم تھا۔ گویا کاغذ تہ بر تہ کیے ہوئے رکھے ہیں۔ شکم مبارک اور سینہ مبارک ابر
تھا۔ شکم سینہ سے اونچا نہ سینہ شکم سے اونچا۔ سینہ سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر تھی
اس کے علاوہ شکم اور سینہ پر اور بال نہ تھے بغل شریف مثل تمام بدن کے سفید تھی۔
اُس سے نور چمکتا تھا بغل تمام آدمیوں کی متغیر اللون ہوتی ہے سوائے حضور کے۔ کتف
شریف کتفین شریفین کے درمیان مسافت بعیدہ تھی۔ جس کو کشادگی سے تعبیر کیا گیا
ہے کہ جو عریض الصدر کو لازم ہے۔ درمیان دونوں کندھوں کے مہر نبوت تھی یہ ایک
گوشت کا ٹکڑا تھا مثل بیضہ کبوتر کے جس کے اوپر بال تھے۔ اور گرداگرد اس کے مسون
کے مانند خال تھے۔ اس میں لکھا تھا اَللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ تَوَجَّہْ حَیْثُ کُنْتَ
فَاِنَّکَ مَنْصُوْرٌ پشت مبارک سفید و ہموار گویا پگلی ہوئی چاندی سے ہے دست
مُبارک طویل تھے جن میں بازو شریف سطبر ساعد شریف دراز کفِ دست یعنی
ہتیلیاں پُر گوشت اور فراخ اور نرم حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مَیں نے دیبا
اور حریر کو حضور کی کف دست سے زیادہ نرم نہیں پایا۔ انگلیاں غلیظ بلا قصر مائل بدرازی
اور بیچ کی انگلی سب سے زیادہ لمبی تھی پنڈلیاں شریف ہموار اور صاف اور لطیف اور
ابیض اور باریک تھیں ضخیم اور پر گوشت نہ تھیں قدم مبارک نہایت خوبصورت تھے
حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

احسن البشر تھے از روئے قدموں کے کفِ پا برابر نہ تھے۔ کسی قدر درمیان میں گڑھا تھا۔ لیکن رفتار کے وقت پُورا قدم زمین پر بیٹھتا تھا۔ پیچھے سے اونچا نہیں معلوم ہوتا تھا۔ پاؤں کی انگلیاں بھی نہایت خوبصورت تھیں ان سب میں انگوٹھے کے پاس کی انگلی سب سے دراز تھی قد مبارک میانہ تھا مائل بدرازی کون شریف یعنی رنگ آپ کا سرخ سفید تھا۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ حُلیہ شریف میں صفت اعضا کے اندر جہاں کہیں کلانی اور فراخی وارد ہے اُس سے وُہ کلانی اور فراخی نہ سمجھی جاوے جو لازمہ حسن نہ ہو حضور کے تمام ہی اعضا شریف معتدل اور متوسط تھے۔ کہ جو حسن اور اعمال فضل و کمال کو لازم ہیں پھر اُس پر ہر ایک عضو شریف کی ادائے دلکش و ناز کی دلربا علیحدہ علیحدہ ہے۔ کہ جو بیان میں نہیں آسکتی ؎

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگری | کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

الغرض نقاش ازل اور صانع قدرت نے ایسا نقش حسین و جمیل صفحہ عالم پر نہ کھینچا اور نہ کھینچیگا ؎

ہے حسینانِ جہاں میں تجھ کو حاصل برتری | ہے قد رعنا ترا سروِ ریاضِ سروری
خالِ رُخِ خوبی ہے تو اے شمع بزمِ دلبری | اے چہرۂ زیبائے تو رشکِ بتانِ آذری

ہر چند وصفت میکنم لیکن ازاں بالاتری

ہاں زیب دیتی ہے تجھی یہ مسند پیغمبری | ہیں نور چین رُخ سے ترے شمس و قمر اور مشتری
کس کو جہاں میں آج ہے تجھ سی مجال ہمسری | تو از پری چابک تری و از برگِ گل نازک تری

وز ہر چہ گویم برتری حقا عجائب دلبری

تو ہے رسُول محتشم سلطان دین شاہ امم | ہاں تجھ کو کہتے ہیں سبھی مہرِ عرب ماہِ عجم
یہ جھوٹ میں کہتا نہیں اے شاہ خالق کی قسم | آفاقہا گردیدہ ام مہرِ بتاں و زدیدہ ام

بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

رفتار شریف ہوتی تھی یعنی بقوت تمام قدم شریف اُٹھاتے تھے۔ بلا استرخا اور بلا اضطراب کے جس میں سکون اور وقار ہوتا تھا۔ کچھ تھوڑی سی سُرعت بھی ہوتی تھی۔ اس رفتار کی اللہ پاک قرآن مجید میں تعریف فرماتا ہے وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا لباس شریف میں یہ چیزیں تھیں۔ جبہ[1] قبا[2]۔ کرتہ[3]۔ عمامہ[4]۔ ردا[5]۔ تہبند[6]۔ موزہ۔ نعل[7] ان سب میں کرتہ حضور کو بہت ہی محبوب تھا جس کے گریبان اور سینہ پر تکمہ ہوتا تھا۔ اور آستین اس کی پہونچوں تک ہوتی تھی۔ عمامہ شریف سات گز کا ہوتا تھا ✤

ترجیع بند

قدرِ رعنا کی ادا جائزہ زیبا کی پھبن	سرگیں آنکھ غضب ناز بھری وہ چتون
وہ عمامہ کی سجاوٹ وہ جبین روشن	اور کھڑے کی تجلی وہ بیاضِ گردن
وہ عبائے عربی اور وہ نیچا دامن	دلربایانہ وہ رفتار وہ بلیاختہ پن
مردہ بھی دیکھے تو کر چاک گریبانِ کفن	اُٹھ چلے قبر سے بیتاب زباں پر یہ سخن

مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی ✤
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

سلام علی النبیؐ

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام	شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود	فرش کی طیب و زہت پہ لاکھوں سلام
معنیٔ قدری مقصدِ ماطغیٰ	نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

جن کے آگے چراغ قمر جھلملائے
اُن عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

اُنکے خط کی سہولت پہ بیحد درود
اُن کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اُس چمکدار رنگت پہ لاکھوں سلام

چاند سے منہ سے تاباں درخشاں درود
نمک آنگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

خط کی گرد دہن وہ دل آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ریش خوش معتدل مرہم ریشِ دل
ہالۂ ماہ نُدرت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

جسکے پانی سے شاداب جان و جناں
اس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اس کی نادر حکومت پہ لاکھوں سلام

دوش بر دوش ہے جن سے شانِ شرف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

حجرِ اسود کہ ہے کعبۂ جان و دل
یعنی مُہرِ نبوّت پہ لاکھوں سلام

روئے آئینۂ علم پشتِ حضور
پشتیِ قصرِ ملّت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اٹھے بس غنی کر دیا
موجِ بحرِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

جس کو بار دو عالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

کعبۂ دین و ایمان دونوں ستون
سا عدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام

جسکے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم
اُس کفِ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی تراوت پہ لاکھوں سلام

عیدِ مشکل کشائی کے چمکے ہلال
ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں
غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

کُل جہاں ملک اور جَو کی روٹی غذا
اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچکر بندھی
اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

انبیاء تہ کریں زانو اُن کے حضور
زانوئں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

ساق اصلِ قدم شاخ نخلِ قدم
شمعِ راہ اصابت پہ لاکھوں سلام

کھائی اللہ نے خاک گذر کی قسم
اُس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام

اُن کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
اُنکی ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

اُنکے مولا کے ان پر کروڑوں درود
انکے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام

سَلِّمُوْا یَا قَوْمُ بَلْ صَلُّوْا عَلَی الصَّدْرِ الْاَمِیْنِ
مُصْطَفٰی مَا جَاءَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ

بیان اوصاف حمیدہ و اخلاق عظیمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اے عاشقان روئے احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بیان تو حسن ظاہری کا ہوا اب تھوڑا سا بیان حسن باطنی کا بھی سن لو۔ جس کو سیرت اور اخلاق سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس طرح دن کی روشنی میں دیکھتے تھے۔ اسی طرح رات کے اندھیرے میں بھی دیکھتے تھے۔ آپ نے ثریا کے اندر گیارہ ستارے دیکھے۔ اور سہیل میں بارہ۔ بہ سبب غایت حضور اور حیا کے اکثر نظر مبارک زمین کی طرف رہتی تھی۔ اور وہ جو بعض

Marfat.com

احادیث میں آیا ہے کہ آپ آسمان کی طرف دیکھا کرتے تھے شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ بسبب انتظار وحی کے ہوا کرتا تھا۔ اور جس طرح آپ سامنے دیکھا کرتے تھے پیچھے سے بھی ویسی ہی دیکھتے تھے غرض پس و پیش غائب و حاضر تاریکی و روشنائی سب آپ کے نزدیک یکساں تھی چنانچہ خود حضور فرماتے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں اس چیز کو کہ تم نہیں دیکھتے ہو۔ اور سنتا ہوں اس چیز کو کہ تم نہیں سنتے ہو۔ میں آسمان کے چرچرانے کی آواز سنتا ہوں۔ اور آسمان کو سزاوار ہے کہ وہ چرچرائے کیونکہ آسمان پر چار انگل جگہ نہیں ہے کہ فرشتے اپنی پیشانی اس پر رکھ کر سجدہ ادا کریں ایک روز حضورؐ نے چاہا۔ کہ ایک عورت کو اپنے نکاح میں لاویں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس عورت کے دیکھنے کیلئے بھیجا۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جو دیکھا۔ تو آپ کی نظر میں نہایت خوبصورت دکھلائی دی مگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ نہ چاہا کہ اس کی خوبی حضورؐ کے رُوبرو بیان کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہا کہ میں نے اس عورت کے اندر صفائی مشاہدہ نہیں کی۔ حضرت نے فرمایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبحان اللہ اے عائشہؓ کیا تو نے اس کے بائیں رخسار پر خال نہیں دیکھا۔ اور اس کے سبب سے تو تعجب میں آ گئی۔ اور تیرے بدن پر بال کھڑے ہو گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ کہ واللہ کوئی بھید آپ پر اللہ کے بھیدوں سے پوشیدہ نہیں ہے (۔) حضورؐ کبھی قہقہ کے ساتھ نہیں ہنسے اکثر تبسم اور گاہ گاہ ضحک فرمایا۔ تبسم لب شیریں کو کہتے ہیں اور ضحک خفیف آواز کے ساتھ جس میں دانت نظر آجاویں۔ اور قہقہ بلند آواز سے ہنسنے کو کہتے ہیں۔ مدارج میں ہے کہ آپ کا بکا یعنی گریہ جنس ضحک سے تھا۔ آنسو آنکھ سے جاری ہو جایا کرتے تھے اس وقت سینہ شریف سے ایک آواز مثل دیگ کے جوش ہونے کی سی آیا کرتی تھی۔ یہ گریہ کبھی تجلی صفات جلالی کی وجہ سے اور کبھی امت پر شفقت کی وجہ سے

کبھی مسرت پر رحمت کی وجہ سی ہوتا تھا۔ اکثر قرآن مجید سننے کے وقت میں ہوتا تھا۔ کبھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمائی نہیں آئی۔ آپ فرماتے ہیں کہ چھینک رحمان کی طرف سے ہے اور جمائی شیطان کی طرف سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی احتلام بھی نہیں ہوا کبھی آپ کے جسم پر مکھی نہیں بیٹھی۔ جسم شریف کا سایہ نہ تھا۔ آپ کی آواز میں نہایت حلاوت تھی۔ وعظ اور نصیحت کے وقت سب آدمیوں کو برابر پہنچا کرتی تھی ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منا میں خطبہ پڑھا۔ سب ہی دور و نزدیک کے آدمیوں نے سنا۔ ادائیگی مخارج حروف کے اندر آپ کے برابر کوئی بھی قادر نہ تھا۔ فصاحت و بلاغت تو آپ پر ختم ہے کہ نہ کسی کے فکر کو رسائی اور نہ کسی کے اندیشہ کو۔ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کبھی ہمارے درمیان سے نہ کہیں باہر تشریف لے گئے اور نہ ملکوں میں پھرے پھر یہ فصاحت اور بلاغت آپ کو کہاں سے آئی۔ تو آپ نے فرمایا اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِیْ یعنی میرے رب نے مجھے ادب سکھلایا علم ادب اس کو کہتے ہیں کہ جو زبان عرب میں فصاحت اور بلاغت سے تعلق رکھے۔ صحیحین میں ہے میں بھیجا گیا ہوں ساتھ جامع کلمات کے یعنی میری ہر ایک بات سے بہت سی باتیں سمجھی جاتی ہیں ؎

اُنکی پیاری فصاحت پہ لاکھوں درود — انکی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام
انکی باتوں کی لذت پہ بیحد درود — اُنکے خطبہ کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

آپ کے جسم میں وہ خوشبو آتی تھی۔ کہ نہ کسی عطر میں تھی اور نہ عنبر اور مشک میں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی اصحاب میں سے حضور کی ملازمت کا قصد کرتا اور حضور کو دولت خانہ پر نہیں پاتا۔ تو خوشبو کے نشان کے ساتھ پہنچ جاتا کیونکہ جہاں سے حضور گذرتے تھے وہ گلی اور راستہ مہک جایا کرتا تھا۔ حضور کے تمام ہی فضلات پاک اور طیب ہیں جیسا کہ کتب فقہ میں درج ہے۔ مدارج میں ہے کہ ایک عورت نے

Marfat.com

حضورؐ کا پیشاب شریف پی لیا تھا۔ آپنے فرمایا کہ اب تو کبھی بیمار نہ ہوگی چنانچہ وہ مرض الموت کے سوا کبھی بیمار نہ ہوئی۔ ایک شخص نے آپکا بول شریف پی لیا تھا چند پشت تک اس کی اولاد میں سے خوشبو آتی رہی۔ ایک صحابی نے حضور کا خون جب کہ آپنے پچھنے لگوائے تھے پی لیا تھا۔ تو حضورؐ نے فرمایا۔ کہ جو کوئی چاہے کہ دنیا میں اہل بہشت میں سے دیکھے وہ اس آدمی کو دیکھ لے حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنے والد ماجد سے دریافت کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب باہر تشریف لاتے تھے۔ تو کیا کرتے تھے! اور جب گھر میں رہتے تھے تو کیا کرتے تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بیان کیا کہ آپکے اوقات کے تین حصے تھے۔ ایک حصہ عبادت کا کہ جو بے مداخلتِ خلق اور نفس کے تھا۔ دوسرا حصہ اہل و عیال کے حقوق میں اور انکی مخالطت اور مباشرت میں صرف ہوتا تھا۔ تیسرا حصہ واسطے ادائیگی حقوق نفس کے مثل استراحت خواب وغیرہ کے تھا۔ حضورؐ اپنے دست مبارک سے پیوند لگا لیا کرتے تھے۔ اور کپڑے دھو لیا کرتے تھے۔ دوستوں کی تیمارداری اور غمخواری میں مشغول رہتے تھے غضب کے وقت کسی کو آپکے پاس کھڑے ہونے کی تاب نہیں ہوتی تھی۔ اچھی چیز کی تعریف فرماتے اور بری چیز کی برائی ظاہر فرما دیتے تھے۔ سوائے کھانے کے اگر مرغوب خاطر شریف نہ ہوتا۔ تو آپ اٹھ کھڑے ہوتے یا تناول نہ فرماتے بیٹھنے میں کوئی جگہ تعین نہ فرماتے کہ جس سے امتیاز حاصل ہو اشارہ کے وقت میں پوری ہتھیلی سے اشارہ فرمایا کرتے تھے تعجب کے وقت میں داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر مارا کرتے تھے خوبصورت شئے کے دیکھنے کے وقت میں آنکھیں بند کر کے تلذذ حاصل کیا کرتے تھے۔ غرض آپکے ہر ایک اوصاف عادتی میں وہ ادائے محبوبانہ اور جذبات دلربایانہ تھے کہ کسی معشوق اور محبوب کی اداؤں سے مماثلت و مشارکت ممکن نہیں ؎

Marfat.com

ہر ادا میں ہے دلربائی خاص جس کو دل جانے یا خدا جانے

اخلاق عظیمہ کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ یعنی اے حبیب آپ بہت بڑے خلق پر ہیں جس کو خود ربّ العزت بڑا فرمائے۔ اس کے اعلےٰ اعظم۔ اکمل۔ احسن۔ اجمل و اقویٰ ہونے کا کیا ٹھکانا ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ یعنی میں اخلاق کی خوبیوں کو پورا کرنے کے واسطے پیدا کیا گیا ہوں پس جو کچھ خزانہ قدرت اور مرتبۂ امکان میں کمالات سے متصوّر ہے وہ سب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہے تمام انبیا و رسل اقمارِ آفتابِ کمال اور مظاہر انوارِ جمالِ محبوبِ خدا ہیں ؎

سَلِّمُوْا يَا قَوْمُ بَلْ صَلُّوْا عَلَى الصَّدْرِ الْاَمِيْنِ مُصْطَفٰى مَا جَاءَ الَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ قَدْرَ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ وَكَمَالِهٖ

مشکوٰۃ شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحابہؓ نے دریافت کیا کہ حضورؐ کے اخلاق کی بابت کچھ فرمائیے فرمایا آپ کا خُلق قرآن تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ ہے کہ قرآن مجید میں جس قدر مکارم اخلاق اور محامد صفات مذکور ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن سب ہی صفات کے ساتھ متصف تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ خادم خاص سرکار بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کی دس برس خدمت کی۔ اس عرصہ میں مجھ سے کبھی اُف نہیں فرمایا نہ کبھی یہ فرمایا کہ تو نے یہ کام کس واسطے کیا۔ اور نہ یہ کہ تو نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نقصان ہونے پر بھی حضورؐ نے ہرگز کسی خادم اور خادمہ کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔ اور نہ کبھی کسی سے انتقام لیا۔ صحیحین میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جا رہا تھا حضورؐ نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ (نجران ایک گاؤں کا نام ہے جس کے

Marfat.com

کنارے سخت اور موٹے تھے۔ پیچھے سے ایک اعرابی نے اُس چادر کو پکڑ کر ایسا کھینچا کہ حضورؐ کے کندھے مُبارک پر نشان پیدا ہو گیا۔ اُس بدوی نے کہا اے محمدؐ حکم دیجئے تا کہ مالِ خدا سے جو آپ کے پاس ہے کچھ مجھ کو دیں۔ . . . . . .

پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعرابی کی طرف دیکھا اور ہنسے اور حکم دیا اُس کے لئے بخشش کا صحیحین میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کبھی آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی سائل کے جواب میں لا نہیں فرمایا۔ اسی مضمون حدیث کو کسی شاعر نے شعر کے اندر ادا کیا ہے ؎

نہ رفت کلمہ لا بر زبان او ہرگز ۔۔۔ مگر بآشہد ان لا الٰہ الا اللہ

مُسلم شریف میں ہے کہ ایک شخص نے بکثرت بکریاں طلب کیں حضورؐ نے اس قدر عطا کیں کہ وہ اپنی قوم میں جا کر کہنے لگا۔ کہ اے قوم مسلمان ہو جاؤ۔ خدا کی قسم محمدؐ اتنی بخشش کرتے ہیں کہ فقر سے نہیں ڈرتے ہیں ؎

جھولیاں کھول کے بے سمجھے نہیں دوڑ آئے ۔۔۔ ہم کو معلوم ہے دولت تیری عادت تیری
تو ہی ہے مُلک خدا مالکِ خدا کا مالک ۔۔۔ راج تیرا ہے زمانے میں حکومت تیری
گٹھڑیاں بند ہیں پر ہاتھ تیرا بند نہیں ۔۔۔ بھر گئے دل نہ بھری دینے سے نیت تیری
دونوں عالم کے سب ارمان نکالے تو نے ۔۔۔ نکلی اس شان کرم پر بھی نہ حسرت تیری

آپ کی یاد اوہش حب حد سے بڑھ گئی تو خود اللہ تبارک وتعالےٰ نے منع فرمایا فَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ تَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا اے پیارے اتنا مت دو کہ ملوم اور محصور ہو کر بیٹھ جاؤ۔ تفسیر حسینی میں اس کا شان نزول لکھا ہے۔ کہ ایک عورت یہود نے ایک یہودی عورت سے کہا کہ ہمارے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم حضرت موسےٰ علیہ السلام سے زیادہ سخی ہیں حضرت موسےٰ علیہ السلام کی سخاوت یہ تھی کہ جو چیز آپ کے خرچ سے بچ رہتی تھی اُس میں آپ نے کسی سائل کو رد نہیں کیا اور اگر کچھ نہ ہوتا تو اچھی بات سے

Marfat.com

سائل کو خوش کر دیتے تھے۔ القصہ یہودیہ عورت نے آزمائش کے لیے اپنی لڑکی کو حضوری میں بھیجا۔ اُس نے حضوری میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری ماں اس پیرہن شریف کو جس کو حضور زیب تن کیے ہوئے ہیں طلب کرتی ہے۔ آپ نے فرمایا پھر آیو جب دہ پھر حاضر ہوئی اور پیرہن شریف طلب کیا۔ تو آپ حجرہ مقدسہ میں تشریف لے گئے اور پیراہن شریف اُتار کر اس لڑکی کے حوالے کیا۔ اور آپ بے ہنہ حجرہ کے اندر بیٹھ گئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت نماز شروع کی تمام صحابہؓ تشریف آوری کے منتظر رہے۔ حضورؐ رہنگی کے سبب باہر تشریف نہیں لائے کہ آیتہ مذکورۃ الصدر نازل ہوئی +

مشکوٰۃ شریف میں حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ ایک یہودی بڑا عالم تھا۔ حضورؐ پر اس کے کچھ دینار قرض آتے تھے۔ اُس نے قرض کا تقاضا کیا۔ فرمایا میرے پاس کچھ نہیں۔ اس نے کہا میں آپ سے جُدا نہیں ہونگا جب تک میرا قرضہ نہیں ادا کر دیا جائیگا۔ آپ نے فرمایا میں بھی تیرے پاس بیٹھتا ہوں۔ چنانچہ آپ اس یہودی کے پاس بیٹھ گئے۔ اور پانچ نمازیں آپ نے وہاں ادا کیں ظہر سے فجر تک گویا تمام رات اور آدھے دن اس کے پاس تشریف فرما رہے۔ صحابہؓ اس یہودی کو ڈراتے تھے۔ پھر صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہودی قید کریگا۔ اور آپ کو باہر نکلنے سے منع کریگا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ مجھ کو میرے پروردگار نے ظلم سے منع کیا ہے۔ اور یہ ظلم ہے۔ کہ اس کا دین ادا نہ کروں اور اُس سے جُدا ہو جاؤں۔ جب دن نکلا تو یہودی نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور عرض کیا کہ آدھا مال میرا اللہ کی راہ میں تصدق ہے۔ آگاہ ہو تم خدا کی جو کچھ میں نے کیا اس لئے کیا کہ دیکھوں آپ کی صفت جو توریت میں لکھی ہے۔ اور وہ صفت یہ ہے۔ کہ محمدؐ بن عبداللہ مکہ میں اُن کی ولادت ہے

Marfat.com

مدینہ میں ان کی ہجرت اور شام اُن کا ملک ہے وہ درشت خو اور سخت کلام نہیں ہیں بازاروں میں چیخنے چلانے والے نہیں ہیں بیہودہ بات اور حدِ ادب سے گذرنے والے نہیں ہیں۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یہ میرا مال ہے جو آپ کی رائے مُبارک میں آوے کیجئے ✤

حیا کی یہ کیفیت تھی کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باکرہ لڑکی اپنے پردہ میں ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس سے بھی زیادہ شرمیلے تھے (مشکوٰۃ شریف) ✤

عفو کی یہ کیفیت کہ غزوہ احد میں کفار ناہنجار سے جو کچھ مظالم محاربہ اور مقاتلہ میں ظہور میں آئے وہ سب کچھ اٹھائے یہانتک کہ دندان مبارک کے شہادت کی بھی نوبت پہنچی اس وقت صبر اور عفو ہی نہیں بلکہ شفقت اور رحمت کے تقاضے سے ان کو اس جہل اور ظلم میں معذور جانکر ان کے حق میں دعا فرمائی۔ اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ یعنی اے اللہ میری قوم کو ہدایت کر وہ مجھ کو نہیں جانتے۔ ایک روایت میں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ بھی آیا ہے یعنی اے اللہ اُن کو بخش دے صحابہ پر یہ شاق گذرا عرض کیا یا رسول اللہ کاش کہ حضورؐ بددعا فرماتے تاکہ یہ سب ہلاک ہو جاتے فرمایا میں لعنت اور بددعا کرنے والا نہیں پیدا ہوا ہوں۔ بلکہ داعی بحق اور رحمت عالم ہو کر آیا ہوں ✤

سبحان اللہ کیا حلم اور صبر اور رحمت ہے۔ کیوں نہ ہو اللہ تبارک و تعالےٰ آپکی شان میں ارشاد فرما رہا ہے وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ یعنی ہم نے تم کو اے حبیب عالم کیلئے رحمت کر کے بھیجا ہے اور فرماتا ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ یعنی اللہ تو ایسا نہیں کہ ان کو عذاب دے حالانکہ آپ اُن میں موجود ہیں۔ الغرض آپکے اوصاف اور اخلاق سب معجزات کی قسم سے

Marfat.com

ہیں کہ جن سے قوتِ بشری عاجز ہے۔ لہٰذا اس جگہ اسی قدر کافی ہیں باقی کچھ معجزات میں بیان کئے جاوینگے ۵

تیری صورت تیری سیرت زمانہ سے نرالی ہے
تیری ہر ہر ادا پیارے دلیل بے مثالی ہے
تجھی کو خلعت یکتائی عالم ملا حق سے
تیرے ہی جسم پر موزوں قبائے بے مثالی ہے

سَلِّمُوْا یَا قَوْمُ صَلُّوْا عَلَی الصَّدْرِ الْاَمِیْنِ — مُصْطَفٰی مَا جَاءَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ

اے مظہر ذاتِ خدا اے مشرقِ نورِ خدا — اے منبعِ نور و ضیا اے معدنِ جود و سخا
اے خواجۂ ہر دو سرا اے پیشوائے انبیاء — اے رہنمائے اتقیا اے مقتدائے اصفیا
اے مجتبیٰ اے مصطفیٰ اے مرتضیٰ اے مقتدا — اے ملتجا اے منتجا اے منتفیٰ اے مرتضیٰ
خیر الوریٰ نجم الہدیٰ شمس الضحیٰ عین التقیٰ — بحر العطا غیث الندیٰ طور العلیٰ نور السّما
ہم مبدءِ عالم توئی ہم منشاءِ آدم توئی — ہم مظہرِ اعظم توئی مصباحِ کنزِ اختفا
اے حسنِ تو آرامِ جاں عشاق را دیدت انس و جاں — دیدہ زمین و آسماں اے مظہرِ نورِ خدا
انوارِ تو محبوبِ حق اظہارِ تو مطلوبِ حق — دیدارِ تو دیدارِ حق اے مظہرِ نورِ خدا
دارم ہوائے روئے تو افتادہ ام در کوئے تو — جاں میدہم بر بوئے تو اے برتر از صد ماں فدا
اے جانِ من جانانِ من وے دینِ من ایمانِ من — اے جانِ من اے جانِ من صد جانِ جانان بر تو فدا
اے جانِ حقی رامِ تو مرغِ دلش در دامِ تو — جاں می دہد بر نامِ تو ایں است ایں را مدّعا

بیان پیدائش نورِ مبارک و تحویل نورِ مبارک بہ آدم علیہ السّلام

و از آدم علیہ السّلام تا حضرت عبد اللہ

مشکوٰۃ شریف میں حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

Marfat.com

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا۔ اُس چیز سے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے ساری ہی مخلوقات سے پہلے پیدا کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ وُہ نور تیرے نبی کا ہے مسند عبدالرزاق میں حضرت جابرؓ سے اس طرح روایت ہے کہ مَیں نے عرض کیا۔ کہ یارسُول اللہ میں اپنے ماں باپ کو آپ پر سے فدا کر دوں۔ یہ تو فرمایئے کہ اللہ تعالےٰ نے سب سے پہلے کیا چیز پیدا کی۔ تو حضورؐ نے فرمایا کہ اے جابر سب سے اول اللہ تعالےٰ نے تیرے نبیؐ کے نور کو اپنے نور سے پیدا کیا۔ پھر یہ نور قدرت الٰہی سے پھرتا رہا جب تک اللہ نے چاہا۔ اور اُس وقت لوح و قلم اور جنّت اور دوزخ اور فرشتے اور زمین اور آسمان اور سُورج اور چاند اور انس و جن سے کچھ نہیں تھا پس جب اللہ تعالےٰ نے مخلوقات پیدا کرنے کا ارادہ کیا۔ تو اُس نور کے یعنی اس پر کچھ زائد کر کے اُس زائد نور کے چار جزء کئے ایک جزء سے قلم اور دوسرے سے لوح تیسرے سے عرش بنایا۔ پھر چوتھے جزء کے چار حصّے بنائے پس اوّل سے عرش کے اٹھانے والے یعنی آٹھ فرشتے۔ اور دوسرے سے کرسی اور تیسرے سے باقی ملائکہ پیدا کئے۔ پھر چوتھے جزو کے چار اجزا کئے اول سے آسمانوں کو دوسرے سے زمینوں کو تیسرے جزو سے جنّت و دوزخ کو پیدا کیا۔ پھر چوتھے جزو سے مومنوں کی آنکھوں کی بینائی اور مومنوں کے دلوں میں نور معرفت کو اور انکی زبانوں کا نور کہ وہ کلمہ توحید ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پیدا کیا۔ یہ حدیث مواہب لدنیہ میں ہے۔ جس کی شرح علامہ زرقانی یُوں کرتے ہیں کہ مِنْ نُّوْرِہٖ میں جو اضافت نور کی ذات خداوندی کی طرف ہے وہ اضافت تشریفی ہے جیسے آیۃ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ میں ہے۔ اِس سے ظاہر کرنا اس بات کا مقصود ہے۔ کہ آپکی پیدائش ایک عجیب چیز ہے۔ اور آپکی خاص شان ہے۔ اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں خاص مناسبت ہے۔ اور یہ بھی بیان کرنا منظور ہے کہ آپ کے نور کو اپنے نور سے پیدا کیا۔ پھر زرقانی

لکھتے ہیں لَا بِمَعْنٰی اَنَّهَا مَادَّةٌ خُلِقَ نُوْرُهٗ مِنْهَا بَلْ بِمَعْنٰی تَعَلُّقُ الْاِرَادَةِ بِهٖ بِلَا وَاسِطَةِ شَیْءٍ فِیْ وُجُوْدٍ یعنی اس اضافت سے یہ مراد نہیں ہے کہ اللہ کا نور مثل مادہ کے ہے جس سے آپ کا نور پیدا ہؤا۔ بلکہ اس اضافت سے یہ مراد ہے کہ ارادہ الٰہی کا تعلق آپ کے وجود سے بلا واسطہ کسی شے کے ہؤا۔ صوفیائے کرام اسی نور کو جو سب سے اوّل و اقدام ہے حقیقت محمدیہ کہتے ہیں۔ اور یہی تعینات میں اول تعین ہے کہ جو محیط تمام تعینات کو ہے اور سبب ظہور جملہ موجودات کا ہے اور یہی مرتبہ مظہر اتم مرتبہ اسم اللہ کا ہے پس جس طرح کہ اسم اللہ کہ رب محمد ہے۔ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) مرتبہ وجوب میں اوّل و اشمل تمام اسمائے واجبہ کا ہے اسی طرح یہ حقیقت محمدیہ جو مربوب اسم اللہ کی ہے۔ (جل شانہٗ) مرتبہ امکان میں اوّل و اشمل تمام ظہورات اسمائیہ کی ہے۔ کہ جو مسمیٰ عالم سے ہے۔ الغرض آپ کی اولیت تمام ہی امت کے نزدیک مسلم ہے اور اسی نور سے تمام مخلوقات علوی سفلی ارواح اشباح عرش کرسی لوح قلم بہشت دوزخ فلک ملک جن انس زمین آسمان دریا پہاڑ درخت وغیرہ سب ہی کچھ پیدا ہوئے ؎

وصلی اللہ علیٰ نورٍ کزو شد نورہا پیدا
زمین در حب او ساکن فلک در عشق او شیدا

محمد احمد و محمود وے را خالقش بستود
کزو شد بود ہر موجود و زو شد دیدہا بینا

اگر ذات محمد را نیاوردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا

نہ ایوب از بلا راحت نہ یوسف حشمت و شوکت
نہ عیسیٰ آں مسیحا دم نہ موسیٰ آں ید بیضا

زشرح سینہ اش جامی الم نشرح لک برخواں
زمعراجش چہ میپرسی کہ سبحان الذی اسریٰ

مواہب میں لکھا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے نور کو پیدا کیا۔ اور اس سے انوار انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ظاہر ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کے نور سے فرمایا کہ ان

Marfat.com

انوار کو ملاحظہ کیجئے۔ پس آپ کے نور نے سب کے نوروں کو ڈھانک لیا۔ اس وقت سب نے عرض کیا کہ الٰہی یہ نور کس کا ہے جس کے نور نے ہمارے نوروں کو چھپایا ہے۔ فرمایا اللہ تعالےٰ نے یہ نور محمدؐ بن عبداللہ کا ہے۔ اگر اس پر ایمان لاؤ تو تم کو انبیاء کرتا ہوں سب نے عرض کیا کہ یا رب ہم سب اُس کی نبوت پر ایمان لائے پس رب العزت جل و علا نے فرمایا کہ میں گواہ ہوا تمہارے اوپر یہ ہیں معنی قول سبحانہٗ تعالےٰ کے کہ جو ارشاد ہے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتَابٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّكُمْ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ عَلٰى ذَالِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشَّاهِدِيْنَ اس سے ثابت ہوا کہ حضورؐ نبی الانبیا ہیں یہی وجہ کہ آپ نے شب اسراء میں تمام انبیاء کی امامت فرمائی۔ اور قیامت میں تمام ہی انبیاء آپ کے نیزہ کے نیچے ہوں گے۔ حدیث شریف میں وارد ہے۔ کُنْتُ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ یعنی میں نبیؐ تھا اور آدم درمیان روح اور جسد کے تھے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ آپ کی نبوت ملائکہ اور ارواح انبیا میں ظاہر تھی بلکہ روح مبارک اُس عالم مربی اور مفیض ارواح انبیاء تھی۔

جھنڈے

نظم

از فروغ تست روشن دین و دنیا ہر دو جا
بر تو بادا از خدا صلوٰۃ یا بدر الدجےٰ

کے ملک کردے یہ پیش آدم خاکی سجود
نور تو در وے نبودے گر ودیعت اے ہدےٰ

از بہار لطف تو سرسبز باغ کائنات
وز نسیم فیض تو شاداب تر روض الصفا

پے نہ بردے ہیچکس تا منزل حق الیقیں
گر نبودے ذات پاکت اندریں رہ مقتدا

Marfat.com

صَلٰوۃُ اللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَآءِہٖ وَرُسُلِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْہِ وَعَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مدارج میں ہے کہ جب حضرت حق سبحانہٗ نے حضرت آدم صفی اللہ کو پیدا کیا۔ کہ تو اُس نور کامل السرور کو حضرت ابو البشر علیہ السلام کی پیشانی مبارک میں رکھا۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ پشت میں رکھا اور پیشانی سے وہ نور چمکتا تھا۔ پھر تمامی بدن میں وہ سرایت کر گیا۔ حق تعالےٰ نے اس نور کی برکت سے حضرت آدم علیہ السلام کو جمیع مخلوقات کے اسمار تعلیم فرمائے اور ملائکہ کا مسجود گردانا۔ بعد ازاں حضرت شیث علیہ السلام پر منتقل ہوا۔ پھر اسی طرح اصلاب طاہرہ اور ارحام فاخرہ میں انتقال فرماتا ہوا حضرت عبد المطلب کی صلب مبارک میں نزول اجلال فرمایا۔ مواہب لدنیہ میں ہے کہ نور مبارک جب حضرت عبد المطلب میں منتقل ہوا۔ اور وہ جوان ہو گئے تو ایک دن حطیم میں سو گئے۔ جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ آنکھ میں سرمہ لگا ہوا ہے۔ سر میں تیل پڑا ہوا ہے اور حسن و جمال کا لباس زیب ہے۔ اس حال کو دیکھ کر اُن کو سخت حیرت ہوئی۔ ان کے والدان کو کاہنان قریش کے پاس لے گئے۔ اور سارا واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو نکاح کا حکم فرمایا ہے چنانچہ انہوں نے اول قیلہ سے نکاح کیا۔ اور جب ان کی وفات ہو گئی تو فاطمہ سے نکاح کیا جن سے حضرت عبد اللہ پیدا ہوئے۔ حضرت عبد المطلب کے بدن سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور آپ کی پیشانی میں چمکتا تھا۔ جب قریش میں سخت قحط پڑتا تھا۔ تو عبد المطلب کا ہاتھ پکڑ کر جبل ثبیر کی جانب جاتے تھے۔ اور ان کے ذریعہ حق تعالےٰ کے ساتھ تقرب

اے زہۃ المجالس میں لکھا ہے کہ حضرت علی فرماتے ہیں۔ کہ جس نے دن میں تین دفعہ اور جمعہ کو سو مرتبہ اس درود شریف کو پڑھا گویا اس نے تمام خلائق کی درود حضرت پر پڑھی اور قیامت کے دن حضور اپنے ہاتھ میں اس کا ہاتھ لیکر جنت میں داخل کریں گے اور حضور کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔

Marfat.com

ڈھونڈتے تھے۔ دربارش کی دعا کرتے تھے پس اللہ تعالےٰ نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے ان کو باران عظیم مرحمت فرماتا تھا۔

شواہد النبوۃ اور معارج النبوۃ میں لکھا ہے۔ کہ جب نور سرور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبدالمطلب کی پشت سے آپ کی دادی فاطمہ کے رحم میں منتقل ہوا۔ اور آپ کے والد حضرت عبداللہ پیدا ہوئے تو اہل کتاب نے فوراً حدود شام کے اندر ایک دوسرے کو مطلع کیا کہ پیغمبر آخر الزمان کے والد ماجد مکہ معظمہ کے اندر ظاہر ہو گئے ہیں۔ ان لوگوں نے کتب آسمانی کے ذریعہ معلوم کر لیا تھا۔ کہ جس وقت جیحون حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کا جو ان کے ہاں تبرکاً رکھا ہوا تھا۔ پھر تازہ خون آلود ہو جاوے وہ وقت نبی آخر الزمان کے والد کی پیدائش کا ہوگا۔ چنانچہ بعد معائنہ اس علامت کے سب نے حضرت عبداللہ کی ولادت پر اتفاق کیا۔ اب آتش حسد کا نوں سینہ کے اندر مشتعل ہونے لگی عداوت اور دشمنی سے قتل کی فکریں رات دن رہنے لگے چند بار اسی پاک ارادہ سے مکہ میں آئے گئے برکت نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عبداللہ پر قابو نہ پایا۔

ایک روز دلاوران یہود نے آپس میں بیعت کی کہ جب تک اپنے ارادہ میں کامیاب نہ ہوں ہرگز شام کو واپس نہ لوٹیں آخر روانہ مکہ مکرمہ ہوئے اور راتوں خفیہ خفیہ منزل طے کرتے ہوئے مکہ معظمہ پہنچے اور منتظر فرصت اور موقع کے رہے حضرت عبداللہ ایک دن شکار کے واسطے تنہا جنگل میں تشریف لے گئے یہودیوں نے اس وقت کو غنیمت جان کر حضرت عبداللہ پر حملہ کیا۔ اتفاقاً اسی وقت اسی جنگل میں وہب بن مناف حضرت آمنہ خاتون کے والد بھی شکار کیلئے جا نکلے دیکھتے کیا ہیں کہ یہود سراپا غنود تلوار زہر آلود کھینچ کر حضرت عبداللہ کی طرف بقصد ہلاکت متوجہ ہوئے باقتضائے حمیت عرب انہوں نے چاہا کہ یہودیوں کے حملہ کو دفع کریں کہ اچانک

ایک جماعت غیب سے ابلق گھوڑوں پر سوار آموجود ہوئی۔ اور اُن سب کو آپ سے جُدا کر دیا۔ وہب بن عبد مناف نے جو یہ کیفیت دیکھی متحیر ہو گئے۔ اور دل میں ٹھان لی کہ اپنی بیٹی آمنہ کا نکاح ان کے ساتھ کرونگا۔ گھر میں پہنچکر اپنی بیوی سے تمام قصہ بیان کیا۔ اور ان کو عبد المطلب کی خدمت میں اس مطلب کے لئے بھیجا۔ مادر آمنہ نے صورت حال عبد المطلب سے بیان کی عبد المطلب پہلے ہی اپنی بیوی سے جو کہ حضرت آمنہ کے چچا کی بیٹی اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی ماں تھیں ان کی خوبی صورت اور پاکیزگی طینت سُن چکے تھے۔ نیز دیگر عورات قبیلہ نے بھی اس امر پر اتفاق کیا کہ فی الواقعہ اس زمانہ میں آمنہ خاتون سے بڑھکر کوئی عورت اطیب و اشرف عاقلہ نہیں ہے پس عبد المطلب اس امر پر راضی ہو گئے ؛

نسب نامہ پدری حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ

حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصیّ بن کلاب بن مُرّہ بن کعب بن لُوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مُدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان یہاں تک تو تمام محدثین اور مورخین کا اتفاق ہے۔ اس کے آگے حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ تک اور اُن سے آگے حضرت آدم صفی اللہ علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام تک تکثیر اور تقلیل تقدیم اور تاخیر اسماء کے اندر اختلاف ہے ؛

نسب نامہ مادری حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ

حضرت عبد اللہ بن فاطمہ بنت عمرو بن عمران بن مخزوم بن یقظہ بن مُرّہ بپھرس

Marfat.com

کے آگے وہ ہی جو حضورؐ کا نسب شریف ہے ❊ (مدارج)

نسب نامہ پدری حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ عنہ

حضرت آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب پھر آگے وہ ہے جو حضورؐ کے نسب نامہ میں ہے ❊ (معارج النبوۃ)

نسب نامہ مادری حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ عنہ

حضرت آمنہ بنت مُرّہ بنت ام حبیبہ بنت قلادہ بنت امیمہ بنت وہب بنت عاتکہ بنت عوف بن لُوی۔ پھر آگے وہ ہے۔ جو حضورؐ کا نسب نامہ ہے ❊ (معارج)

حضرت عبداللہ کی عمر اُس وقت پچیس ۲۵ یا تیس برس کی تھی۔ حضرت عبداللہ کی صورت اور صفائی سیرت سارے قریش میں ممتاز اور مشہور تھی بوجہ اس کے کہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شعاعیں ان کی طلعت زیبا سے نمودار تھیں اقارب اجانب آپ کی دامادی کی دل سے خواہش رکھتے تھے بت خانہ میں اگر جا نکلتے تو بتوں کے اندر سے فریاد پیدا ہوتی کہ اے عبداللہ ہرگز ہمارے پاس نہ آیئے کہ آپ کی پیشانی میں نور رسول آخر الزمان ہے کہ ہلاکت بتوں اور بت پرستوں کی اُس کے ہاتھ ہے ❊

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی دَأْسِ فَرِیْقِ النَّاسِ ۔۔۔ مِنْهُ لِلْخَلْقِ اَمَانٌ بِزَمَانِ الْبَاسِ

رحمت بھیج اے پروردگار آدمیوں کے گروہ کے سردار پر ۔۔۔ جن سے خلقت کو امن ہے زمانہ شدت میں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰی قَلْبِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ

Marfat.com

بیان تحویل نور مبارک از صلب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ در بطن شریف آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا

کیا مژدۂ جاں بخش سناوے گا قلم آج
کاغذ پہ جو سو ناز سے رکھتا ہے قدم آج

آمد ہے یہ کس بادشہِ عرش و مکاں کی
آتے ہیں فلک سے جو حسینان ارم آج

کس گل کی ہے آمد کہ خزاں دیدہ چمن میں
آتا ہے نظر نقشۂ گلزار ارم آج

نذرانہ میں سر دینے کو حاضر ہے زمانہ
اس بزم میں کس شاہ کے آتے ہیں قدم آج

کس چاند کی پھیلی ہے ضیا کیا یہ سماں ہے
ہر بام پہ ہے جلوہ نما نور قدم آج

کھلتا نہیں کس جان مسیحا کی ہے دعوت
بت بولتے ہیں قالب بیجان میں ہے دم آج

بت خانوں میں وہ قہر کا کہرام پڑا ہے
مل مل کے گلے روتے ہیں کفار و صنم آج

کعبہ کا ہے نغمہ کہ ہوا لوث سے میں پاک
بت نکلے کہ آئے میرے مالک کے قدم آج

تسلیم میں سر وجد میں دل منتظر آنکھیں
کس پھول کے مشتاق ہیں مرغان حرم آج

ظاہر ہے کہ سلطان دو عالم کی ہے آمد
کعبہ پہ ہوا نصب جو یہ سبز علم آج

ہاں مفلسو خوش ہو کہ ملا دامن دولت
تر دامنو مژدہ کہ اٹھا ابر کرم آج

معارج النبوۃ میں لکھا ہے۔ کہ جمرۃ الوسطیٰ کے قریب حضرت عبداللہ کا نکاح بی بی آمنہ رضؓ کے ساتھ شب جمعہ کو منعقد ہوا اور اسی منزل میں شب زفاف واقعہ ہوئی اور اسی شب میں ؎

بساعتیکہ تفاخر کند بآن انجم
بطالعیکہ تولد کند بداں تقویم

نطفہ زکیہ مصطفویہ و دورۂ مبارکہ محمدیہ نے شکم آمنہ کے اندر انتقال فرمایا۔ حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس شب کو شب قدر سے فاضلتر فرماتے ہیں کہ خیرات و

Marfat.com

برکات و کرامات و سعادات جیسی شب جمعہ میں مومنوں پر نازل ہوتی ہیں قیامت تک کسی رات میں نہیں ہوتی ہیں اس رات میں دس عورتیں رشک کی وجہ سے مر گئیں اور چند خواتین محتشمہ قریش مرض طیش میں مبتلا ہوئیں آسمانوں پر ملائکہ نے فرش انبساط بچھایا۔ جبریل علیہ السلام نے نزول فرما کر ایک علم سبز بام کعبہ پر نصب کیا اور تمام روئے زمین پر بشارت پہنچائی کہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمنہ کے شکم کے اندر منتقل ہو گیا۔ تخت ابلیس لعین اوندھا ہو گیا۔ چالیس شبانہ روز وہ لعین دریاؤں میں سر پھوڑتا پھرا پھر بعد ازاں کوہ ابو قبیس کے نیچے آکر فریاد و زاری کی۔ اس کی تمام اولاد اس کے پاس جمع ہوئی۔ اور حال دریافت کیا کہا کہ اے فرزندو جانو کہ ہلاکت ہماری متحقق ہو گئی محمد بن عبداللہ نے رحم آمنہ کے اندر قرار پکڑ لیا۔ نور ساطع اور سیف قاطع کے ساتھ وہ مبعوث ہو گا۔ از لام کو باطل کریگا۔ بتوں کو توڑیگا۔ عدل و انصاف سے زمین کو بھر دیگا۔ زمین کو مساجد سے مانند آسمان کے پر نور و منور کر دیگا۔ تمام دنیا میں توحید ظاہر ہو گی۔ اس کی امت فاضل ترین امم ہو گی۔ تمام بھلائیاں ان کی طرف منسوب ہونگی کھانے اور پینے میں اول خدا کا نام لیں گے امر معروف و نہی منکر ان کا شعار ہو گا۔ فقیروں اور مسکینوں کے تصدق اور احسان سے دل خوش کرنے والے ہونگے جملہ رحمی کرینگے ہم کو ان اعمال حسنہ کی وجہ سے ان پر دسترس نہ ہو گی ایک نے شیطان کی اولاد میں سے شیطان کی تسکین خاطر کے لیئے کہا کہ ہمارے سردار انسان سات طبقے پر ہیں چھ طبقے گذر گئے جن کی عمریں بھی ان سے زیادہ تھیں اور قوت میں بھی ان سے زیادہ تھے جب ان کے ساتھ ہم نے جو چاہا کیا۔ تو ان کے ساتھ بھی ہم جو چاہینگے کرینگے۔ ابلیس نے کہا۔ کہ تم کو ان پر کسی طرح بھی قدرت نہ ہو گی۔ انہیں حمیدہ خصائل کے سبب جو اوپر مذکور ہوئے تب سب نے کہا کہ ہم ان کے

Marfat.com

دلوں پر اُن کی آرزوں کو منتشر کرینگے! ور ظلم و تعدی کو اُن کے مذاق جان شیریں کر دکھلا دینگے: تاکہ بسبب اس کے ہلاک ہوں ابلیس لعین کو فی الجملہ بشاشت حاصل ہُوئی کہا کہ اَب میری آنکھ کو تم سے ٹھنڈک پہنچی صاحب مدارج فرماتے ہیں۔ کہ مُسلمانوں کو یہ حکایت یاد رکھنی چاہیئے ٭

اشعار مثنوی شریف

طفل جاں از شرِّ شیطاں باز کن	بعد از انش با ملک انباز کن
تا تو تاریک و ملول و تیرہ	داں کہ با دیو لعیں ہمشیرہ
در گلو ماند خسِ او سالہا	چیست آں خس مہر جاہ و مالہا
مال ہا را آمد کہ در وے زہرہاست	واں قبول و سجدۂ خلق اژدہاست
مال خس باشد چو ہست لے بے ثبات	در گلو بیت مانع آب حیات

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس رات میں تمام ہی کاہنان عرب کو آپ کے نقل کیے جانے کی اطلاع ہوگئی تھی۔ آپس میں ایک دوسرے کو اعلام و اطلاع کرتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ وہ وقت آگیا کہ دنیا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے منوّر ہو جاوے تمام ہی حیوانات قریش اس رات گویا ہو گئے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاملہ ہوگئیں ٭

خلق میں وہ نور حق جب جلوہ گر ہونے لگا	فضل خالق کا ہمارے حال پر ہونے لگا
ذکر آمد کا تیرے یا ہمدگر ہونے لگا	خیر کی آئی گھڑی کا فور شر ہونے لگا
عرش کا تارا اُتر آیا ہے فرش خاک پر	رونق فردوس عید اللہ کا گھر ہونے لگا

اس رات کی صبح کو تمام دنیا کی بتیاں اوندھی پڑی ہوئی تھیں تمام ہی دنیا کے بادشاہوں اور فرمانرواؤں کی زبانیں گونگی ہوگئی تھیں سب کے تخت اُلٹے صبح کو

Marfat.com

اوندھے پڑے ملے اِس رات کو کوئی گھر ایسا نہ تھا جو روشن نہ ہو گیا ہو حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے اوپر علامات حمل سے کوئی علامت ظاہر نہیں ہوئی نہ ضعف تھا نہ کچھ اور بجز اس کے کہ ایام بند ہو جاویں چھ ماہ تک مجھ کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ مَیں حاملہ ہوں بعد انقضائے چھ ماہ ایک شخص خواب اور بیداری کے درمیان میرے پاس آیا۔ اور اُس نے کہا کہ اے آمنہ تجھ کو اپنے حمل سے کچھ خبر ہے مَیں نے کہا کہ نہیں کہا کہ تم اس اُمت کے پیغمبر کے ساتھ حاملہ ہو۔ اس بات سے مجھ کو یقین ہوا ؎

شکم مادر میں جو وہ گوہر یکتا آیا	مرحبا صل علےٰ سب کی بنانا آیا
کام لاکھوں کا بناتا ہوا آتا ہے حبیبؐ	یہ وہ ہے آگ میں اب باغ لگاتا آیا

جب وضع حمل کا وقت قریب آیا۔ تو اسی کہنے والے نے مجھ سے کہا اُعِیْذُہٗ بِالصَّمَدِ الْوَاحِدِ مِنْ شَرِّ کُلِّ حَاسِدٍ اور کہا کہ جب تیرے فرزند پیدا ہو تو اس کا نام محمدؐ رکھیو۔ مَیں نے اس کلمہ کی تکرار کر کے یاد رکھا عورتوں سے میں نے بیان کیا۔ تو اُنہوں نے کہا کہ اے آمنہ اپنے کانوں میں اور گردن میں دو حلقے لوہے کے ڈال لو مَیں نے ان عورتوں کے کہنے سے ایسا ہی کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر وہی شخص غیبی نمودار ہوا۔ اور اُس نے وہ حلقے توڑ کر دور پھینک دیے اور کہا کہ پھر ایسا مت کرنا حضرت آمنہ فرماتی ہیں۔ کہ اوّل حمل کے اندر میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک نور مجھ سے ظاہر ہوا جس کی روشنی میں میں نے محل بصرہ کے دیکھ لیے حضرت عمر بن قتیبہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے اپنے باپ سے سنا جو خزانہ علم تھے۔ کہ جب حضرت آمنہ کے وضع حمل کا وقت آیا اللہ تعالےٰ نے فرشتوں کو حکم دیا۔ کہ سب آسمانوں کے دروازے کھولدیں اور جنت آراستہ کریں اور اس کے دروازے کھولدیں۔ اور فرشتوں کو حاضر ہونے کا حکم ہوا۔ پس وہ زمین پر ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے تھے

پہاڑوں کو سربلندی حاصل ہوئی! دریاؤں کو جوش ہوا! دریائی جانور ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے تھے۔ سب آسمانوں کے فرشتوں نے شیطان کو شرطوق گلے میں ڈالکر دریائے اخضر کی تہ میں اوندھے مونہہ پھینک دیا۔ اور سرکش شیطان کو بیڑیوں میں جکڑ دیا۔ آفتاب کو اس دن ایک بہت بڑا نور دیا گیا۔ اس کے سر پر ستر ہزار حوریں ہوا میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے انتظار میں کھڑی تھیں اور اللہ تعالےٰ نے تمام دنیا کی عورتوں کو حکم دیا کہ اس سال میں تمام لڑکے جنیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم کے لیے اور تمام دنیا کے درخت بار آور ہوئے خوف امن سے مبدل ہو گیا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تمام روئے زمین نور سے پُر ہو گیا۔ اور ملائکہ نے آپس میں خوشی کی ہر ایک آسمان پر ایک ستون زبرجد کا اور ایک یاقوت کا بنایا جس سے آسمان روشن ہو گیا۔ اور وہ ستون آسمانوں پر معروف و مشہور ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شب معراج میں اُن کو ملاحظہ فرمایا۔ فرشتوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ ستون آپکی ولادت کی سالگرہ میں بنائے گئے ہیں اور جس شب میں حضور پیدا ہوئے تو اللہ تعالےٰ نہر کوثر کے ہزار جانب ستر ہزار درخت مشک اذفر کے اوگائے۔ اور اُن کے پھلوں کو جنتوں کا انجور بنایا تمام آسمان پکارتے تھے اللہ کو ساتھ سلامتی کے اور تمام بت اوندھے گر پڑے۔ لات اور عزیٰ اپنی جگہ سے نکل گئے اور پکارتے تھے تباہی ہے قریش کی آگیا اُن کے پاس امین اور صدیق اور نہیں خبر قریش کو کہ اُن کے ساتھ کیا ہوگا اے عزیٰ تو ہلاک ہو گیا تین دن تک خانہ کعبہ کو زلزلہ رہا۔ یہ اوّل علامت ہے جو قریش نے آنحضرت کے پیدا ہونے کے وقت دیکھی (اخرجہ ابو نعیم) کتب معتبرہ میں ہے۔ کہ پیش از تحویل نور پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش چند سال سے عذاب قحط میں اس قدر مبتلا تھے کہ کوئی درخت سبز نہیں رہا۔ چارپائے دبلے ہو گئے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

کے ساتھ حضرت آمنہ حاملہ ہوئیں۔ مینہ برسا ندیاں جاری ہوگئیں درخت سرسبز ہوگئے پانی سے سیراب ہوکر سب کے حال ٹھیک ہوگئے چنانچہ اس سال کا نام عام الفتح والفرح والابتہاج رکھا گیا۔

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی مَنْ ھُوَ فِیْ حَرِّ غَدٍ
کُلُّ مَنْ یَظْمَاءُ یَسْقِیْہِ رَحِیْقَ الْکَاسِ

رحمت بھیج میرے پروردگار اس ذات پر جو قیامت کی گرمی میں
جو پیاسا ہوگا اس کو شراب طہور کا پیالہ پلائیں گے

اللّٰھم صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمَبْعُوْثِ رَحْمَۃً لِکُلِّ الْاُمَمِ وَالْمُخْتَارِ لِلسِّیَادَتِ وَالرِّسَالَۃِ قَبْلَ خَلْقِ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

بیان ولادت باسعادت

مبارک ہو وہ شہ پردہ سے باہر آنے والا ہے
گدائی کو زمانہ جس کے در پر آنے والا ہے

فقیروں سے کہو حاضر ہوں جو مانگینگے پائینگے
کہ سلطان جہاں محتاج پرور آنے والا ہے

کہاں ہیں ٹوٹی امیدیں کہاں ہیں بے سہارے دل
کہ وہ فریادرس بیکس کا یاور آنے والا ہے

ٹھکانا بے ٹھکانوں کا سہارا بے سہاروں کا
غریبوں کی مدد بیکس کا یاور آنے والا ہے

بر آئینگی مرادیں حسرتیں ہو جائیں گی پوری
کہ وہ مختار کل عالم کا سرور آنے والا ہے

مبارک دردمندوں کو ہو مژدہ بیقراروں کو
قرار دل شکیب جان مضطر آنے والا ہے

گنہگارو نہو مایوس تم اپنی رہائی سے
مدد کو وہ شفیع روز محشر آنے والا ہے

جھکا لائے نہ کیوں تاروں کو شوق جلوہ عارض
کہ وہ ماہ دل آرا اب زمیں پر آنے والا ہے

کہاں ہیں بادشاہان جہاں آئیں سلامی کو
کہ اب فرمانروائے ہفت کشور آنے والا ہے

سلاطین زمانہ جس کے در پر بھیک مانگینگے
فقیروں کو مبارک وہ تونگر آنے والا ہے

یہ ساماں ہو رہے تھے مدتوں سے جسکی آمد کے
وہ ہی نوشاہ باصد شوکت و فر آنے والا ہے

وہ آتا ہے کہ ہے جس کا فدائی عالم بالا
وہ آتا ہے کہ دل عالم کا جس پر آنے والا ہے

Marfat.com

مدارج النبوّۃ میں لکھا ہے۔ کہ حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ جب میرے دردزہ شروع ہوا تو میں بوجہ تنہائی کے خائف و ہراساں ہوئی۔ اور مہیب اور عظیم آوازوں کے سننے سے پریشان و لرزاں تو کیا دیکھتی ہوں کہ ایک سفید مرغ نے میرے دل پر اپنے بازو ملے کہ وہ خوف اور ترس سب جاتا رہا۔ پھر دیکھا کہ شربت سفید رکھا ہے میں نے اس کو پیا پیتے ہی دل میں قرار آیا۔ پھر ایک وحشی نمودار ہوئی جس کے اندر عورتیں حسینہ جمیلہ بلند قامت والی نظر آئیں۔ میں متعجب ہوئی کہ یہ کہاں سے آگئیں میں تو اکیلی تھی تو ان میں سے ایک نے کہا۔ کہ میں آسیہ فرعون کی بیوی ہوں دوسری نے کہا کہ میں مریم بنت عمران ہوں اور یہ دو عورتیں حوران بہشتی ہیں۔ کہ جو ہمارے ہمراہ ہیں پھر ایک جماعت ہوا میں کھڑی ہوئی نظر آئی جن کے ہاتھوں میں نقرہ ابریق تھیں ان کی ہیبت سے مجھ کو پسینہ آگیا میرے ہر قطرہ پسینہ میں مشک کی خوشبو آتی تھی۔ اسی حالت میں پردہ میرے آگے سے جو اٹھایا تو مشرق اور مغرب سب ہی میرے اوپر کھل گیا۔ تین علم میں نے دیکھے ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں تیسرا بام کعبہ پر الحاصل عہد حضرت آدم علیہ السلام سے چھ ہزار سات سو پچاس اور عہد حضرت نوح علیہ السلام سے چار ہزار ایک سو نوے برس اور عہد ابراہیم علیہ السلام سے تین ہزار ستر برس اور واقعہ اصحاب فیل سے پچپن روز بعد جب وہ متجلی حمل پورے نو ماہ کے اندر بدر کامل بنگیا۔ تو بموجب قول مشہور ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ یوم دوشنبہ کو صبح صادق کے وقت اس آفتاب نبوّت اور رسالت نے بہزار جاہ و جلالت و شوکت و ابہت برج شکم آمنہ سے طلوع فرمایا یعنی جناب رسول الثقلین وسیلتنا فی الدارین شفیع المذنبین انیس الغریبین راحت العاشقین مراد المشتاقین شمس العارفین سراج السالکین مصباح المقربین جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس ظلمت کدہ عالم کو اپنے جمال جہاں آرا سے روشن اور منور فرمایا

اٹھو کہ ذکر ولادت ہے سید انام	ادب سے شوق سے دل سے پڑھو درود و سلام

Marfat.com

سلام بزبان عربی

یَا نَبِیَّ سَلَامٌ عَلَیْکَ	یَا رَسُوْلَ سَلَامٌ عَلَیْکَ	یَا حَبِیْبَ سَلَامٌ عَلَیْکَ
صَلٰوۃُ اللّٰہِ عَلَیْکَ	اَشْرَقَ الشَّمْسُ عَلَیْنَا	وَاخْتَفَتْ مِنْہُ الْبُدُوْرُ
یَا نَبِیَّ سَلَامٌ عَلَیْکَ	یَا رَسُوْلَ سَلَامٌ عَلَیْکَ	یَا حَبِیْبَ سَلَامٌ عَلَیْکَ
صَلٰوۃُ اللّٰہِ عَلَیْکَ	یَا حَبِیْبِیْ یَا مُحَمَّدُ	یَا عُرُوْسَ الْخَافِقَیْنِ
یَا مُؤَیَّدُ یَا مُسَجَّدُ	یَا اِمَامَ الْقِبْلَتَیْنِ	مَنْ یَرٰی وَجْہَکَ یَسْعَدُ
یَا کَرِیْمَ الْوَالِدَیْنِ	یَا نَبِیَّ سَلَامٌ عَلَیْکَ وَالٰہٖ	اَنْتَ شَمْسٌ اَنْتَ بَدْرٌ
اَنْتَ نُوْرٌ فَوْقَ نُوْرٍ	مِثْلُ حُسْنِکَ مَا رَءَیْنَا	قَطُّ یَا وَجْہَ السُّرُوْرِ
صَلَوٰاۃُ اللّٰہِ عَلَیْکَ		عِدَّۃٌ لِحُرُفِ السُّطُوْرِ

دیگر زبان فارسی

الصَّلٰوۃُ اَے رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْنَ	وَالسَّلَام اَے مقتدائے مرسلین
الصَّلٰوۃُ اَے بادشاہِ انبیاء	وَالسَّلَام اَے رہنمائے اصفیا
الصَّلٰوۃُ اَے سیّد خیر الانام	وَالسَّلَام اَے سرورِ عالیمقام
الصَّلٰوۃُ اَے صاحب ام الکتاب	وَالسَّلَام اَے شافعِ یوم الحساب
الصَّلٰوۃُ اَے گوہرِ درجِ صفا	وَالسَّلَام اَے ماہِ بُرجِ اصطفا
الصَّلٰوۃُ اَے قبلۂ اربابِ دیں	وَالسَّلَام اَے کعبۂ اہلِ یقیں
الصَّلٰوۃُ اَے آفتابِ بے ہبری	وَالسَّلَام اَے حجّتِ پیغمبری
الصَّلٰوۃُ اَے فرشِ تو عرشِ بریں	وَالسَّلَام اَے چاکرت روح الامیں
الصَّلٰوۃُ اَے معدنِ فضل و کرم	وَالسَّلَام اَے مخزنِ جودِ اتم

Marfat.com

الصّلوٰۃ اے جلوۂ حسنِ ازل
والسّلام اے نورِ ذاتِ لم یزل

الصّلوٰۃ اے اسمِ اعظم اسمِ تو
والسّلام اے جانِ عالم جسمِ تو

الصّلوٰۃ اے قبلۂ جانم توئی
والسّلام اے نورِ ایمانم توئی

الصّلوٰۃ اے مقصد و مطلوب ما
والسّلام اے مطلب و محبوب ما

الصّلوٰۃ اے سرِّ اللّٰہی توئی
والسّلام اے شانِ مولائی توئی

سلام دیگر بزبان اردو

اے مدینہ کے تاجدار سلام
اے غریبوں کے غمگسار سلام

تیری اک اک ادا پہ اے پیارے
نثار درود دیں فدا ہزار سلام

ربِّ سلّم کے کہنے والوں پر
جان کے ساتھ ہوں نثار سلام

میرے پیارے پہ میرے آقا پر
میری جانب سے لاکھ بار سلام

میری بگڑی بنانے والوں پر
بھیج اے میرے کردگار سلام

اُس پناہ گناہ گاراں پر
یہ سلام اور کروڑ بار سلام

اُس جوابِ سلام کے صدقے
تا قیامت ہوں بیشمار سلام

اُن کی محفل میں ساتھ لیجائیں
حسرتِ جانِ بے قرار سلام

پردہ میرا نہ فاش حشر میں ہو
اے مرے حق کے رازدار سلام

وہ سلامت رہا قیامت میں
پڑھ لیے جس نے دل سے چار سلام

سلام دیگر بزبان اردو

السّلام اے نورِ اوّل السّلام
السّلام اے صاحبِ عالیمقام

Marfat.com

السلام اے مصدرِ سرِ سخن
السلام اے کاشفِ اسرار کُن

السلام اے رحمۃ للعالمین
السلام اے صاحبِ عین الیقین

السلام اے مجتبےٰ و مصطفےٰ
السلام اے سرورِ ہر دو سرا

السلام اے پیشوائے مرسلاں
السلام اے فخرِ ذاتِ دلبراں

السلام اے دردمندوں کے شفیق
السلام اے مستمندوں کے رفیق

السلام اے چارۂ بیچارگاں
السلام اے رہنمائے گمرہاں

السلام اے فخرِ ہر جن و بشر
السلام اے رونقِ شمس و قمر

السلام اے مرہمِ زخمِ جگر
السلام اے باعثِ نور نظر

السلام اے مالکِ ہر جاں نثار
السلام اے بیقراروں کے قرار

ہم سبھی کا ہے بس اب یہ مُدعا
آپ کی الفت ہو سب کا مشغلہ

زندگی ساری اسی دُھن میں کٹے
جو مرے بس وہ اسی دُھن میں مرے

بیانِ ثبوتِ قیام شریف

اِس موقعہ پر سلمان کھڑے ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھتے ہیں جیسا کہ اب پڑھا گیا۔ اس لیے مناسب ہے، کہ کچھ اس کا بھی بیان کر دیا جائے۔ سو جاننا چاہیئے کہ اس قیام کا نام قیام تعظیمی ہے۔ اور یہ سب مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور کی وہ تعظیم جو غیر ممنوع طریقے سے ہو مطلوب ہے، کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ تو یہ قیام بھی مفید تعظیم شان رسول اللہ ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ لہٰذا یہ بھی مطلوب ہے، اور جو شے مطلوب فی الدین ہوتی ہے وہ فرض ہوتی ہے یا واجب یا سنت یا مستحب

Marfat.com

پس اس قیام کی نسبت چاروں مذاہب کے علماء کا مستحب ہونے پر اجماع ہے جیسا کہ عثمان بن اللہ میاطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قَدِ اجْتَمَعَتِ الْاُمَّۃُ الْمُحَمَّدِیَّۃُ مِنْ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ عَلٰی اِسْتِحْسَانِ الْقِیَامِ وَھِیَ بِدْعَۃٌ مُسْتَحَبَّۃٌ لِمَا فِیْہِ مِنْ اِظْھَارِ الْفَرَحِ وَالسُّرُوْرِ وَالتَّعْظِیْمِ

لہ لفظ بدعت شریعت میں دو معنی پر آتا ہے معنی اول ہادم سنت قال الامام الغزالی حجۃ الاسلام رضی اللہ عنہ اِنَّمَا الْمَحْذُوْرُ مِنَ الْبِدْعَۃِ تَرْاغُمُ سُنَّۃٍ مَاْمُوْرًا بِھَا۔ یعنی وہ ہی بدعت منع ہے جو مٹاتی ہو ایسی سنت کو جس کے قائم رکھنے کا ہم کو حکم ہے۔ اس معنی پر بدعت کا ضلالت ہونے میں کوئی شک نہیں احادیث میں بدعت کی برائی اور بدبختی پر جو وعید وارد ہے۔ وہاں یہی معنی مراد ہیں معنی دیگر جو فعل بعینہٖ وہیئت کذائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ خود کیا ہے اور نہ امت کو حکم دیا نہ قرار رکھا مگر اصل اس کی شرع میں ثابت اور مصالح دینیہ پر مشتمل ہاں معنی وہ بدعت علی الاطلاق حسنہ ہے۔ سیرت شامی میں اقسام بدعت کے پہچاننے کا طریقہ امام عزالدین بن سلام سے اس طرح نقل کیا ہے۔ تُعْرَضُ الْبِدْعَۃُ عَلَی الْقَوَاعِدِ الشَّرْعِیَّۃِ فَاِذَا دَخَلَ فِی الْاِیْجَابِ فَھِیَ وَاجِبَۃٌ اَوِ التَّحْرِیْمِ فَھِیَ حَرَامٌ اَوِ الْمَنْدُوْبِ فَھِیَ مَنْدُوْبَۃٌ اَوِ الْمَکْرُوْہِ فَھِیَ مَکْرُوْھَۃٌ اَوِ الْمُبَاحِ فَھِیَ مُبَاحَۃٌ۔ اسی طرح علامہ عینی شرح صحیح بخاری میں کہتے ہیں۔ اِنْ کَانَتْ تَنْدَرِجُ تَحْتَ مُسْتَحْسَنٍ فِی الشَّرْعِ فَھِیَ بِدْعَۃٌ حَسَنَۃٌ۔ پس یہ قیام تعظیمی معنی اول پر تو یوں نہیں کہ یہ کسی سنت کا ہادم یعنی مٹانے والا نہیں اور وہ جو بعض مانعین قیام کے ذمہ بہتان اور افترا کر کے ممنوعیت کا حکم لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ قیام کو فرض اور واجب سمجھتے ہیں یا کہ ولادت شریف کو اسی وقت میں سمجھتے ہیں یا حدیث لَا تَقُوْمُوْا کَمَا یَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ کی مخالفت کرتے ہیں۔ سو یہ سب باتیں غلط اور لغو ہیں اور افترا بعض قیام کو سب اہل سنت مستحب جانتے ہیں جیسا کہ متن کی عبارتوں سے ثابت ہے۔ اس وقت کا قیام تو صرف ذکر ولادت کی تعظیم ہے نہ قدوم روحی وجسدی کیلئے کہ جو خواص کا حصہ ہے عوام کی آنکھوں کے روبرو اگرچہ حضور مجلس میلاد میں حاضر نہیں لیکن آپ کے ظہور کا ذکر تو سب کے روبرو موجود اور ظاہر ہے۔ اور ذکر ظہور کی تعظیم بعینہٖ آپ کی تعظیم ہے جیسا کہ مولوی اسمٰعیل صاحب صراط مستقیم کے اندر تحریر کرتے ہیں۔ از فروغ حب منعم ست تعظیم شعائر اور مثل تعظیم نام او کلام او لباس او حتی کہ مرکب او و مسکن او۔ اور حدیث لَا تَقُوْمُوْا الخ سے مطلق قیام کی ممانعت نہیں سمجھی جاتی اور کیونکر سمجھی جاوے جب کہ بکثرت احادیث قیام کے ثبوت میں موجود ہیں بلکہ اس حدیث سے قیام ثابت ہے۔ ممانعت سے تو اسی قیام کی کہ جو عجمیوں کی مشابہ ہو عجمی اپنے بزرگوں کیلئے قیام کے بعد کھڑے رہا کرتے تھے۔ جیسا کہ شارحین تحریر فرما رہے ہیں۔ اور ایسا قیام اس جگہ نہیں تو مخالفت حدیث بھی لازم نہیں آئی۔ تو اب یہ قیام لامحالہ عموم مندوبات شرعیہ میں داخل ہو کر مستحب ہوا۔ یہی وجہ ہے جو علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ نے قیام مولود کو بدعت مستحبہ فرمایا۔ بدعت تو یہ کہا کہ ظہور اس کا ہیئت کذائی بعد حضور کے ہوا۔ اور مستحب اس لیے فرمایا کہ وہ عموم مندوبات شرعیہ میں داخل ہے۔ تشریح اس کی یہ ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم نصوص قرآنی سے ثابت ہے وَتَعْزِیْرًا وَّتُوَقِّرُوْہُ

Marfat.com

یعنی جمع ہو گئی امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل سنت والجماعت سے قیام کے مستحب ہونے پر اس لئے کہ اس میں خوشی اور تعظیم کا اظہار ہے۔ اسی طرح علامہ عبدالرحمن سراج مفتی حنفی مکی نے تحریر کیا جب کہ علامہ موصوف سوال کیے گئے اِن باتوں سے مولود شریف کا دن معین کر کے پڑھنا اور خاص ولادت کے وقت قیام کرنا مکان کو زینت دینا۔ خوشبو لگانا کچھ قرآن شریف سے پڑھنا مسلمانوں کو کھانا کھلانا کیسا ہے چنانچہ سوال و جواب بعینہا یہ ہیں ٭

سوال

مَا قَوْلُكُمْ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَنَّ ذِكْرَ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقِيَامَ

وَتَوْقِيْرُهٗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ وغیرہ سے تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک مفہوم کلی ثابت ہوا۔ تو اس کی افراد کا بھی ثبوت ہو گیا۔ فرق اس قدر ہے کہ بعض افراد تعظیمی قرون ثلاثہ کے اندر ظاہر ہوئے۔ اور بعض بعد میں۔ سو اس صورت میں تغیر و تبدل اصل ماہیت میں نہیں۔ کیونکہ مقتضا طبعی نوع کا اپنی افراد میں نہیں بدلتا۔ تبارک علیہ وہی تعظیم کی مشروعیت کا حکم جو افراد موجودہ قرون ثلثہ میں تھا۔ وہی افراد محدثہ مابعد میں بھی باقی رہا۔ افراد محدثہ میں جو تغایر اور تخالف ہے۔ وہ ہیئت اور تشخیص کا ہے۔ سو یہ کچھ مضر نہیں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ انتباہ میں تحریر فرماتے ہیں ٭

"باید دانست کہ یکے از نعم خدائے تعالیٰ بر امت مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات آں است کہ تا امر در سلسلہ ہائے ایشاں تا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح و ثابت است اگرچہ اوائل نامت را با واخرات در بعض امور اختلاف بودہ است پس صوفیہ صافہ ارتباط ایشاں در زمن ہا دل بر صحبت و تعلیم و تادیب بادب تہذیب نفس بودند بہ خرقہ و بیعت۔ و در زمن سید الطائفہ جنید بغدادی رسم خرقہ ظاہر شد و بعد ازاں رسم بیعت پیدا گشت و ارتباط سلسلہ بہمایں امر مستحق است و اختلاف صور در ارتباط ضرر نمی کند" ٭

پس اب یہ کہنا کہ یہ قیام بوجہ حادث ہونے کے بدعت سیئہ ہے درست نہیں۔ اور یہ کہنا کہ یہ قیام بدعت حسنہ اور مستحبہ ہے درست ہے۔ بدعت کی مفصل بحث اگر کسی کو دیکھنی ہو تو ہمارے رسالہ توضیح العقائد کو دیکھے۔ (منہ عفر اللہ ذنوبہ)

Marfat.com

عِنْدَ ذِکْرِ الْوِلَادَۃِ خَاصَّۃً مَعَ تَعْیِیْنِ الْیَوْمِ وَتَرْتِیْبِ الْمَکَانِ وَاسْتِعْمَالِ الطِّیْبِ وَقِرَائَۃِ سُوْرَۃٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَاِطْعَامِ لِلْمُسْلِمِیْنَ ھَلْ یَجُوْزُ وَیُثَابُ فَاعِلُہٗ اَمْ لَا بَیِّنُوْا تُؤْجَرُوْا۔

الجواب

اِعْلَمْ اَنَّ عَمَلَ الْمَوْلِدِ الشَّرِیْفِ بِھٰذِہِ الْکَیْفِیَّۃِ الْمَذْکُوْرَۃِ مُسْتَحْسَنٌ مُّسْتَحَبٌّ فَالْمُنْکِرُ مُبْتَدِعٌ لِاِنْکَارِہٖ عَلٰی شَیْئٍ حَسَنٍ عِنْدَ اللّٰہِ وَالْمُسْلِمِیْنَ الَّذِیْنَ کَمَّلُوْا الْاِسْلَامَ کَالْعُلَمَاءِ الْعَامِلِیْنَ وَعُلَمَاءِ الْعَرَبِ وَالْمِصْرِ وَالشَّامِ وَالرُّوْمِ وَالْاَنْدُلُسِ کُلُّھُمْ رَاَوْہُ حَسَنًا مِنْ زَمَانِ السَّلَفِ اِلَی الْاٰنَ فَصَارَ اِجْمَاعًا وَالْاَمْرُ الَّذِیْ ثَبَتَ بِالْاِجْمَاعِ فَھُوَ حَقٌّ لَیْسَ بِضَلَالٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ فَعَلٰی حَاکِمِ الشَّرْعِ تَعْزِیْرُ مُنْکِرِہٖ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔

یعنی تحقیق مولود شریف کرنا اس کیفیت مذکورہ کے ساتھ مستحسن و مستحب ہے، اس کا منکر بدعتی ہے کیونکہ اس نے انکار کیا۔ ایسی چیز کا جو اللہ اور مسلمانوں کے نزدیک اچھی ہے جیسا کہ حدیث ابن مسعود میں آیا ہے۔ کہ جس چیز کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک اچھی ہے۔ اور مسلمانوں سے مراد کامل مسلمان ہیں جیسے علمائے عاملین اور عرب اور مصر اور شام اور اندلس کے سب علماء نے اس کو اچھا جانا ہے سلف سے اب تک پس اجماع ہو گیا۔ اور جو چیز اجماع سے ثابت ہے، وہ حق ہے گمراہی نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی پس حاکم شرع پر لازم ہے۔ کہ اس کے منکر کو تعزیر دے اور اللہ بہتر جاننے والا ہے۔

Marfat.com

اس فتوی پر علاوہ عبدالرحمن سراج حنفی مفتی مکی کے چاروں مذہب کے علما کے (۹۴) مہریں بالاتفاق رائے ثبت ہیں۔ یہ علامہ عبدالرحمن وہ بزرگ ہیں جس کی نسبت مولانا الحاج مہاجر فی اللہ مولانا رحمۃ اللہ قدس سرہٗ جو مخاطب بخطاب باپیر حرمین شریفین ہیں جن کی حقانیت اور تبحر علمی کا مولوی رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھوی کو بھی اقرار ہے چنانچہ براہین کے صفحہ ۱۸ میں اُن کی نسبت شیخ العلما اور صفحہ ۲۲۶ کے اندر تمام علماء مکہ پر فائق ہونا تحریر کیا ہے وُہ تقدیس کے صفحہ ۳۱۰ میں یُوں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ شیخ عبدالرحمن سراج نے بیس برس منصب الفتا پر قیام کیا۔ اس بیس برس میں صغیر اور کبیر موافق مخالف ان کی دیانت کے قائل ہیں۔ اسی طرح شاہ احمد سعید نقشبندی اور مولانا عبدالحق شیخ الدلائل رحمہما اللہ نے بھی اپنے رسائل کے اندر فتوی مرتبہ علمائے حرمین الشریفین درج کئے ہیں۔ جن میں استحسان اور استحباب قیام کا درج ہے جس کا جی چاہے۔ وہ ان فتووں کو انوار ساطعہ والدرالمنظم فی حکم عمل مولود النبی الاعظم وغیرہ میں دیکھ لے۔ علامہ عبدالرحمن سراج مفتی کے والد بزرگوار علامہ عبداللہ سراج مفتی حنفی حرم شریف بھی اس قیام کی نسبت یہ تحریر فرماتے ہیں اَمَّا الْقِیَامُ اِذَا جَاءَ ذِکْرُ وِلَادَتِہٖ عِنْدَ قِرَاءَۃِ الْمَوْلِدِ الشَّرِیْفِ تَوَارَثَہُ الْاُمَّۃُ الْاَعْلَامُ وَاَقَرَّہُ الْاَئِمَّۃُ الْحُکَّامُ مِنْ غَیْرِ مَکِیْرٍ مُّنْکِرٍ وَرَدَّ سَادِرٍ۔

یعنی اس قیام پر ائمہ اعلام اور ائمہ حکام میں سے کسی نے رد اور انکار نہیں کیا۔ بلکہ سبھوں نے مقرر رکھا ہے اور سبھوں نے جاری رکھا ہے۔ یہ عبداللہ سراج ایسے وحید العصر اور علامۃ الدہر ہیں جن کی نسبت حضرت مولانا شاہ احمد سعید صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اس طرح تحریر فرماتے ہیں

Marfat.com

(مولانا عبداللہ سراج حنفی مفتی محدث حرم شریف یکتائے عہد خویش بود و
راس و رئیس فرقہ محدثہ بزانوے ادب در درس ایشان می نشست واعتراف
بجامعیت مولانا موصوف مے نمود) ہندوستان میں کون ایسا ہے جو مولانا
شاہ احمد سعید کو نہیں جانتا ہو پھر بقول شاہ صاحب موصوف ایسے علامہ
یکتائے روزگار کا قیام کو جائز رکھنا جس کی جامعیت اور کاملیت کا بڑے
بڑے محدثین وقت کو اعتراف تھا۔ کیسی بڑی سند ہے۔ پھر خوبی یہ ہے۔
کہ وہ اپنے سے پہلے بڑے بڑے علماء اور ائمہ اعلام سے متوارث ہونا۔ بلا
نکیر تحریر فرماتے ہیں جیسا کہ ابھی ان کی عبارت تحریر ہو چکی سو اس سے بھی
اجماع ثابت ہوا۔ پس اب بعد اجماع و توارث اس میں کلام کرنا خرق اجماع
ہے۔ یہی وجہ ہے جو علمائے حرمین شریفین وغیرہ نے منکر قیام پر تعزیر کا
حکم جاری کیا۔ بعض جو یہ کہتے کہ فاکہانی مغربی نے اس اجماع کا انکار کیا ہے
تو قطع نظر اس کے کہ اس کا محققین جواب دے چکے ہیں۔ اگر تنزلاً اجماع کا ہونا
تسلیم بھی کر لیا جائے تب بھی اس پر ایک بڑی جماعت علمائے محققین کے
اتفاق سے تو کسی کو بھی انکار نہیں اور علمائے محققین کا اتفاق بھی گو وہ
مجتہد نہ ہوں شرح میں حجت ہے۔ اور حق ہونے کی دلیل جیسا حدیث شریف میں ہے
اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ مظاہر حق میں اس حدیث کی شرح میں نواب قطب الدین
صاحب نے یہ لکھا ہے کہ جو اعتقاد اول و فعل اکثر علما کے ہوں۔ ان کی
پیروی کرو مسلم الثبوت کے آخر تتمہ میں ہے اِنَّ اِتِّفَاقَ الْعُلَمَاءِ الْمُحَقِّقِيْنَ
عَلٰى مَمَرِّ الْاَعْصَارِ حُجَّةٌ كَالْاِجْمَاعِ یعنی بیشک علمائے محققین کا
اتفاق عرصہ دراز سے حجت ہے، مثل اجماع کے شارح بحر العلوم نے اس
مقام پر تحت قولہ المحققین یہ لکھا ہے۔ وَاِنْ كَانُوْا غَيْرَ مُجْتَهِدِيْنَ جس کا

Marfat.com

مطلب یہ ہُوا کہ اتفاق علمائے اہل تحقیق کا کسی امر پر جو مدّت دراز سے چلا آتا ہو اگرچہ وہ علمائے مجتہد نہ ہوں تب بھی حجت ہے مثل اجماع کے۔ مولانا محمد مظہر نقشبندی مجدّدی صاحبزادہ حضرت مولانا شاہ احمد سعید صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہما مقامات سعدیہ میں اپنی والد ماجد کے حالات میں یوں تحریر فرماتے ہیں حضرت ایشاں می فرمودند کہ خواندن مولود شریف و قیام نزدیک ذکر ولادت باسعادت مستحب است دریں باب رسالہ خاص دارند و دراں تحقیق فرمودہ اند کہ منع حضرت مجدّد الف ثانی از مولود خوانی محمول بر سماع و غناست +

امام ابن ہمام نے فتح التقدیر میں زیارت کے باب میں کلیہ کے طور پر یہ قاعدہ مقرر کر دیا کہ جو بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب و تعظیم میں جس قدر زیادہ دخل رکھے۔ وہ زیادہ مستحسن ہے عبارت ان کی یہ ہے کُلُّ مَا کَانَ اَدْخَلَ فِی الْاَدَبِ وَالْاِجْلَالِ کَانَ حَسَنًا چونکہ یہ قیام بھی ادب اور تعظیم کے اندر پورا دخل رکھتا ہے۔ لہٰذا بموجب قاعدہ مقررہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ مستحسن ہؤا۔ امام برزنجی اپنی مولد میں تحریر فرماتے ہیں۔ وَقَدِ اسْتَحْسَنَ الْقِیَامُ عِنْدَ ذِکْرِ مَوْلِدِ الشَّرِیْفِ اَئِمَّۃٌ ذُوْ رِوَایَۃٍ فَطُوْبٰی لِمَنْ یَّفْعَلُ تَعْظِیْمَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَایَۃَ صَرَامِہٖ وَمَرَّمَاہُ یعنی مستحسن رکھا ہے قیام کو ائمہ ذو روایت نے ذکر ولادت شریف کے وقت پس خوشی ہے اس شخص کے لئے جو آپ کی تعظیم نہایت درجہ کی کرے پس جب کہ قرآن و حدیث اور اجماع سب سے استحسان اور استحباب اس فعل کا ثابت ہو گیا۔ تو اب اس میں تردد اور شک کو ہرگز دخل نہیں رہا۔ بلکہ شعار اہل سنت ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ +

Marfat.com

بیان واقعات بعد از ولادت بسیر شریف

مدارج النبوت وغیرہ میں حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ جب سردار دو عالم فخر بنی آدم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ آپ سر بسجدہ دونوں ہاتھوں کی کلمہ کی انگلیاں آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے دعا میں مشغول ہیں۔ پھر ایک نور کا ٹکڑا آسمان سے اترا اور آپکو اس میں لپیٹ کر میری نظروں سے غائب کر دیا۔ پھر اس کے بعد میں نے ایک آواز سنی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام عالم کی سیر کراؤ اور تمام خلائق کو آپ کی صورت اور سیرت سے آشنا کرو۔ بعد ازاں ایک پلک جھپکانے کے اندر ایک ابر نمودار ہوا۔ پھر اس میں سے سفید صوف کے اندر کہ جو دودھ سے زیادہ سفید اور حریر سے زیادہ نازک تھا۔ آپ کو لپٹا ہوا پایا۔ پھر ایک ابر عظیم تر اول سے اور آیا۔ کہ جس کے اندر سے آواز مردوں کی سنائی دیتی تھی۔ اور گھوڑوں کی بھی آواز محسوس ہوتی تھی اور منادی ندا کرتا تھا۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملائکہ اور جن و انس طیور و وحوش پر پیش کرو۔ اس کو صفوت آدمؑ بمعرفت شیثؑ۔ رقت نوحؑ۔ خلت ابراہیمؑ۔ لسان اسمعیلؑ۔ رضائے اسحاقؑ۔ جمال یوسفؑ۔ بشاشت یعقوبؑ۔ فصاحت صالح حکمت لوطؑ۔ جہاد یوشعؑ۔ صورت داؤدؑ۔ صبر ایوبؑ۔ وطاعت یونسؑ۔ حب دانیال وقار الیاسؑ۔ زہد یحییٰؑ۔ کرم عیسےٰ علیہم السلام عطا کرو۔ پھر ایک چشم زدن میں ابر متجلی ہوا۔ ایک روایت میں حضرت آمنہ خاتون سے یہ بھی آیا ہے۔ کہ بعد ایک لحظہ کے دو شخصوں نے حضورؐ کو اپنے بازوؤں سے نکالا۔ اور آپ کے کان میں بہت سی باتیں کیں کہ مجھ کو اُن کی خبر نہیں پھر ان کی دونوں آنکھوں پر بوسہ دے کر کہا۔ بشارت ہو جیو آپ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آپ کو تمام پیغمبروں

کا علم دیا گیا۔ اور آپ کی شجاعت کا علم بلند کیا گیا۔ اور نصرت آپ کے ہمراہ کی گئی اور آپ کی عظمت اور ہیبت آدمیوں کے دلوں میں ڈالی گئی۔ کہ جو کوئی آپ کا ذکر سُنے گا، دل اس کا لرزاں اور ترساں ہوگا۔ اگرچہ آپ کو نہ دیکھا ہو۔ بعد ازاں ایک شخص دیکھا کہ اُس نے آپ کے منہ پر منہ رکھا اور جیسے کبوتر اپنے بچوں کے منہ میں ڈالتے ہیں ایسے ہی کوئی چیز آپ کے دہن شریف میں ڈالتا تھا۔ اور میں دیکھ رہی تھی۔ اور حضور الگلی کے اشارہ سے اس کو طلب کرتے تھے پھر اُس نے کہا۔ اے محمدؐ بشارت ہو آپ کو کہ جمیع اخلاق حسنہ آپ کو دیئے گئے ہیں پھر آپ کے بالوں کو لا اور کنگھا کیا۔ اور سُرمہ لگایا۔ اور میری نظر سے غائب کیا۔ میں اس حال سے نہایت ہی رنجیدہ ہوئی کہ تھوڑی دیر میں وہ ہی شخص محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پھر لے آیا کہ آپ کا چہرہ مبارک مثل چاند کے چمک رہا تھا۔ اور آپ کے اندر سے مشک کی خوشبو آرہی تھی۔ اُس شخص نے مجھ سے کہا کہ آپ کو تمام زمین کی سیر کرا لایا ہوں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس لے گیا تھا۔ حضرت آدم صفی اللہ نے آپ کو سینہ سے لگایا۔ اور آپ کے حق میں برکت کی دعا کی اور کہا۔ بشارت ہو جیو آپ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آپ اولین و آخرین کے سردار ہیں پھر اس نے آپکو میرے سپرد کیا اور بشارت دی کہ اے محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کسی نے آپ کا دامن پکڑا۔ اور تابعداری اختیار کی وہ گروہ محبوب خدا میں محشور ہوگا پھر عبدالمطلب آئے ان کو میں نے ان تمامی حالات سے آگاہ کیا حضرت عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ میں آج کی رات کعبہ شریف میں مناجات کے اندر مشغول تھا۔ ناگاہ کیا دیکھتا ہوں کہ کعبہ شریف مقام ابراہیم میں سجدہ کے اندر گر پڑا۔ اور پھر اصلی حالت پر عود کر گیا۔ اور اس کے اندر سے بآواز فصیح یہ آواز آئی اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْاٰنَ دَبَّ مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰی قَدْ طَهَّرَنِیْ مِنْ اَنْجَاسِ الْاَصْنَامِ وَاَرْجَاسِ الْمُشْرِکِیْنَ

Marfat.com

یعنی اللہ بہت بڑا ہے۔ اب محمدؐ کے رب نے مجھ کو بتوں کی پلیدی اور مشرکوں کی نجاست سے پاک کر دیا۔ اور ہبل جو سب سے بڑی بت ہے اس کو دیکھا کہ سر کے بل اوندھی پڑی ہوئی ہے۔ اس میں سے آواز آئی کہ آمنہ کے لڑکا پیدا ہوا اس پر سحاب رحمت نازل ہوا ہے۔ اور ایک طشت قدس سے لائے ہیں۔ اس میں اس کو دھویا ہے اور کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلق کو گمراہی کے اندھیرے سے ہدایت کی روشنی پر لا دیں گے اور تمام ہی مخلوق کے واسطے مبعوث ہوئے ہیں کل خزانوں کی کنجیاں آپ کو دی گئی ہیں پس اس کو عید کا دن گردانو اور قیامت تک اس کے ساتھ برکت حاصل کرو۔ عبد المطلب حضرت آمنہ سے کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ باتیں سنیں تو مجھ کو بڑی حیرت ہوئی زبان گونگی ہو گئی۔ میں نے خیال کیا کہ شاید یہ خواب دیکھ رہا ہوں آنکھوں پر ہاتھ ملا تو معلوم ہوا کہ بیدار ہوں پھر باب بنی شیبہ سے بطحا کی طرف روانہ ہوا۔ تو کوہ صفا کو اس حال میں پایا کہ کبھی وہ بلند ہوتا تھا۔ اور کبھی نیچا۔ کوہ مروہ کو مضطرب پایا۔ اطراف و جوانب سے ندا آئی کہ اے سیّد قریش کیا حال ہے۔ کہ تو ترساں و لرزاں ہے میں نے جواب کی قوت اپنے اندر نہیں پائی۔ پھر متوجہ تیرے گھر کی طرف ہوا تاکہ اس فرزند ارجمند کو دیکھوں دروازہ پر پہنچا۔ تو ایک مرغ سفید دیکھا جس نے اپنے بازو سے دروازہ گھر کو ڈھانک رکھا ہے۔ اس کے نور سے تمام پہاڑ مکہ کے روشن ہو رہے ہیں۔ اور ایک ابر سفید گھر کے نیچے تھا۔ مجھ کو گھر میں آنے سے منع کیا۔ اور ایک لحظہ بیٹھ گیا۔ اور اپنے دل میں کہا کہ یہ جو کچھ تو دیکھ رہا ہے خواب کے اندر دیکھ رہا ہے یا بیداری کے اندر پھر آخر ہمت کر کر گھر میں گھس آیا۔ اور تجھ کو اس حال میں پایا۔ حضرت صفیہ بنت عبد المطلب کہتی ہیں کہ شب ولادت میں حضور کی قابلہ تھی۔ ولادت کے وقت ایسا نور ظہور میں آیا کہ چراغ کے نور پر غالب آگیا۔ پھر میں نے چھ باتیں مشاہدہ کیں۔ ایک یہ کہ جب

Marfat.com

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین پر آئے تو آپنے سجدہ کیا۔ دوسرے یہ کہ سر اٹھایا۔ اور زبان فصیح سے یہ کہا لا الٰہ الا اللہ وانی رسول اللہ تیسرے یہ کہ تمام گھر نور سے بھرا ہوا تھا۔ چوتھے مَیں نے چاہا کہ آپ کو غسل دوں تو ہاتف نے آواز دی کہ اے صفیہ تو اپنے کو زحمت میں نہ ڈال ہم نے اس کو صاف و شستہ بھیجا ہے۔ پانچویں یہ کہ ختنہ کئے ہوئے اور ناف بریدہ تھے چھٹے یہ کہ مَیں نے چاہا۔ کہ آپ کو لفافہ میں لپیٹوں آپ کی پشت پر مہر نبوت دونوں کندھوں کے درمیان میں نے دیکھی اور بہت سے واقعات ہیں کہ جو فاطمہ ثقفیہ مادر عثمان بن ابو العاص و شفا مادر عبدالرحمٰن بن عوف سے مروی ہیں کہ جس کی اس مختصر میں گنجایش نہیں ہے آخر الامر عبدالمطلب دروازہ مکان پر بیٹھے اور لوگ مبارکباد دیتے تھے عبدالمطلب نے ایک اونٹ ذبح کیا اور لوگوں کی دعوت کی لوگوں نے عبدالمطلب سے دریافت کیا کہ آپنے اس فرزند کا نام کیا رکھا ہے۔ کہا "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" کہا۔ حالانکہ آپکے آباو اجداد میں اس کام کا کوئی نہیں ہوا عبدالمطلب نے کہا۔ اس لئے کہ زمین و آسمان میں آپ حمد کئے جاویں پھر عبدالمطلب آپ کو گود میں لیکر کعبہ شریف میں آئے۔ اور آپ کو اپنے ہاتھوں میں لیکر اشعار حمدیہ پڑھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھر میں لائے اور حضرت آمنہ کے سپرد کیا۔ اور آپ کی محافظت میں حضرت آمنہ سے مبالغہ کیا۔

معارج میں لکھا ہے۔ کہ ایک بڑا عالم یہود کا جس کا نام یوسف تھا مکہ میں رہتا تھا حضور کی ولادت کے دوسرے دن قریش کے مجمع میں آیا۔ اور لوگوں سے دریافت کیا کہ تمہارے درمیان وہ کون ہے جس کے گھر رات کو لڑکا پیدا ہوا ہے جو ابدیا کہ عبدالمطلب سے۔ یوسف نے کہا۔ کہ اس مولود مسعود کو مجھکو دکھلاؤ پھر یوسف کو گھر لیجا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرائی وہ دیکھتے ہی زمین پر بیہوش گر پڑا۔

Marfat.com

سب لوگ اس کی حالت پر ہنسنے لگے جب وہ ہوش میں آیا۔ تو کہنے لگا کہ مجھ پر مت ہنسو خدا کی قسم اے قریش یہ شخص وہ صاحب شمشیر ہے۔ کہ تم کو ہلاک کریگا۔ اور اس کے حملہ کی خبر جو تمہارے اوپر کریگا۔ تمام مشارق اور مغارب میں پہنچ جاویگی اب نبوت نبی اسرائیل سے منتقل ہوئی۔ اس یوسف کی خبر سے تمام ہی اہل کہ کو آپکی ولادت کی خبر ہوگئی تھی۔

مدارج النبوۃ اور معارج النبوۃ میں لکھا ہے۔ کہ روز ولادت شریف تمام روئے زمین کے بادشاہوں کی قوت ناطقہ ایک رات دن تک سلب ہوگئی تھی کسریٰ کے محل کے چودہ کنگرے گر پڑے تھے تمام رُوئے زمین کے بُت اوندھے ہوگئے تھے۔ دریائے ساوہ کا پانی خشک ہوگیا تھا۔ وادی ساوہ میں پانی جاری ہوگیا تھا کہ جو ہزار دن برس سے منقطع تھا فارسیوں کا آتش کدہ کہ جو ہزار سال سے گرم تھا بجھ گیا الغرض آیات وکرامات کہ جو بروقت ولادت شریف ظاہر ہوئیں زیادہ اِس سے ہیں کہ حد حصر و حصار میں آویں

صَلِّ یَارَبِّ عَلٰی رُوْحِ رَئِیْسِ الرُّسُلِ — نَقْتَدِیْ نَحْنُ عَلٰی اَرْجُلِہٖ بِالرَّأْسِ

رحمت بھیج اے پروردگار رئیس الرسل کی رُوح پر — جن کے قدموں پر ہم سر کے بل چلتے ہیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

نظم

خیر الوریٰ صدر التقیٰ نجم الہدیٰ نور العلیٰ — شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ یعنی محمد مصطفیٰ

آں کارواں سالار دیں واں رحمۃ للعالمین — آں مقتدائے مرسلیں واں پیشوائے انبیاء

جنت نشانِ کوئے تو والشمس ہمسایہ دے تو — دلیل وصفِ موئے تو خوبی رویت والضحیٰ

اسمِ تو اسمِ اعظمی جسم تو جانِ عالمی — ذات تو فخرِ آدمی شانِ تو شانِ کبریا

دُرِّ ولایت را صدف برجِ نبوت را شرف — ایجادِ عالم را سبب مقصود و محبوبِ خدا

آں سرورِ عالی ہمم واں صاحبِ سیف و قلم — عزّ العرب فخر العجم بحرِ کرم کانِ سخا

ذکر تو در ہر منزلے چوں شمع اندر محفلے	ذوق تو اندر ہر دلے چوں مشعل ظلمت رُبا
مدعو و ہم داعی توئی ہادی و مولائی توئی	مقصود اللہی توئی یا مصطفےٰ یا مجتبےٰ

بیان رضاعت شریف

اصحاب تواریخ و ارباب سیر متفق ہیں۔ کہ بعد حضرت آمنہ رضی اللہ عنہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ثویبہ ابولہب کی لونڈی کا دودھ پیا۔ اُس کے بیٹے کا نام مسروح تھا۔ اور اسی لونڈی ثوبیہ کا دودھ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور ابوسلمی مخزومی اور عبداللہ بن جحش اسدی نے پیا ہے تو ان سب کے اندر اخوت رضاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ثابت ہے بعد حضرت آمنہ رضی اللہ عنہ کا شیر قریب سات دن نوش فرمایا۔ اس کے بعد سنائیس دن ثوبیہ کا شیر پیا۔ اسی ثوبیہ نے ابولہب کو حضور کے پیدا ہونے کی خوشخبری سنائی تھی ابولہب نے اس کے صلہ میں اس کو آزاد کر دیا تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ بعد مرنے کے میں نے ابولہب کو خواب میں دیکھا۔ دریافت کیا۔ کہ کیا حال ہے کہا کہ جس دن سے مری حیات کی کشتی گرداب موت کے اندر پڑی ہے۔ طلاطم امواج عذاب و عقاب میں مبتلا ہوں لیکن شب دوشنبہ کو میرے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے چند قطرے پانی کے ٹپک پڑتے ہیں جس کی وجہ سے قدرے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ اور یہ اس وجہ سے کہ ثوبیہ کو میں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں اُن انگلیوں کے اشارہ سے آزاد کیا تھا۔ ماثبت بالسنہ میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔ کہ ابن جزری فرماتے ہیں کہ جب ابولہب کافر کا جس کی مذمت میں قرآن اُترا ہے یہ حال ہو کہ دوزخ کے اندر اس کا عوض ملا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شب پیدائش کو خوش ہوا تھا پھر امت کے مسلمانوں کا حال دیکھا چاہیے جو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیدائش سے خوش ہوتے

Marfat.com

ہیں اور ان کی محبت میں جہاں تک ان کی قدرت پہنچتی ہے۔ خرچ کرتے ہیں میری جوانی کی قسم ہے۔ کہ خدائے کریم کی طرف سے اس کے واسطے یہ جزا ہے۔ کہ اس کو اپنے فضل عمیم سے جنت نعیم میں داخل کرے ثوبیہ کے اسلام میں اختلاف ہے۔ پھر ثوبیہ کے بعد اس دولت اور شرافت سے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا مشرف ہوئیں ۔

نسب نامہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیدہ حلیمہ بنت عبداللہ ابو ذوئیب بن حارث بن شجنہ بن رزام بن ناصرہ بن قصیہ بن نصر بن سعد بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس بن عیلان بن مضر۔ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں۔ کہ میرے پستان میں بوجہ قحط سالی اور غربت کے اتنا دودھ نہیں تھا کہ اپنے فرزند کو سیر کرتی جس وقت کہ میں نے سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار کیا بمجرد گود میں لینے کے میرے پستانوں میں اس قدر دودھ اتر آیا۔ کہ جس کا بیان نہیں میں نے جوں ہی حضور کو گود میں لیا۔ آپ نے آنکھیں کھول کر مجھ کو دیکھا۔ اور تبسم فرمایا۔ اس تبسم کا لطف اور مزہ میں ہی جانتی ہوں کہ کسی حسین کے اندر نہ دیکھا نہ سنا۔ پھر داہنی پستان میں نے آپ کے منہ کے رو برو رکھی۔ آپ نے خوب سیر ہو کر شیر نوش جاں فرمایا۔ اس کے بعد پھر میں نے بائیں پستان دی تو آپ نے منہ پھیر لیا حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت میں بھی عدالت سے توفیق دئے گئے تھے حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ میرا فرزند ہمیشہ بائیں پستان پیتا۔ اور حضور داہنی۔ اول حضور پیتے بعد میں میرا فرزند میرے فرزند نے کبھی آپ پر دودھ پینے میں سبقت نہیں کی۔ اور جب میں چاہتی کہ آپ کا دہن شریف پاک و صاف کروں غیب سے اس امر میں مجھ سے سبقت

Marfat.com

ہو جاتی تھی۔ الغرض بعد تین روز یا سات روز قیام مکہ کے حضرت حلیمہ اپنے قبیلہ بنی سعد کی طرف متوجہ ہوئیں حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ راستے میں عجیب و غریب واقعات مشاہدہ کیے۔ اوّل یہ کہ جو میرا گدھا تھا وہ نہایت ہی لاغر اور کمزور تھا۔ کہ بدقت تمام اُس نے مجھ کو مکہ تک پہنچایا تھا۔ اب کہ حضور کو لیکر سوار ہوئی تو نہایت ہی چست چالاک ہو گیا۔ اور مارے خوشی کے رقص کرنے لگا۔ کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہو کر تین بار اس نے سجدہ کیا۔ دوسرے یہ کہ وہ عورتیں جو میرے ہمراہ بچوں کے لینے کیلئے مکہ آئیں تھیں وہ میرے اُس گدھے کی رفتار پر تعجب کرتی تھیں۔ تو میں نے گدھے سے سُنا وہ کہتا تھا۔ کہ واللہ میری شان بڑی ہے اے بنی سعد کی عورتو تم کو معلوم نہیں کہ میرے اوپر کون سوار ہے میں کس کا حامل ہوں میں رسُول رب العالمین کا حامل ہوں کہ جو دنیا کی خوشی اور آخرت کے نور ہیں صلی اللہ علیہ وسلم تیسرے یہ کہ اطراف و جوانب سے میں یہ آواز سنتی تھی کہ اے حلیمہ تو بنی سعد کی عورتوں میں سب سے افضل ہو گئی ہے۔ چوتھے جو گلہ بکریوں کا راستہ میں ملا۔ اُس میں سے ایک ایک بکری میرے رُوبرو آتی تھی اور کہتی تھی کہ اے حلیمہ تو جانتی ہے کہ تیرا رضیع کون ہے۔ محمد رسُول اُس اللہ کا ہے کہ جو زمین و آسمان کا پروردگار ہے۔ یہ بہترین فرزندان آدم سے ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پانچویں جس منزل میں اترتے وہ جگہ سبزہ زار بنجاتی تھی۔ حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہے۔ کہ جب حضور دو ماہ کے ہوئے تو گھٹنوں چلنے لگے۔ اور تین ماہ کے پاؤں کے بل کھڑے ہونے لگ گئے۔ اور چار ماہ کے دیوار وغیرہ کو پکڑ کر ہر طرف چلتے تھے۔ اور پانچ مہینہ کے پورے پاؤں چلنے لگ گئے تھے۔ اور چھ مہینہ کے تیز رفتاری کے ساتھ چلنے لگے تھے۔ اور ساتویں مہینہ ہر طرف خوش دوڑتے تھے۔ اور آٹھویں مہینہ کلام فرمانے لگ گئے مدارج میں حضرت حلیمہ سے منقول ہے۔ کہ اول کلام جو آپ نے کیا وہ یہ تھا۔ اللہ اکبر اللہ اکبر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا تو مہینہ کے کلام

Marfat.com

فصیح کرتے تھے۔ جب دس مہینہ کے ہوئے تو لڑکوں میں تیر اندازی سے مقاضلہ فرماتے تھے۔ ان ایام میں اگر کوئی آپ سے دریافت فرماتا کہ آپ کون ہیں۔ تو آپ فرماتے۔ کہ میں سخت ترین عرب ہوں میں دلیر ترین اور خوش ترین انہوں کا ہوں۔ میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ ابتدائے رضاعت سے مدت دو سال آپ کے تعہد کے اندر ہی اس عرصہ میں کسی وقت سوائے معمول کے آپنے بول و براز نہیں کیا۔ نہ مجھ کو اس عرصہ میں دھونے کی نوبت پہنچی مجھ سے پہلے غیب کی طرف سے آپ صاف اور شستہ ہو جاتے تھے۔ اگر کبھی ستر کھلجاتا تو آپ اس قدر غضب ظاہر فرماتے کہ مجھ کو فوراً ڈھانکنا پڑتا۔ کسی چیز کی طرف ہاتھ دراز نہ فرماتے چنانچہ کہ اوّل بسم اللہ نہ پڑھ لیتے کبھی کوئی چیز اس مدت میں حضور نے بائیں ہاتھ سے نہیں لی ہرگز کبھی مثل لڑکوں کے گریہ اور بدخوئی نہیں کی لڑکوں کو کھیل کود سے منع فرماتے اگر کوئی لڑکا کھیلنے کی رغبت دلاتا۔ تو آپ فرماتے کہ ہم کو کھیل اور کود کیلئے نہیں پیدا کیا گیا ہے ؎

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی مُوْنِسِ کُلِّ الْبَشَرِ ؎ مُبْدِلِ الْوَحْشَةِ فِی الْقَبْرِ بِاِسْتِیْنَاسِ

رحمت بھیج اے پروردگار تمام لوگوں کے مونس پر جو وحشت قبر کو انس کے ساتھ بدل دیتے ہیں

در بیان معجزات

جاننا چاہیئے کہ انبیاء علیہم السلام سے معجزے ان کے مرتبہ کے اندازہ پر ظاہر ہوئے ہیں بعض انبیا اعجاز میں درجہ اعلےٰ پر ہیں اور بعض درجہ ادنےٰ پر بعض کو کثرت اور بعض کو قلت چونکہ ہمارے پیغمبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی افضلیت تمام انبیاء پر متحقق ہے۔ لہٰذا آپ سے معجزات بھی بدرجہ اعلےٰ کثرت سے ظہور میں آئے جن کا حصر اور احصار عدد و شمار سے افزوں ہے ضابطہ اس میں یہ ہے کہ کل معجزے جو

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظہور میں آئے۔ وہ دو قسم پر منقسم ہیں۔ ایک عقلی دوسرے حسی۔ پھر عقلی معجزات بھی بہت انواع پر ہیں۔ منجملہ اُن کے چند معجزات بطور اختصار اس مختصر کے اندر درج کئے جاتے ہیں۔ کہ جو بہ بداہت عقل آپ کی نبوت اور رسالت اور اُلوالعظمی پر دال ہیں۔

معجزات عقلی

اُمی

اوّل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار و مشرکین کے اندر نشو و نما پایا فضلا اور علمائے روزگار میں سے کسی کی مصاحبت اور مجالست کا آپ کو اتفاق نہیں ہوا نہ کسی حکیم سے حکمت سیکھی نہ اُستاد کے آگے زانوئے ادب تہ کیا۔ باوجود اس کے پھر معرفت ذات و صفات و افعال و اسماؤ احکام الٰہی اس درجہ کہ تمام ہی روئے زمین کے عقلا اور علما اور حکما کمال علم اور حکمت اور زیادتی عقل میں ان کو مسلم رکھکر دل و جان سے تابع ہوئے اور اسی اطاعت اور فرمانبرداری کی بدولت انہوں نے پایا جو کچھ کہ پایا ؎

نگار من کہ بمکتب زفت و خط نہ نوشت
بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

پس جس کسی کو عقل سلیم اور فہم مستقیم عطا ہوئی ہے وہ بے چون و چرا یقیناً و جزماً جانیگا کہ اس قسم کی علم و حکمت کا ظہور بے تعلیم الٰہی اور بغیر ہدایت ربانی ایک امی سے ہرگز ممکن نہیں۔ دوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کفار بدکردار اور معاندین بددین نے ہدایت کی رکاوٹ کیلئے کوئی ظلم نہ تھا کہ جو نہ کیا ہو اور کوئی مکر نہ تھا کہ جو اٹھا رکھا ہو پھر اس پر حضور نے کمال صبر اور استقامت اور حلم اور علم سے ابلاغ اور تبلیغ کے اندر ذرہ برابر کسی وقت میں فرق نہ آنے دیا۔ اور اپنے نفس کو

تبلیغ اور صبر

Marfat.com

مال اور جاہ اور آسایش اور فراغت کی طرف مائل نہ ہونے دیا۔ دشمنوں کے طعن اور ضرب اور قتل و حرب کی کچھ پرواہ نہ کی آخر بنصرت الٰہی و اعانت خداوندی جل سلطانہٗ تمام ہی دشمنوں پر غالب آئے اور کل معاند سرنگوں اور خوار ہوئے اور آپکا طالع اقبال اُس عروج پر پہنچا کہ مشرق سے مغرب تک تمام ہی روئے زمین کے اندر آپکا دین متین منتشر ہوگیا۔ اور آپکے غلاموں نے ربع مسکون کو گھیر لیا۔ اور آپ کی صداقت نبوت اور رسالت کا نقارہ چار دانگ عالم کے اندر وہ بجا کہ بہرہ سے بہرہ کے گوش ہوش کے اندر بھی یہ صدا عبرت انگیز پہنچ گئی کیا تھوڑی سی عقل والا بھی اس معجزہ کو دیکھکر آپ کی نبوت اور رسالت کے اندر کلام کرسکتا ہے ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ سویم قرآن مجید جو آپ پر نازل ہوا اور اُس جیسی ایک آیت بنانے اور معارضہ میں مقابلتاً پیش کرنے سے اُس وقت کے بلغا اور فصحا عاجز رہے اور قیامت تک اسی طرح سے رہیں گے حالانکہ عار اور ننگ بھی مخالفین کو دلائی جاتی ہے کہ لاؤ اس جیسی ایک آیت ہی بنا لاؤ دیگر علوم و فنون کے لحاظ سے نہیں تو صرف تراکیب الفاظ کے ہی لحاظ سے لاؤ۔ مگر ہر زمانہ اور ہر قرن کے اندر سکوت ہی رہا۔ اور اب بھی یہی حال ہے۔ اگر کسی کو دعویٰ ہے تو آوے پھر کیا یہ دلیل صریح کہ جو آفتاب سے زیادہ روشن ہے کسی عاقل کیلئے آپ کی نبوت اور رسالت حقہ کو کافی نہیں۔ ضرور ہے ضرور ہے چہارم علمائے اہل کتاب اور متبحران فن تواریخ و حساب نے مشکل سے مشکل مسائل کے اندر بکرات و مرات حضورؐ کا امتحان کیا لیکن کسی صورت میں خطا ثابت نہ کرسکے۔ جو کچھ فرمایا اور جس چیز سے خبر دی سب کو موافق عقل اور نقل کے اور مطابق واقعہ کے پایا۔ چنانچہ عبداللہ بن سلام کا اسلام لانا اسی امتحان کے بعد تھا یعنی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ شریف میں تشریف لائے تو حضرت عبداللہ بن سلام جو احبار یہود سے تھے حضوری میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ کہ میں آپ سے تین چیزوں کا سوال کرتا ہوں

کہ اُن کو سوائے نبیوں کے کوئی نہیں جانتا۔ ایک اُن میں سے یہ ہے۔ کہ اول علامت قیامت کی کیا ہے دوسرے جنتیوں کا پہلا کھانا جنت کے اندر کیا ہوگا تیسرے کیا سبب ہے۔ کہ کبھی اولاد باپ کی شبیہ پر ہوتی ہے کبھی ماں کی۔ آپ نے فرمایا پہلی علامت قیامت کی آگ ہے۔ جو اٹھیگی اور آدمیوں کو جمع کر کر مشرق سے مغرب کی جانب لیجاویگی۔ اور پہلا کھانا جنت میں جنتیوں کا مچھلی کا جگر ہے! ور فرزند کے شبیہ ہونے کی یہ وجہ ہے۔ کہ جب سبقت کرے پانی مرد کا عورت کے پانی پر تو شبیہ باپ کی ہوتی ہے! ور سبقت کرے پانی عورت کا تو شبیہ ماں کی ہوتی ہے پس ان جوابات کو سنا حضرت عبداللہ نے کہا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ پیغمبر آپکا مستجاب الدعوات ہونا اگرچہ اس کی تعداد بتفصیل تو مشکل ہے مگر کچھ تھوڑے سے تمثیلاً اس مختصر کے اندر لکھے جاتے ہیں غزوۂ خیبر میں جب حضورؐ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو امیر لشکر بنایا۔ تو آپ کی آنکھیں دکھتی تھیں حضرت علیؓ نے حاضر ہو کر حضور کے لعاب مبارک کو آنکھ میں لگایا۔ فوراً اچھے ہو گئے پھر اس کے بعد آپنے حضرت علیؓ کے واسطے دعا فرمائی اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ حضرت علی فرماتے ہیں۔ کہ اس روز سے میں گرمی اور سردی سے متاذی نہیں ہوتا ہوں چنانچہ ابی یعلی فرماتے ہیں کہ علی سخت گرمیوں میں زیادہ روئی کا کپڑا پہن لیتے تو آپ کو اس سے کچھ باک نہ تھا۔ اور سردی میں باریک کپڑے سے کچھ ضرر نہیں ہوتا تھا۔ دیگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عتبہ بن ابی لہب کے حق میں دعا کی۔ اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبًا مِنْ كِلَابِكَ اس کو شیر نے پھاڑ ڈالا۔ دیگر ابوطالب بیمار ہوئے تو حضورؐ سے دعائے صحت کے خواستگار ہوئے حضورؐ نے شفا کیلئے دعا فرمائی فوراً اس مرض سے صحت حاصل ہوئی۔ تو ابوطالب نے یہ کہا اِنَّ مَعْبُوْدَكَ يُطِيْعُكَ یعنی تیرا خدا تیری اطاعت کرتا ہے۔ دیگر حضرت

استجابت الدعوات

علی کرم اللہ وجہہ ہمین کو جاتے تھے۔ عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نہیں جانتا کہ قضا یا
میں حکم کس طرح کرنا چاہیئے۔ حضورؐ نے حضرت علی کے سینہ پر ہاتھ رکھا اور دعا دی۔
اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَلْبَہٗ وَسَدِّدْ لِسَانَہٗ حضرت علی فرماتے ہیں کہ اس کے بعد پھر
مجھ کو کسی قضیہ کے اندر شک اور تردد نہیں ہا۔ اور حقیقت اُس کی میرے اوپر منکشف
ہو جاتی تھی۔ دیگر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی پیشانی پر حضورؐ انور
نے ہاتھ پھیرا اور دعا کی اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْحِکْمَۃَ وَتَاْوِیْلَ الْقُرْاٰنِ چنانچہ اُس
کی برکت سے حضرت ابن عباسؓ ملقب بشاہ مفسران ہوئے۔ دیگر حضرت انس رضی اللہ
عنہ نے ایک دن حضورؐ کے ابریق کو پانی سے بھر دیا تھا۔ اُن کے حق میں یہ چار
دعائیں فرمائیں۔ اَللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَاَطِلْ عُمُرَہٗ وَاغْفِرْ لَہٗ حضرت
انسؓ فرماتے ہیں کہ یہ برکت اس دعا کے حق تعالےٰ نے مجھ کو اسّی ہزار جریب باغ
عطا فرمائے اور ان باغوں میں ہر سال دو مرتبہ پھل آتا ہے۔ اور میری اولاد کے
اندر بھی یہ برکت دعائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کثرت سے ہے کہ ایک سو بیس
لڑکے اور پینتالیس لڑکیاں ہیں۔ اور عمر ایک سو سترہ برس کی عطا ہوئی۔ اب چوتھی
دعا مغفرت الٰہی کی قبولیت کی امید رکھتا ہوں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ آخر عمر میں
وقت انتقال کے حضرت انسؓ نے مناجات کی کہ الٰہی چار دعاؤں میں کہ جو تیرے
حبیب نے میرے حق میں کی ہیں تین کو میرے حق میں قبول فرمایا میں نہیں جانتا۔ کہ
کہ چوتھی دعا کیونکر ہوگی آواز آئی اے انسؓ جب ان تین دعاؤں کو ہمنے قبول کیا
تو چوتھی کو کیسے رد کرینگے۔ خاطر جمع رکھ کہ ہم نے تجھ پر رحمت کی۔ غرض بے شمار
دعائیں ہیں کہ حضور کی مقرون باجابت ہوئیں۔ کہ کتب احادیث و سیر پر ہیں اب
ایک دعا کہ جس میں بشارت ہم گنہگاروں کیلیئے ہے لکھکر اکتفا کی جاتی ہے۔ معارج
النبوۃ میں ہے کہ ایک روز امام المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ واسطے زیارت

Marfat.com

حضرت اقدس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوئے اس وقت آپ کو حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہایت ہی خوشحال اور خوش وقت پایا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت ام المومنین سے کہا کہ اے عائشہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس وقت میں بہت راضی اور خوش پاتا ہوں حضور سے درخواست کیجئے کہ میرے حق میں دعائے فرمائیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ آپنے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا فرمائی غَفَرَ اللّٰہُ لَکِ یَا عَائِشَۃُ مَا قَدَّمْتِ وَمَا اَخَّرْتِ وَمَا اَعْلَنْتِ وَمَا اَسْرَرْتِ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس دعا سے نہایت خوش ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر آپ اس دعا سے کہ جو میں نے عائشہ رضہ کے حق میں کی ہے بہت خوش ہوئے عرض کیا یارسول اللہ کیونکر خوش نہ ہوں اور کیونکر مجھ کو یہ فخر اور شرف نہ ہو کہ حضورؐ نے میرے فرزند کے حق میں دعائے مغفرت فرمائی۔ حالانکہ آپ کی دعا مقبول ہے حضرت نے فرمایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم ہے اس خدا کی جس نے مجھ کو سچا نبیؐ بنا کر مخلوق کی طرف بھیجا۔ کوئی دن اور کوئی رات ایسی نہیں ہے۔ کہ میں ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کیلئے مثل اس دعا کے جو عائشہ کیلئے کی ہے نہ کرتا ہوں۔ لَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ ۵

وہ دعا جس کا جوبن بہار قبول
اس نسیم اجابت پہ لاکھوں سلام

اِس جگہ مقصد ان حکایات کے لانے سے یہ ہے کہ اجابت دعوات بھی منجملہ معجزات ہے جب عاقل اس میں تامل کریگا صدق نبوت و رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی شبہ اور شک اس کے دل پر خطور نہیں کریگا ششم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امور غیبیہ سے مطلع فرمانا۔ یہ اخبار غیبی بعضے

Marfat.com

متعلق زمانہ ماضیہ سے ہیں اور بعضے زمان مستقبل سے۔ زمانہ گذشتہ سے متعلق جیسے انبیاء علیہم الصلوٰۃ کے واقعات اور امم سابقہ کے حالات وغیرہ وغیرہ اور زمانہ مستقبل سے متعلق جیسے حضور کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کی نسبت فرمانا یَأْبَی اللّٰہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَکْرٍ یعنی خدا تعالیٰ نہیں چاہتا ہے اور انکار کرتا ہے اور مسلمان انکار کرتے ہیں اور نہیں چاہتے ہیں مگر ابوبکر کو چنانچہ ایسا ہی ہوا اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نسبت فرمایا اَلْفِتْنَۃُ لَا یَظْھَرُ مَادَامَ عُمَرُ حَیًّا یعنی عالم میں فتنہ پیدا نہ ہوگا جبتک عمرؓ زندہ ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا جبتک حضرت عمر رضی اللہ عنہ زندہ رہے کوئی فتنہ نہیں اٹھا۔ اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر دی فرمایا کہ لوگ عثمان کو قتل کرینگے حالانکہ وہ قرآن پڑھتا ہوگا۔ اور فرمایا سَیَقْطُرُ دَمُہٗ عَلٰی قَوْلِہٖ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ یعنی خون عثمان کا اس کلمہ پر بکھر جائیگا فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ پھر ویسا ہی ہوا جیسا کہ فرمایا تھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو شہادت کی خبر دی اور فرمایا کہ بدبخت ترین مردم دو آدمی ہیں ایک وہ جس نے حضرت صالح علیہ السلام کے ناقہ کو عقر کیا۔ دوسرا وہ جو اے علی تیرے سر پر زخم مارے اور تیری ڈاڑھی سر کے خون سے آلودہ ہو چنانچہ قتل آپ کا اسی طرح ہوا۔ ایک روز حضرت ابوہریرہ اور حضرت حذیفہ اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہم جمع تھے حضورؐ نے فرمایا کہ تمہارے پچھلے کی موت آگ میں ہوگی چنانچہ سب سے پیچھے حضرت سمرہ بن جندبؓ فوت ہوئے یہ نہایت ہی بوڑھے ہوگئے تھے ایک دن آگ جلا تے تھے کہ آگ میں گر پڑے اور حسب فرمودہ جناب مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتقال فرمایا۔ حضرت عمار یاسرؓ سے فرمایا کہ تجھ کو اہل بغی قتل کرینگے پھر ان کو اصحاب معاویہ رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔ قتل امام حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے خبر دی اور قبضہ خاک کربلا سے لائے اور فرمایا کہ

Marfat.com

اِس خاک میں حسینؑ لوٹیگا۔ پھر ویسا ہی ہُوا۔ اور فرمایا کہ خلافت میرے بعد تیس برس ہوگی
چنانچہ مقدار خلافت خلفائے راشدین اسی قدر ہے صحیحین میں ہے کہ ایک شخص حضور
صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کاتب وحی تھا۔ وہ مرتد ہوکر مشرکوں میں جا ملا حضرت شاہ
رسالت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ اس کو خاک قبول نہیں کریگی حضرت انس رضی
اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے ابو طلحہؓ سے سُنا رضی اللہ عنہ کہ میں اُس سرزمین میں پہنچا
جہاں وہ مرا تھا۔ ہر چند اُس کو زمین میں دفن کرتے تھے مگر زمین اُس کو قبول نہیں
کرتی تھی غرض ایسے واقعات اس کثرت سے ہیں کہ تفصیل اس کی ممکن نہیں ہے۔
جیسا کہ صحیحین میں حضرت حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ایک وعظ میں جتنے امور قیامت تک ہونے والے ہیں سب بیان
فرمائے جس نے یاد رکھے اُسے یاد رہے۔ اور جو بھول گئے سو بھول گئے۔ اور میرے
ان اصحاب کو اس بیان کی خبر ہے۔ اور بعض شے اُن میں سے ہوتی ہے کہ میں اسے بھول
گیا تھا۔ پھر میں جب اُسے دیکھتا ہوں تب یاد آجاتی ہے۔ پھر کیا ایسے امور خصائص نبوت
اور لوازم رسالت سے نہیں ضرور ہیں ضرور ہیں۔ هفتم حضور کی اُمت میں اولیا اللہ
کا ہونا۔ جنہوں نے کمال اتباع سے اپنے متبوع و ولی نعمت کی نبوت اور خوان کرم
کی وسعت کا ہر ملک بلکہ ہر شہر اور ہر دیہہ کے گوشہ گوشہ کے اندر ایسا ثبوت دے رکھا ہے
کہ کسی مخالف کو بھی مجال انکار نہیں اور کیوں جاتے ہو ہندوستان میں بھی مشتے نمونہ از
خروارے حضرت خواجہ خواجگان خواجہ غریب نواز اجمیری و حضرت سلطان المشائخ
محبوب الٰہی دہلوی و حضرت علی احمد صابر کلیری و حضرت خواجہ بیرنگ خواجہ باقی باللہ
دہلوی و حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندی و حضرت داتا گنج بخش لاہوری وغیرہ
وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کہ جن کو اس جہان فانی سے گذرے ہوئے صدیاں گذریں
پھر اس وقت تک باوجود کثرت مخالفین ان حضرات کے مزار پر انوار زیارتگاہ خلائق و

Marfat.com

وحاجت روائی عالم موجود ہیں مسلمان تو جو کچھ ان حضرات کی عظمت کریں وہ بجا ہے۔ لیکن مخالفین اسلام کے دلوں پر بھی وہ سکہ بیٹھا ہوا ہے کہ جو کوئی ان حضرات کے دربار فیض بار میں حاضر ہوتا ہے وہ سرنگوں اور خمیدہ پشت ہی دکھائی دیتا ہے جسکی نظیر دوسرے مذہب و ملت کے اندر نہیں پائی جاتی۔ آخر یہ قبولیت عامہ بعد انتقال بھی کیوں ہے۔ اسی وجہ سے کہ اسی سردار دو عالم محبوب کبریا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی غلامی کا طوق ان حضرات کے گلے میں پڑا ہوا ہے کیا یہ معجزہ اہل عقل کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر بین نہیں ہے ضرور ہے ضرور ہے۔ پس ارباب دانش کے لیے یہی چند معجزات عقلی آپ کے صدق نبوت اور رسالت کیلئے کافی ہیں ۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ مَنْ زَانَتْ بِہِ الْعُصُرُ

معجزات حسی

معجزات حسی تین قسم پر منقسم ہیں ایک قسم ذاتی ہے دوسری صفاتی تیسری خارجی ذاتی وہ ہیں کہ جو ذات عالی صفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں داخل تھے چنانچہ علمانے لکھا ہے کہ فرق ہمایوں سے اقدام میمون تک کوئی عضو ایسا نہیں ہے کہ جو اعجاز سے خالی ہو سر مبارک کا معجزہ تھا کہ کوئی پرندہ آپ کے سر کے اوپر سے پرواز نہیں کرتا تھا جس وقت سر مبارک کے محاذ میں آتا تھا چیل راست کو منحرف ہو جاتا تھا کبھی سیدھا سر مبارک پر سے نہیں گذرا۔ دوسرا معجزہ یہ تھا کہ حضور کے سر مبارک پر کبھی ابر کا ٹکڑہ سایہ فگن رہتا تھا۔ اور کبھی دو مرغ سفید اپنے بازو کو کھولکر تابش آفتاب کے آسیب سے آپ کو نگاہ رکھتے تھے موئے مبارک کا یہ معجزہ تھا کہ آفات سے بچاتے تھے چنانچہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے چند موئے مبارک اپنی کلاہ کے اندر سلوا لیے

Marfat.com

تھے۔ اور بروقت محاربہ اس کو سر پر رکھ کر قتال کفار میں مشغول ہوتے تھے۔ یہ برکت
موئے مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاد میں ہمیشہ بڑے بڑے پہلوانوں نبرد
آزما پر فائق آتے تھے چنانچہ ایک روز شام کی لڑائی میں حضرت خالد رضی اللہ عنہ کلاہ
شریف کو بھول گئے تھے۔ کفار سے لڑائی شروع ہونے پر یاد آئے اور آپ پر کفار ہر طرف سے
ہجوم کر کے گر پڑے اُس وقت آپ نے اپنے سر پر کلاہ شریف کو نہ پایا۔ نہایت محزون
اور مغموم خاطر ہوئے بعد ازاں وہ تاج آپ کی بیوی نے اسی معرکے میں پہنچایا
پہنتے ہی یہ برکت موئے شریف لشکر کفار نامنجار پر فتح حاصل ہوئی جس کا قصہ
مفصل فتوح الشام کے اندر درج ہے۔ معجزہ روئے مبارک کا یہ تھا۔ کہ اگر بدر
کامل مقابلہ میں روئے مبارک کے ہو جاتا۔ تو اس کی روشنی ماند معلوم ہوتی تھی اندھیرے
میں گم شدہ چیزیں مل جاتی تھیں چنانچہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے بازو
پکڑ کر حضرت ام المومنین جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ شریف میں مجھ کو لیگئے۔ حضرت
عائشہ رضؓ نے تبسم فرمایا۔ حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ تو
حضرت صدیقہؓ نے عرض کیا۔ کہ حضورؐ کا خرقہ شریف ایک جگہ سے پھٹا تھا۔ میں نے چاہا
کہ اُس کو سی دوں سبیلہ انصاری کے ہاں سے عاریتاً سوئی تاگا لیا تھا۔ وہ سوئی
میرے ہاتھ سے گر پڑی گھر میں چراغ نہ تھا۔ ہر چند ڈھونڈی مگر وہ سوئی نہ ملی اب
کہ حضورؐ تشریف لائے روئے مبارک کی روشنی سے وہ سوئی گم کردہ مل گئی۔ معجزہ چشم
شریف کا یہ تھا کہ جس طرح اشیا سامنے سے دکھائی دیتی تھی۔ اسی طرح
پشت سے بھی اور جس طرح حضورؐ روشنی میں دیکھتے تھے اسی طرح اندھیرے میں
دیکھتے تھے۔ اور اسی طرح غیبت میں بھی چنانچہ خود فرماتے ہیں اِنِّیْ اَرٰی مِنْ خَلْفِیْ
کَمَا اَرٰی مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَاِنِّیْ اَرٰی فِی الظُّلْمَۃِ کَمَا اَرٰی فِی الضَّوْءِ معجزہ گوش

چشم شریف

گوش مبارک

Marfat.com

مُبارک کا یہ تھا کہ جیسا پاس سے سُنائی دیتا تھا۔ ویسا ہی دُور سے چنانچہ اسارائے بدر میں سے اپنے چچا حضرت عباسؓ سے زر فدیہ طلب کیا تو عباسؓ نے کہا کہ میں کہاں سے لاؤں تو آپ نے فرمایا کہ اُس روپیہ میں سے دو کہ جو تم اپنی بیوی ام الفضل کو دے آئے ہو۔ اور تم نے کہا ہے کہ اگر میں بسلامت آگیا تو بہتر نہ اس قدر تو تم لے لینا۔ اور بقیہ میرے فرزندوں پر تقسیم کر دینا۔ اس کو سنکر حضرت عباسؓ نے کہا کہ جس وقت میں نے اپنی بیوی سے یہ بات کہی تھی اس بھید پر کوئی آگاہ نہیں تھا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ دُوسرے آپ نے فرمایا کہ جو مجھ سے میرے اُوپر درود پڑھتا ہے اُس کی درود شریف کو خواہ وہ مشرق میں ہو خواہ مغرب میں میں خود سُنتا ہوں۔ آپ جمادات کی آواز سنتے تھے آپ پر شجر حجر سلام کرتے تھے چنانچہ سنگ متکلم آج تک کعبہ شریف میں زیارتگاہ خلائق موجود ہے بحمد اللہ فقیر مولف بھی اس کی زیارت سے مشرف ہوا ہے کہ مکرمہ میں اس کوچہ کا نام زقاق الحجر ہے زقاق کوچہ کو کہتے ہیں ✤ (اشعۃ اللمعات)

نَطَقَ الْحَجَرُ مَجْلَالِہٖ	خَسَفَ الْقَمَرُ مُجْمَالِہٖ	عَجَزَ الْبَشَرُ مُكْمَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ	مَلَاءَ الْخَلَاءُ بِخَيْرِہٖ	خَرَقَ السَّمَاءُ بِسَيْرِہٖ
مَا سَاءَ ذَاكَ بِغَيْرِہٖ	صَلُّوْا عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ	شَرَقَ الْمَكَانُ بِنُوْرِہٖ
سَرَّ الزَّمَانُ بِسُوْرِہٖ	نَسَخَ الْمِلَلَ بِظُهُوْرِہٖ	صَلُّوْا عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ
كَشَفَ الشُّبَهَ بِبَيَانِہٖ	رَفَعَ الْعُلٰى بِمَكَانِہٖ	اَكْرَمَ بِرِفْعَتِ شَانِہٖ
صَلُّوْا عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ	فَلْتَهْتَدُوْا بِشَرِيْعَتِہٖ	ثُمَّ اقْتَدُوْا بِطَرِيْقَتِہٖ
فَتَحَقَّقُوْا بِحَقِيْقَتِہٖ	صَلُّوْا عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ	✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

دہن مبارک کا معجزہ یہ تھا کہ لعاب شریف اس قدر شیریں تھا کہ جس کنوئیں کے اندر ڈالا جائے تو اس کا پانی ایسا شیریں ہو جاتا تھا کہ مثل اس کے دوسرا کنواں نہیں

دہن مبارک

Marfat.com

ہوتا تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے گھر میں کھاری کنواں تھا حضورؐ نے اس کے اندر لعاب شریف ڈالدیا۔ پھر اُس کے برابر سارے مدینہ میں کوئی کنواں نہ تھا۔ ایک مرد کا جنگ احد میں ہاتھ ٹوٹ گیا حضورؐ نے اُس کے ہاتھ کٹے ہوئے کو لعاب دہن مبارک سے اُس کی جگہ لگا دیا۔ فوراً مبدل بحال اوّل ہو گیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غار حرا کے اندر سانپ نے کاٹا حضورؐ نے لعاب شریف لگا دیا فوراً صحت ہو گئی۔ اسی طرح حضرت علی کرم اللہ وجہ کی دکھتی آنکھ کے اندر غزوہ خیبر کے وقت لعاب شریف لگانے سے صحت ہو گئی شیر خوار بچوں کو آپ کی خدمت اقدس میں لاتے آپ اُن کے منہ میں لعاب شریف ڈال دیتے سارے دن پھر ان کو دودھ کی حاجت نہیں رہتی صاحبزادے سردار کونین یعنی امام حسن حسین رضی اللہ عنہما کو جب شکایت پیاس کی ہوتی آپ اپنی زبان مبارک اُن کو چسا دیا کرتے تھے فوراً ایسی تسکین ہو جایا کرتی تھی کہ پھر تمام دن پانی کی طلب نہیں رہتی تھی.....

دست مبارک

دست مبارک کا یہ معجزہ تھا کہ جس شے پر آپ کا دست مبارک لگتا۔ اس میں سے وہ خیر و برکت ظاہر ہوتی تھی کہ بیان سے باہر ہے چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گذرے میں بکریاں چرا رہا تھا حضورؐ نے فرمایا کہ اے لڑکے تیرے پاس دودھ ہے میں نے عرض کیا کہ میں امین ہوں فرمایا کہ ایک ایسی بکری لاؤ جو گیابن نہ ہو میں نے ایک بکری کی بچی پکڑ کر پیش کی حضور نے دست مبارک سے اُس کے تھنوں کو مس کیا۔ یکبارگی اس کے پستانوں میں اس قدر دودھ بھر آیا۔ کہ خود نوش فرمایا۔ اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو دیا۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و رضی اللہ عنہ دیگر آپ کے دست مبارک میں سے خوشبو آتی تھی جس کے تر پر پھیرا معطر ہو گیا۔ اور بہت سے معجزات ہیں۔ جیسے انگشتان مبارک سے پانی جاری ہونا۔ اور سنگریزوں کا کف مبارک کے اندر تسبیح کا پڑھنا

Marfat.com

کافروں کے اوپر خاک کا پھینکنا۔ پھر جس کے سر میں وہ خاک پڑی اسی کا جنگ بدر کے اندر مقتول ہونا۔ وغیرہ وغیرہ پشت مبارک کا یہ معجزہ تھا۔ کہ مہر نبوت سے مزین تھی معجزہ قدم مبارک کا یہ تھا کہ جس شئے پر رکھا وہ شئے بابرکت ہوگئی۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میرے ذمہ قرض بہت ہوگیا تھا۔ میرے باغ میں پھل آیا وہ ایک قرضخواہ کو بھی کافی نہ تھا۔ میں نے اپنا حال زار حضورؐ میں عرض کیا۔ حضورؐ میرے باغ میں تشریف لائے اور چھواروں کے ڈھیر پر قدم مبارک کو مارا اور پھر اسکے اوپر بیٹھ گئے۔ اور فرمایا کہ جابر کے قرضخواہ کہاں ہیں آویں پھر کل قرضہ میرا ادا کردیا اور جتنا پیدا ہوا تھا وہ میرے عیال کیلئے چھوڑ دیا۔ الغرض آپ کا تمام بدن اطہر معجزہ تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ سایہ نہ تھا۔ کیا اچھا کہا ہے میر حسن نے ؎

وہ قد اس لئے تھا نہ سایہ فگن	کہ تھا کل وہ اک معجزہ کا بدن
بنایا سمجھ بوجھ کے خوب اُسے	خدا نے کیا اپنا محبوبؐ اُسے
محمدؐ کے مانند جگ میں نہیں	نہ ایسا ہوا ہے نہ ہوگا کہیں ؎

بیان معجزات صفاتی

آپ کے صفات حمیدہ اور خصائل پسندیدہ علم اور حلم و عفو و جود و سخاوت و شجاعت و حسن معاشرت با اقارب و اجانب و شفقت و رحمت و رافت با جمیع خلائق و وفا بعہد و صلہ رحمی و تواضع و عدل و عفت و صدق و یقین و وقار و مروت و زہد و قناعت وغیرہ ذلک ایسے کمال پر واقع تھیں کہ کسی طرح اُن پر کسی کے اندر زیادتی متصور نہیں ہوسکتی۔ تفاصیل ان کی کتب مبسوطہ کے اندر موجود ہے۔ اور تھوڑا سا بیان شروع میں گذرا اس مختصر کتاب میں گنجائش نہیں ؎

Marfat.com

نظم

فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِيْ خَلْقٍ وَفِيْ خُلُقٍ
وہ رحمت عالم تمام نبیوں سے حسن صورت و سیرت میں بڑھ گیا

وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمٍ
اور وہ سب حضرات علم و کرم میں آپ سے لگا نہیں کھاتے

وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ
اور تمام انبیا رسول اللہ سے طالب ہیں

غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ
انکے بحر کرم کے ایک چلو کے یا فیض کی باشوں سے ایک چٹکی کے

وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ رَبِّهِمْ
اور تمام انبیا آپ کے حضور میں اپنے اپنے مرتبے پر کھڑے ہیں

مِنْ نُّقْطَةِ الْعِلْمِ مِنْ شُكْلَةِ الْحِكَمِ
اور وہ مرتبہ آپ کے دفتر علم سے مثل نقطہ یا دفتر حکمت سے مثل

فَهُوَ الَّذِيْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهٗ
پس آپ فضائل باطنی و ظاہری میں کمال کو پہنچے ہوئے ہیں

ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمِ
پھر خدا تعالیٰ نے جو خالق کل ہے اپنا حبیب بنا لیا

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِيْ مَحَاسِنِهٖ
آپ اس سے پاک ہیں کہ آپ کی خوبیوں میں کوئی دوسرا شریک ہو

فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ
پس وہ جوہر حسن جو آپ میں ہے غیر مشترک ہے

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِيْ نَبِيِّهِمْ
وہ دعویٰ تو نصاریٰ نے اپنے نبی کیلئے کیا ہے چھوڑ دے

وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمِ
اور اسکے سوا جس وصف کا چاہے حضور کی شان میں حکم لگا اور اس پر مستحکم

بیان معجزات خارجی

معجزات خارجیہ کا شمار اور اختصار بھی غیر ممکن ہے۔ اس جگہ تبرکاً تھوڑے سے بیان کئے جاتے ہیں از انجملہ ایک شاخ خرما کا تلوار بنا دینا ہے جیسا کہ بیہقی نے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن جحش کی تلوار غزوہ اُحد میں ٹوٹ گئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شاخ خرما کی اُن کے ہاتھ میں دیدی کہ وہ تلوار ہو گئی پھر وہ تلوار حضرت عبداللہ کے پاس تا زیست رہی بعد ان کے انتقال کے اُن کے ترکہ میں سے دو سو دینار کو بکی +

شاخ سے تلوار

Marfat.com

ستون حنانہ

ازانجملہ ستون حنانہ کا آپکے فراق میں چیخیں مار کر رونا ہے یہ معجزہ حد تواتر کو پہنچگیا ہے چنانچہ علامہ تاج سبکی فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ حدیث گریہ ستون کی متواتر ہے صحیح بخاری میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ کے وقت ایک ستون مسجد سے جو خشک چھوہارے کا تھا۔ تکیہ لگایا کرتے تھے جب منبر شریف بنا تب حضورؐ نے منبر پر خطبہ پڑھنا شروع کر دیا یکبارگی وہ ستون چھوہارے کا چلاّ کے اس زور سے رونے لگا کہ قریب تھا کہ شق ہو جاوے حضور منبر سے اترے اور اس کو بدن مبارک سے چمٹا لیا وہ ستون ہچکیاں لینے لگا جیسے وہ بچہ کہ رونے سے چپ کرایا جاتا ہے! وہ ہچکیاں لیتا ہے یہاں تک کہ خاموش ہو گیا۔ آپنے فرمایا کہ یہ ہمیشہ ذکر سنا کرتا تھا۔ اب جو نہ سنا اس واسطے رونے لگا۔ مثنوی شریف میں بھی مولانا رُوم رحمۃ اللہ علیہ اس قصہ کو اس طرح بیان فرماتے ہیں اشعار مثنوی شریف ؎

اُستن حنانہ از ہجر رسول	نالہ می کرد چو ارباب عقول
گفت پیمبر چہ خواہی اے ستون	گفت جانم از فراقت گشت خون
مسندت من بودم از من تاختی	بر سر منبر تو مسند ساختی
گفت خواہی کہ ترا نخلے کنند	شرقی و غربی ز تو میوہ خورند
یا دراں عالم حقت سروے کند	کہ ترد تازہ بیانی تا ابد ؎
گفت آں خواہم کہ دائم شد بقاش	بشنو اے غافل کم از چوبے مباش

ازانجملہ پتھروں اور درختوں کا آپ کو سلام کرنا ہے چنانچہ ترمذی نے حضرت علی سے روایت کی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض اطراف مکہ کی جانب نکلے اور میں بھی آپکے ہمراہ تھا سو جو پہاڑ یا درخت آپکے سامنے آتا تھا۔ وہ یہ کہتا تھا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ؎

پتھروں اور درختوں کا سلام کرنا

Marfat.com

انگلیوں سے چشمے

از انجملہ انگشتان مبارک سے چشمے پانی کے جاری ہونا ہے جیسا کہ صحیحین میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ میں لوگ پیاسے ہوئے۔ حضورؐ کے سامنے ایک لوٹا تھا جس سے آپنے وضو کیا۔ لوگوں نے عرض کیا۔ کہ ہمارے لشکر میں نہ پانی پینے کے لئے ہے۔ نہ وضو کے واسطے مگر اسی قدر کہ آپ کے اِس لوٹہ میں ہے پس آپنے اپنے دست مبارک کو لوٹہ میں رکھا اور پانی آپ کی انگلیوں سے مانند چشمہ کے جوش مارنے لگا۔ سو ہم سب آدمیوں نے پانی پی لیا۔ اور وضو بھی کیا حضرت جابرؓ سے دریافت کیا کہ آپ کتنے آدمی تھے۔ انہوں نے کہا کہ پندرہ سو ۱۵۰۰ آدمی تھے۔ اگر لاکھ بھی ہوتے تو وہ سب کو کفایت کرتا +

درختوں اور جنوں کا ایمان لانا

از انجملہ درخت اور جنوں کا آپ پر ایمان لانا ہے بیہقی نے دلائل النبوۃ میں ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے۔ کہ ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا کہ جس کا دل تم میں سے جنوں کے دیکھنے کو چاہے آج کی رات حاضر ہو ابن مسعود کہتے ہیں کہ سوائے میرے کوئی حاضر نہ ہوا۔ آپ مجھے ساتھ لیکر چلے یہانتک کہ جب مکہ کی بلند جانب پہنچے۔ آپنے اپنے پائے مبارک سے ایک خط میرے واسطے کھینچا اور فرمایا کہ اس میں بیٹھے رہو۔ اور آپ تشریف لے گئے اور ایک جگہ کھڑے ہو کر ہو کر کلام اللہ پڑھنے لگے پھر آپ کو ایک جماعت کثیرہ نے گھیر لیا اور میرے اور آپکے درمیان حائل ہو گئی اور میں نے سُنا کہ جنوں نے آپ سے کہا کہ کون گواہی دیتا ہے کہ آپ پیغمبر خدا ہیں۔ وہاں ایک درخت تھا۔ آپنے فرمایا کہ اگر یہ درخت گواہی دیوے تب تو تم مانو گے انہوں نے کہا کہ ہاں آپنے اس درخت کو بُلایا۔ اور اُس درخت اور اُس درخت نے گواہی دی اس کو دیکھکر تمام جنوں نے گواہی دی +

سوائے مسلمانوں تم سب بھی تجدید ایمان کے ساتھ کہو اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ +

Marfat.com

نزول ملائکہ

از انجملہ آپ کی امداد کیلئے اکثر غزوات میں ملائکہ کا آنا ہے چنانچہ جنگ بدر میں پانچہزار فرشتے آپ کی مدد کے واسطے آئے اور جنگ حنین اور اُحد میں بھی فرشتے آپکی امداد کے لئے آئے حضرت سعد بن وقاص رضؓ نے حضرت جبرائیل و میکائیل ع علیہما السلام کو مشاہدہ کیا صحیحین میں حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ میں نے اُحد کی لڑائی میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داہنی طرف اور بائیں جانب دو شخص سفید پوش دیکھے کہ خوب قتال کرتے تھے یعنی جبرائیلؑ و میکائیلؑ ٭

شق القمر

از انجملہ شق القمر ہے جس کو ایک جماعت صحابہ رضؓ نے روایت کیا۔ پھر اسی طرح جماعت تابعین رضؓ اور تبع تابعین رضؓ نے امام تاج الدین سبکی نے شرح مختصر ابن حاجب میں صاف لکھدیا ہے کہ روایت شق القمر کی متواتر ہے تفصیل اس قصہ یہ ہے کہ ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں ابوجہل اور ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ کفار قریش نے جمع ہو کر حضورؐ کی خدمت شریف میں عرض کیا کہ اگر تم سچے ہو تو چاند کے دو ٹکڑے کر دو آپنے فرمایا کہ اگر میں ایسا کر دوں تو تم ایمان لاؤ گے انہوں نے کہا کہ ہاں آپنے اللہ جل شانہٗ سے دعا کی سو چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے آپنے پکار کر ہر ایک کافر کا نام لیکر فرمایا اے فلاں فلاں گواہ رہو سب لوگوں نے اچھی طرح دیکھا۔ اور دونوں ٹکڑے اتنے فرق سے ہو گئے تھے کہ جبل حرا ان دونوں کے درمیان میں نظر پڑتا تھا۔ کافروں نے کہا کہ یہ ان کا سحر ہے۔ پھر ابوجہل نے کہا کہ سحر سے۔ تو تمہارے اوپر سحر ہو گا یہ بات نہیں ہو سکتی کہ ساری زمین والوں پر سحر ہو دوسرے شہر کے لوگ آویں تم ان سے دریافت کرو سو اور آفاق کے آنے والوں سے پوچھا سبھوں نے بیان کیا کہ ہم نے چاند کا شق ہوتا دیکھا تاریخ فرشتہ میں ہے کہ مالیبار کے ایک راجہ نے مسلمانوں کی زبانی معجزہ شق القمر کا سُنا تو اُس نے اپنے برہمنوں سے ان رسموں کے حالات میں جو زمانہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا اِس قصہ کو تلاش کرایا۔ تو برہمنوں نے اپنی کتابوں میں دیکھ کر تصدیق کی اور وُہ راجہ مسلمان ہوگیا۔ سوانح الحرمین میں لکھا ہے کہ ہندوستان کے اندر شہر دھار کہ متصل دریائے چنبل صوبہ مالوہ میں واقع ہے وہاں کا راجہ اپنے محل کی چھت پر بیٹھا تھا کہ یکبارگی اس نے دیکھا۔ کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا۔ اور پھر ملگیا۔ اُس نے اپنے یہاں کے پنڈتوں سے دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ ایک پیغمبر عرب میں پیدا ہونگے۔ ان کے ہاتھ پر معجزہ شق القمر کا ہوگا چنانچہ راجہ نے ایک ایلچی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھیجا اور ایمان لایا۔ حضورؐ نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔ غرض اس راجہ کی اس شہر کے باہر اب تک زیارتگاہ ہے۔ حضرت مولنا شاہ رفیع الدین صاحب نے بھی اپنے رسالہ شق القمر میں اس قصہ کو تاریخ فضلی سے نقل کیا ہے۔ اور اس راجہ کا نام راجہ بھوج لکھا ہے۔

ردالشمس

از انجملہ ردشمس ہے حدیث شریف میں وارد ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موضع سہبا میں کہ ایک موضع کا نام ہے۔ جو متصل خیبر کے ہے تشریف رکھتے تھے آپ پر وحی نازل ہوئی۔ اس وقت سر مبارک حضرت علیؓ کے زانو پر رکھکر سو گئے۔ حضرت علیؓ نے عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی۔ یہانتک کہ آفتاب غروب ہوگیا تب آپ بیدار ہوئے۔ آپنے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ تم نے نماز پڑھ لی۔ عرض کیا نہیں آپنے دعا کی کہ الٰہی یہ علی تیری طاعت اور تیرے رسول کی طاعت میں مشغول تھا آفتاب کو پھیر لا۔ اسمار راوی کہتے ہیں کہ میں دیکھ رہا تھا۔ کہ آفتاب غروب ہوچکا تھا کہ یکایک پھر نکل آیا۔ یہانتک کہ دھوپ نے میناروں اور پہاڑوں پر پڑی اس حدیث ردشمس کو اگرچہ ابن جوزی نے اپنی موضوعات میں لکھا ہے۔ مگر محققین محدثین نے تصریح کی ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے چنانچہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رسالہ اسی

Marfat.com

حدیث کی صحت کے اندر لکھا ہے جس کا نام کشف اللبس فی حدیث رد الشمس ہے +
از انجملہ لعاب مبارک کی وجہ سے سانپ کے زہر کا اثر نہ ہونا ہے چنانچہ حدیث
شریف میں وارد ہے کہ ہجرت کی رات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غار کی طرف گئے جب غار پر پہنچے تو حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ غار میں داخل نہ
ہوں پہلے میں داخل ہوں تاکہ جو کچھ غار میں ہو اس کا صدمہ مجھے پہنچے۔ سو غار میں گھس
گئے اور اس میں جھاڑو دی اور اس کے سب سوراخوں کو اپنا تہ بند پھاڑ کر بند کیا
دو سوراخ باقی رہ گئے تھے۔ ان میں اپنے دونوں پاؤں دیدیے۔ پھر آپ نے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ اب آپ تشریف لے آئیے حضور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی گود
میں سر مبارک رکھکر سو گئے ایک سوراخ سے سانپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ کے پاؤں میں کاٹا۔ آپ نے جنبش تک نہ کی کہ مبادا حضرت جاگ پڑیں مگر بسبب
صدمہ زہر کے آنسو آنکھ سے نکل پڑے اور حضور کے چہرہ مبارک پر گرے آپ بیدار ہوئے
اور حال دریافت کیا۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ کہ میرے ماں باپ
قربان ہوں مجھے سانپ نے کاٹا۔ آپ نے آب دہن شریف اس جگہ پر لگایا۔ فوراً اثر
زہر کا جاتا رہا +

نظم

مولا علی رض نے تیری نیند پر نماز	اور وہ بھی عصر سب سے اعلیٰ خطر کی ہے
صدیق بلکہ غار میں جاں اس پہ دے چکے	اور حفظ جاں تو جان فروض غرر کی ہے
ہاں تو نے ان کو جان انہیں پھیر دی نماز	پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں	اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے
ان پر درود جنکو حجر تک کریں سلام	ان پر سلام جن کو تحیت شجر کی ہے

Marfat.com

اُن پر درود جن کو کسِ بیکساں کہیں
اُن پر سلام جن کو خبر بے خبر کی ہے

جن و بشر سلام کو حاضر ہیں السّلام
یہ بارگاہِ مالکِ جن و بشر کی ہے

شمس و قمر سلام کو حاضر ہیں السّلام
خوبی انہیں کی جوت سے شمس و قمر کی ہے

سبحے و بر سلام کو حاضر ہیں السّلام
تملیک انہیں کے نام سے ہر بحر و بر کی ہے

سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السّلام
کلمہ سے تر زبان درخت و حجر کی ہے

عرض و اثر سلام کو حاضر ہیں السّلام
ملجا یہ بارگاہ دعا و اثر کی ہے

شوریدہ سر سلام کو حاضر ہیں السّلام
راحت انہیں کے قدموں میں شوریدہ سر کی ہے

خستہ جگر سلام کو حاضر ہیں السّلام
مرہم یہیں کی خاک تو خستہ جگر کی ہے

سب خشک و تر سلام کو حاضر ہیں السّلام
یہ جلوہ گاہ مالکِ ہر خشک و تر کی ہے

الکلام المبین فی آیات رحمت اللعالمین میں لکھا ہے کہ عالم دو قسم پر ہے۔ ایک عالم معانی دوسرا عالم اعیان۔ عالم معانی عبارت ہے اُن چیزوں سے جو دوسری چیزوں میں ہو کر پائی جاویں۔ بذات خود قائم نہ ہوں جن کو عرض کہتے ہیں۔ جیسے کلام اور علم اور رنگ اور بُو وغیرہ اور عالم اعیان عبارت ہے اُن چیزوں سے جو بذاتِ خود قائم ہیں جن کو جوہر کہتے ہیں جیسے زمین۔ آسمان۔ آدمی۔ درخت وغیرہ۔ پھر عالم اعیان دو قسم پر ہے۔ ایک عالم ذوی العقول اور دوسرا غیر ذوالعقول پھر ذوی العقول تین قسم پر ہے عالم ملائکہ۔ عالم انسان۔ عالم جنات اور عالم غیر ذوالعقول دو قسم پر ہے۔ ایک علوی جیسے آسمان۔ ستارے۔ دوسرے سفلی۔ پھر سفلی دو قسم پر ہے ایک عالم بسائط دوسرا عالم مرکبات۔ عالم بسائط عبارت ہے عناصر اربعہ یعنی آب آتش۔ باد۔ خاک سے۔ اور عالم مرکبات تین قسم پر ہے۔ جمادات نباتات۔ حیوانات جن کو موالید ثلاثہ کہتے ہیں۔ پس اقسام تفصیلی عالم کے نو ہوئے۔ ہر قسم میں جناب رسول اکرم حبیب معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات لاتعداد ولاتحصےٰ ہیں

Marfat.com

جن سے کتب قوم پُر ہیں۔ اس مختصر میں گنجائش لکھنے کی نہیں پس اسی قدر اکتفا کر کے اس دعا پر خاتمہ کیا جاتا ہے۔

یا آلہ العالمین یا مجیب الداعین یا غیاث المستغیثین اس ذکر شریف کی برکت سے مؤلف اور اُس کے والدین اور اُن کے مشائخ اور جمیع محبین اور متعلقین اور سامعین اور قارئین اور کاتب مسکین اور اس ذکر شریف سے خوش ہونے والے غائبین اور حاضرین سب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرما اور شفیع المذنبین روحنا فداہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت روزی کر اور معاندین و مخالفین ذکر شریف کو بھی اُس رحمۃ اللعالمین کے رحمت واسطے کے صدقہ میں ہدایت نصیب فرما۔ آمین ثم آمین وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الظَّاھِرِیْنَ وَاَئِمَّۃِ الْمُجْتَھِدِیْنَ وَاَوْلِیَاءِ الْکَامِلِیْنَ +

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکلکشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیِ دیدارِ حسنِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات
اُنکے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سر دھری پر ہو جب خورشید حشر
سید بے سایہ کے ظلِّ لوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں +
عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب ہلیں آنکھیں حسابِ جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رولائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجےٰ کا ساتھ ہو

Marfat.com

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بیباکیاں	انکی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب چلوں تاریک راہ پل صراط	آفتاب ہاشمی نور الہدےٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے	رب سلم کہنے والے غمزدا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں	قدسیوں کے لب سے آمیں ربنا کا ساتھ ہو

تمام شد

نصوف کی بہترین اور بے نظیر کتابوں کا لاجواب سلسلہ

مرآۃ العارفین مترجم اردو

تصنیف

یہ کتاب عربی تصنیف لطیف جگر گوشہ رسول مقبول احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و نور دیدہ علی المرتضےٰ حضرت جناب سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام کی راہ سلوک میں ہے جناب امام علیہ السلام نے طریق سلوک کو عمدگی سے بتایا ہے۔ اس کتاب کا ترجمہ عربی کے نیچے ساتھ ساتھ ہے۔ خوبی اور برکت پڑھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ نہایت عمدہ لکھائی اعلےٰ چھپائی۔ کاغذ نفیس پر چھپوائی گئی ہے۔ قیمت ۔۴

اردو ترجمہ کتاب نفحات الانس

یہ بے نظیر کتاب حضرت مولانا عبدالرحمن جامی قدس سرہ السامی نقشبندیؒ کی اعلےٰ تصنیفات میں سے ہے۔ حضرت موصوف کی تصنیف کسی تعریف کی محتاج نہیں۔ اس میں اکثر اولیا اور خاتونان باصفا کا حوالہ دیا ہے۔ اللہ میں سے گدری ذکر ہے + قیمت .. .. (تین روپے) سے ۳

اردو ترجمہ کتاب صاد العباد

یہ کتاب علم تصوف میں بے نظیر ہے۔ جو حضرت نجم الدین رازیؒ کی تصنیف سے ہے مسائل تصوف کو نہایت عمدہ طریقہ سے بیان فرما کر طالبان ہونے کیلئے احسان عظیم فرمایا ہے۔ قیمت ۔ .. عہ ۱۲

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ شریفہ نقشبندیہ مجددیہ

بخش ہم کو اے خدائے دو جہاں
امن ہر شر سے ہر آفت سے اماں

بہر ذاتِ رحمۃ العلمین ؐ
دُور رکھ ہم سے غمِ دنیا و دیں

از پئے صدیق اکبر رضؓ اے خدا
روحی و جسمی مرض سے دے شفا

بہر فاروق اے کریم و اے رحیم
رکھ ہمیں ثابت براہ مستقیم

بہر ذی النورین اے رب العلا
بند دارم نفس سرکش سے چھڑا

بہر روح اطہر زوج بتول ؓ
جو دُعا ہم مانگیں یارب ہو قبول

سیّد الشبّاب کا یارب طفیل
ہو سدا نیکی کی جانب دل کا میل

حضرتِ سلمان کا صدقہ اے کریم
ہمپہ غالب ہو نہ شیطانِ رجیم

بہر روح قاسم عارف یحق ؒ
دور کر دل سے غم درد و قلق

حضرتِ جعفر کا صدقہ اے علیم
کیجیو مسکن مرا دار النعیم

حب ذاتِ پاک خواجہ بایزید
ہو مرے قفل مقاصد کی کلید

یا الٰہی بحر خواجہ بُو الحسن
دُور کر ہم سے غمِ درد و محن ؒ

خواجہ بُو القاسم کا صدقہ یا الٰہ
یاد میں تیری رہیں شام و پگاہ

بہر خواجہ بُو علی ربِّ کریم
اُمت احمد کو دے قلبِ سلیم

Marfat.com

خواجۂ ہمداں ابو یوسف کی روح
ہو لطائف کی مری وجہ فتوح

بہر عبد الخالق اے بندہ نواز
ہو ادا ہم سے جو ہے حق نماز

خواجہ عارف کا صدقہ یا غفور
رکھ ہمیں ہر حال میں عبد شکور

خواجہ محمود کو اے کبریا
رکھ مراد نیا و دیں میں مقتدا

از پئے خواجہ علی رامیتنی
دور کر ہم سے خدا ما ؤ منی

خواجۂ بابا محمدؒ کی طفیل
تیرے ڈر سے ہوں رواں اشکوں کے میل

بہر حضرت خواجۂ سید امیر
ذرہ خاکی ہیں کر مہر منیر

بہر روح پر فتوح نقشبند
نعمت دارین سے کر بہرہ مند

بہر عطار آں علاء الدین نام
بہر آسایش ملے دار السلام

از پئے یعقوب چرخی یا قدیر
کر رہا ہم کو کہ ہیں غم کے اسیر

از پئے خواجہ عبید اے رب پاک
درد دنیا سے نہ ہوں اندوہناک

بہر مولانا محمد زاہد اب
ہوں نہ ہم مستوجب قہر و غضب

بہر درویش محمدؐ یا الٰہ
ہوں شریعت سے نہ ہم گمراہ

یا الٰہی بہر حضرت خواجگی
راہ میں تیرے نہ ہو درماندگی

بہر خواجہ باقی باللہ یا غنی
دور رکھیو حب دنیا دنی

بہر شیخ احمد مجددؒ یا بصیر
نور ذاتی سے رہیں ہم مستنیر

خازن الرحمت کا صدقہ یا مجید
دے ہمیں گنج سعیدی کی کلید

خواجۂ معصوم کا صدقہ مدام
رکھ ہمارا پر مئے وحدت سے جام

یا الٰہی بہر شیخ عبد الاحد
کر ہماری مشکلوں میں تو مدد

بہر روح اطہر حضرت حنیف
ہم کو کر روح مجسم یا لطیف

از پئے خواجہ محمد رازداں
ذکر میں تیرے رہیں ہستم ترزباں

Marfat.com

از پئے خواجہ محمد مظہری — دین و دنیا میں ہمیں دے برتری
از پئے خواجہ محمدؐ باز ماں — مبتلا تیرا ہو میرا جسم و جاں
بہر خواجہ حاجی احمدؒ متقی — میری مت رکھیو کوئی مشکل اڑی
بہر خواجہ حضرتِ حاجی حسینؒ — رکھ ہماری آبروئے نشاتین
از پئے سیدا امام با علیؓ — محو نور بجت رکھیو یا علیؓ
خواجہ محمود کے صدقہ میں رب — اپنے ذکر و فکر میں رکھ روز و شب
از پئے خواجہ محمدؐ رکن دین — عشق تیرا ہو ہمارا دلنشین
رکن دین! در سب محبوں کو سدا — یا الٰہی ہر بدی سے لے بچا

سب کو اپنا محو ذوق یاد رکھ
دین و دنیا میں ہمیشہ شاد رکھ

ہشت بہشت اردو

یعنی مکمل مجموعہ ملفوظات حضرات خواجگان چشت اہل بہشت رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین اس میں آٹھ اکابر حضرات بہشت کے ملفوظات درج ہیں اور اُن کے پڑھنے سے برکات الٰہی نازل ہوتے ہیں بہشت بڑی کتاب قابل دید ہے قیمت ... ۸ر

اردو ترجمہ کتاب مقصد الاقصےٰ

یہ کتاب حضرت خواجہ عزیز الدین نسفی کی اعلےٰ تصنیفات میں سے ہے۔ اس میں حضرت نے اہل تصوف کے لئے بہت بڑا احسان فرمایا ہے + قیمت ... ۳ر

المشتہر

اللہ والے کی قومی دکان مالک ملک چنن الدین ککے زئی تاجر کتب لاہور بازار کشمیری

اُردو ترجمہ

روضۃ القیومیہ

مُصنّفہ

جناب صاحبزادہ رگوار حضرت مولانا خواجہ کمال الدین شیخ محمد احسان معصومی مخدومی رحمۃ اللہ علیہ

کتاب مستطاب حضرات قیوم اربع رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات میں ایسی جامع و مکمل ہے کہ اس کی مثل اور کوئی کتاب نہیں۔ کتاب ہذا کے چار حصے ہیں ہر حصہ میں ہر ایک قیوم کے حالات تفصیل وار اس ترتیب سے لکھے ہیں کہ اس سے پہلے اس ترتیب سے کسی مصنف نے نہیں لکھے۔ گویا اس کتاب کو ہر چہار قیوم اربعہ کی ڈائری یا روزنامچہ کہنا کچھ بیجا نہ ہوگا۔ اس کتاب میں صرف حضرات قیوم اربع ہی کے حالات مبارک نہیں بلکہ اکبر۔ جہانگیر۔ شاہجہان۔ داراشکوہ۔ عالمگیر۔ بہادر شاہ۔ فرخ سیر۔ فخر الدین محمد شاہ۔ اعز الدین بادشاہانِ چغتائیہ کے مذہبی خیالات کا آئینہ۔ اور ان شاہان چغتائیہ کے کارناموں کی تفصیل ہے۔ اس مبارک کتاب کے مطالعہ سے یہ بات نہایت وضاحت سے ذہن نشین ہو گی۔ کہ حضرات قیوم اربع نے ترویج سنت اور انسداد بدعت میں کسی قسم کی جانفشانیاں کی ہیں۔ اور دشمنوں نے ان حضرات کو کس قسم کے نقصانات جانی اور مالی پہنچانے کی کوششیں کیں۔ مگر یہ حضرات بفضلہ تعالےٰ ہر بلا سے بامداد ربانی مامون و محفوظ رہے۔ اس کتاب کے چار حصے ہیں۔ اور دو دو حصے ایک جلد میں ہیں یعنی چار حصہ کی دو جلدیں بہ تفصیل ذیل ہیں:۔

رکن اوّل در احوال حضرت خزینۃ الرحمۃ محبوب سبحانی شہباز لامکانی امام ربانی مجدد الف ثانی قیوم اول مع احوال جملہ فرزندان و خلفائے آنجناب بہ تفصیل ہر سال قیومیت مکاشفات و کرامات و حادثات زمانہ و وقعات سلطنت وغیرہ **رکن دوم** در احوال حضرت عروۃ الوثقےٰ معصوم زمانی قیوم ثانی حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ مع احوال جملہ فرزندان و خلفائے آنجناب بہ تفصیل ہر سال قیومیت و مکاشفات و کرامات مع وقعات حادثات زمانہ و وقعات سلطنت وغیرہ **رکن سوم** در احوال امام حزب اللہ حجۃ اللہ قیوم ثالث خواجہ محمد نقشبند ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ معہ احوال جملہ فرزندان و خلفائے آنجناب بہ تفصیل ہر سال قیومیت و مکاشفات و کرامات معہ وقعات حادثات سلطنت وغیرہ **رکن چہارم** در احوال حضرت پیر دستگیر قیوم زمان خلیفۃ اللہ سلطان الاولیا قیوم رابع خواجہ محمد زبیر رضی اللہ عنہ معہ احوال جملہ فرزندان و خلفائے آنجناب بہ تفصیل ہر سال قیومیت و مکاشفات و کرامات مع وقعات زمانہ و حادثات سلطنت وغیرہ +

اس نایاب کتاب کو نہایت تلاش سے بہم پہنچا کر بصرف زر کثیر بامحاورہ عام فہم اردو ترجمہ کر کے بڑی کوشش اور بڑی لاگت سے طبع کرایا ہے۔ اُمید ہے کہ عاشقان دربار مجددیہ اور دلدادگان سرکار معصومیہ و خاکِ برہانِ پستان حضرت محبوب سبحانی و فدایان بارگان حضرت خلیفۃ اللہ اسے حرزِ جاں بنائیں گے۔ اور اس کے مطالعہ سے اپنے دیرینہ شوق کو پورا کریں گے۔ نیز اور بہ تمثیل کتاب دو جلدوں میں شائع کی گئی ہے۔ اور دونو جلدیں ایک جا فروخت ہوتی ہیں۔ قیمت جلد اوّل یعنی حصہ اول و دوم (۲) جلد دوم حصہ سوم و چہارم (۲) علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ:۔ اللہ والے کی قومی دکان مالک ملک چنن الدین ککے زئی تاجر کتب بازار کشمیری لاہور

Marfat.com

خاور نعت

یہ مجموعہ حال ہی میں طبع ہؤا ہے۔ اور ایسی مؤثر دلچسپ نعتیں۔ جو پڑھنے اور سننے والے کو وجد میں لاتی ہیں خصوصاً صوفی مذاق اصحاب کیلئے تو یہ نعتیں ایک برقی تاثیر رکھتی ہیں قیمت ... ۴ر

گلشن فرخ معروف بہ نعت سرور یثرب

یہ کتاب جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں عاشق جمال مصطفےٰ دلدادہ انوار بی بی سلطان فرخ بنت شیر علیخاں نے تصنیف کی ہے مشتاقان جمال رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اس کتاب کو پڑھیں اور اس عاشق جمال انوار رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آتش عشق کو دیکھیں۔ کہ ایک عورت زاد افغان کے رہنے والی اردو زبان میں اپنے درد فرقت کو کس طرح سرکار میں عرض کرتی ہے۔ کتاب کی لکھائی چھپائی اور کاغذ کی عمدگی قابل دید ہے۔ قیمت ... ۴ر

قصیدۃ الغیاثیہ

اہل اسلام کی موجود حالت زار کی نسبت بطور ایک دعا کے بحضور جناب سرور کائنات مفخر موجودات احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فریاد کی گئی ہے۔ قیمت ... (۰ر)

مثنوی مراد العاشقین

یہ مثنوی زلیخا ملا جامی کے بحر میں حضرت مراد علیشاہ صاحب کی تصنیف ہے نظم فارسی مؤثر ہے۔ قیمت ... ۶ر

قصیدہ بردہ مترجم اردو، پنجابی

اس کتاب میں قصیدہ بردہ کا نہایت موثر طریق سے منظوم پنجابی ترجمہ کیا گیا ہے قیمت ۳ر

دعائے سحری شرح مناجات جامی

صبح کے وقت اللہ کریم کی جناب میں دعا مانگنے کیلئے قابل مناجاتیں ہیں۔ قیمت ... ۲ر

Marfat.com

اطلاع :- جس کتاب پر ہماری مہر نہ ہوگی وہ مال مسروقہ ہوگا

توضیح العقائد

عقائد اسلام میں یہ ایک زبردست جامع اور دلکش کتاب ہے۔ یہ بھی رکن دین کی طرح بطور سوال جواب تصنیف ہوئی ہے مصنفہ حضرت مولانا حاجی رکن الدین صاحب الوری مصنف کا نام نامی و اسم گرامی ہی اس کتاب کی سراپا تعریف ہے۔ نہایت اعلےٰ چکنے کاغذ پر بڑی صحت اور صفائی سے خوشخط طبع کرائی ہے۔ جو شخص رکن دین کے مسائل اور اس کتاب کے عقائد محفوظ کرلے گویا وہ ایک عالم ہوگیا۔ فہرست مضامین حسب ذیل ہے۔

مقدمہ۔ باب اول :- خدا تعالےٰ کے ساتھ ایمان لانے کے بیان میں۔
دوسرا باب۔ ملائکہ کے ساتھ ایمان لانے کے بیان میں۔
تیسرا باب۔ اللہ تعالےٰ کی کتابوں کے ساتھ ایمان لانے کے بیان میں۔
چوتھا باب۔ اللہ تعالےٰ کے رسولوں کے ساتھ ایمان لانے کے بیان میں۔
پانچواں باب۔ آخرت پر ایمان لانے کے بیان میں۔
چھٹا باب۔ قضا اور قدر پر ایمان لانے کے بیان میں۔
ساتواں باب۔ قیامت کے بیان میں۔ قیمت ۱۲/

اربعین

یہ کتاب بھی مقبول بارگاہ احد شعرہ آفاق حضرت مولانا حاجی شاہ رکن الدین صاحب نقشبندی مجددی الوری کی تصنیف سے ہے۔ اس میں چالیس احادیث نہایت عجیب و غریب مضامین کے متعلق مندرج کی گئی ہیں عجیب و غریب اور قابل دید رسالہ ہے۔ لکھائی۔ چھپائی عمدہ قیمت ۲

ملنے کا پتہ

اللہ والے کی قومی دکان ملک چنن الدین ملک فضل الدین ککے زئی

کوچہ ککے زئیاں **تاجر کتب قومی منزل نقشبندیہ** بازار کشمیری

لاہور

۱۱ صفر ہجری ۱۳۴۰ھ

Marfat.com